

چراغ علم جلاؤ بہت اندھیرا ہے

علم کی فضیلت واہمیت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مہک بتول

ادارہ نجم الھدیٰ جھنگ روڈ فیصل آباد

انتساب

بصد ادب و عقیدت

باب العلم

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے

نام

جن کی دہلیز پاک سے دنیائے عالم کو

علم و معرفت کی خیرات ملی

مہک بتول

نذرِ محبت

بصد خلوص و محبت

شوقِ علم رکھنے والے تمام بہن بھائیوں کے

نام

جنہیں علم سے محبت نہیں بلکہ مودت ہے

علم دوست
ادارہ نجم الھدیٰ کی
ادنیٰ ترین
طالبہ
مہک بتول

انتساب

بصد ادب و احترام
تمام اساتذہ کرام

کے
نام

جنہوں نے لوگوں کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر علم کے نور سے منور فرما کر
مقام رفیع پہ پہنچایا

مہک بتول
ادارہ نجم الہدیٰ
فیصل آباد

نذرِ عقیدت

تمام مشفق و مہربان اساتذہ کرام

اور والدین کے

نام

جن کی نگاہ فیض نے اس حقیر کو اس قابل بنایا

مہک بتول

ادارہ نجم الہدیٰ

فیصل آباد

چراغ علم جلاؤ بہت اندھیرا ہے

☆ عالم کے قلم کی روشنائی اور شہید کا خون مرتبے میں برابر ہیں
☆ علم ایک صداقت ہے جو کسی ملک یا قوم کی ملکیت نہیں
☆ جو طالب علم طلب علم کی حالت میں مرتا ہے شہید ہوتا ہے
☆ علم مومن کا گم گشتہ مال ہے جہاں ملے لے لو
☆ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے مگر علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے
☆ بیواقوفوں کی طرح سوال کرو اور عقل مندوں کی طرح یاد رکھو
☆ ضائع ہے وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے
☆ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے علم حاصل کرو مہد سے لحد تک۔
☆ رات میں ایک گھڑی علم کا پڑھنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔
☆ جس نے علم (دین) حاصل کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی روزی کو اپنے ذمہ کرم پر لے لیا۔
☆ قیامت کے دن سب سے زیادہ افسوس کرنے والا وہ شخص ہو گا جس نے علم (دین) حاصل نہیں کیا۔
☆ طالب علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجاہد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔
☆ علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہے۔ نماز سے روزہ سے

حج سے اور جہاد فی سبیل اللہ سے

☆ ایک ساعت علم حاصل کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور ایک دن علم حاصل کرنا تین مہینے کے روزے سے بہتر ہے

☆ دل مردہ ہے اور اس کے زندگی علم سے ہے دل ویران گھر کی مانند ہے بغیر علم کے۔

☆ ایک ساعت غور و فکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

☆ علم کی زیادتی مجھے عبادت کی زیادتی سے زیادہ محبوب ہے

☆ علم میری میراث ہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء گزرے ہیں ان کی میراث ہے۔ (امام انبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال و علم کا اختیار دیا گیا تو اپنے علم کو پسند فرمایا تو علم کے سبب اللہ تعالیٰ نے مال و سلطنت سے بھی سرفراز فرمایا

☆ ایک عالم کی طاقت لاکھوں جاہلوں سے زیادہ ہے۔ عالم عابد سے افضل ہے۔

☆ مجلس علم میں حاضر ہونا ہزار رکعتیں پڑھنے ہزار بیماروں کی عیادت کرنے اور ہزار جنازوں میں شرکت کرنے سے بہتر ہے

☆ جیسے دن رات برابر نہیں ایسے علم والے اور جاہل برابر نہیں۔ علم حاصل کرو دنیا و آخرت میں عزت پاؤ گے۔

☆ اس شخص کو کبھی موت نہیں آتی جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔ علم سب سے بڑی دولت ہے اور جہالت سب سے بڑا فلاس۔

☆ تعلیم و ترتیب سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں جو والدین اپنی اولاد کو دے سکیں ۔ ستارے آسمان کا زیور اور تعلیم یافتہ انسان زمین کی زینت ہیں

☆ اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص نے بھی ہدایت پالی تو تمہارے لئے دنیا مافیہا سے بہتر ہے ۔ علم ایسی روشنی ہے جو بھٹکے ہوئے انسان کی رہنمائی کرتی ہے ۔

☆ دنیا کی تمام خوبیاں علم سے وابستہ ہیں عظمت چاہتے ہو تو علم حاصل کرو ۔ علم کا رتبہ تمام رتبوں سے اعلیٰ و افضل ہے

☆ جو علم والوں کے پاس بیٹھتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے ۔ علم ایک ایسا درخت ہے جسے اگر ایک شخص لگائے تو اس کا پھل ہر آدمی کھاتا ہے

(زمان)

☆ انسان کی قدر و منزلت علم کے اعتبار سے ہوتی ہے ۔

☆ علم کی زکوۃ یہی ہے کہ اس کا درس عام کر دیا جائے

☆ علم ایک ایسا زیور ہے جس کی چمک کبھی ماند نہیں پڑتی

☆ جہالت انسان کی سب سے بڑی دشمن ہے

☆ دنیا میں کسی کو جاہل نہ سمجھو ہر کسی سے کچھ نہ کچھ سیکھا جا سکتا ہے

☆ علم ایسی روشنی ہے جو بھٹکے ہوئے انسان کی رہنمائی کرتی ہے

☆ علم ایسا خزانہ ہے جسے چھپانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ خزانہ انسان کے ذہن میں تاابد رہتا ہے۔

☆ علم سمندر کی طرح ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا

☆ علم انسان کی تیسری آنکھ ہے

☆ علم آنکھوں کا نور ہے

☆ علم ایسا بادل ہے جس سے رحمت برستی ہے

☆ علم ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا

☆ علم وہ پھول ہے جس سے ساری دنیا معطر رہتی ہے

☆ علم ایک ایسی شمع ہے کہ جتنی جلتی ہے اتنی ہی زیادہ روشنی ہوتی ہے

☆ علم ایک ایسی تلوار ہے جو جہالت کے اندھیروں کو آسانی سے کاٹ سکتی ہے

☆ علم ایک ایسا پھول ہے جس کی خوشبو ہر طرف محسوس کی جا سکتی ہے

☆ علم ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی مدد سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے

☆ جد و جہد کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو ایک نہ ایک دن کامیاب ہو ہی جاؤ گے

☆ دنیا میں انہی لوگوں کو عزت و عظمت حاصل ہوئی جنہوں نے اساتذہ کا احترام کیا

☆ علم ایک چراغ ہے چراغ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو ساری دنیا کا اندھیرا

مل کر بھی اسے بجھا نہیں سکتا

☆ علم حاصل کرنے کے لئے خود کو شمع کی طرح پگھلاؤ

☆ علم ایک ایسا سمندر ہے جس میں چھلانگ لگانے کے بعد اس کی وسعت و عظمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

☆ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو کیونکہ اگر تارے آسمان کی زینت ہیں تو تعلیم یافتہ انسان زمین کی زینت ہیں

☆ استاد کی عزت کرو کیونکہ یہی وہ ہستی ہے جو تمہیں پستیوں سے نکال کر بلندیوں کی طرف لے جاتی ہے

☆ کتابیں نہ صرف زندگی کی سیر کرا سکتی ہیں بلکہ گزری ہوئی باتیں بھی بتاتی ہیں

☆ اس شخص کو کبھی موت نہیں آتی جو علم کو زندگی بخشتا ہے

☆ اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو

☆ سب سے بڑا اور بہتر کام وہ ہے جو علم کے ساتھ وابستہ ہو

☆ علم سب سے بڑی دولت ہے اور جہالت سب سے بڑا افلاس ہے

☆ ہم اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر راضی ہیں کہ ہمارے لئے علم ہے اور جاہلوں کے لئے مال

☆ جو علم نفع حاصل کرنے لئے سیکھا جائے دل میں گھر نہیں کرتا

☆ علم کے ساتھ عمل اور دولت کے ساتھ شرافت نہ ہو تو دونوں بے کار ہیں

☆ علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال فرعون ' قارون ' اور کفار کی
☆ تعلیم و تربیت سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے
☆ علم دل کو اس طرح زندہ رکھتا ہے جیسے بارش خشک زمین کو
☆ خدا کی قسم ایک عالم کی موت ستر عابدوں کی موت سے شیطان کو زیادہ محبوب ہے
☆ خوف الٰہی بقدر علم ہوتا ہے اور بے خوفی بقدر جہالت
☆ جو علماء کے پاس بیٹھتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے
☆ عالم موت کے بعد بھی زندہ رہتا ہے مگر جاہل زندگی میں مرجاتا ہے
☆ علم کا رتبہ تمام رتبوں سے بہتر ہے
☆ لوگوں کو اپنا علم سکھاؤ اور دوسروں کا علم سیکھو
☆ دوسروں کو تعلیم دینا علم کی زکوۃ ہے
☆ وہ عالم جس کے علم سے لوگوں کو نفع پہنچے میرے نزدیک ستر ہزار عابدوں سے افضل ہے
☆ اولاد کی تعلیم و تربیت نوافل میں مشغول رہنے سے بہتر ہے
☆ علم کی روشنائی کے بغیر انسان کے اندر روشنائی پیدا نہیں ہو سکتی
☆ ساری رات جاگنے والے عبادت گزار سے وہ شخص بہتر ہے جو اپنی
☆ رات کا کچھ حصہ علم حاصل کرنے میں گزار دے
☆ علم ایک ایسا نور ہے جس کے بغیر انسان کچھ نہیں

☆ علم کے بغیر مرد عورت کھوکھلے درخت کی طرح ہیں جس پر شاخیں تو لگتی ہیں مگر سوکھی ہوئی

☆ اگر انسان چاہے تو علم کی روشنی سے اپنا سینہ منور کر سکتا ہے

☆ علم ہی ایک ایسی دولت ہے جس کی بنا پر انسان خوشحال ہو سکتا ہے

☆ علم ہی ایسی طاقت ہے جس کی بنا پر انسان تمام دنیا کا مقابلہ کر سکتا ہے

☆ اگر ہم صحیح معنوں میں زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ دل لگا کر علم حاصل کریں تاکہ زندگی کے ہر شعبے میں کامیاب ہو سکیں

☆ اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو مسلسل محنت کرتے رہو۔

☆ علم تلوار سے بھی زیادہ طاقت ور ہے

☆ عقل حسین ترین زینت ہے اور علم بلند ترین فضیلت ہے

☆ ہر ایک شے کے لئے راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے

☆ بغیر علم کے عبادت کرنا مثل چکی کے گدھے کے ہے جو چکی کے گرد برابر چلتا رہتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ کیا کر رہا ہے

☆ وہ گھر جس میں کتابیں نہ ہوں اس جسم کی مانند ہیں جس میں روح نہ ہو

☆ علم ایک چراغ ہے روشنی ہے چراغ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو ساری دنیا کا اندھیرا مل کر بھی اسے نہیں بجھا سکتا

☆ جو شخص علم کی تلاش میں راستہ طے کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا راستہ آسان کر دے گا

☆ علم جیسی کوئی دولت نہیں اور جہالت جیسی کوئی غربت نہیں

سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو جہالت سے دور ہے

☆ طالب علم کو شرم مناسب نہیں بلکہ شرم جہالت سے بد تر ہے

☆ علم کی محبت اور استاد کی عزت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا

☆ ایک عالم کی طاقت ہزار جاہلوں سے زیادہ ہے

☆ علم انسان کے لئے اتنا ضروری ہے جتنا کنول کے لئے پانی

علم ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا

☆ علم ایک لازوال دولت ہے جو کبھی کم نہیں ہوتی بلکہ اسے جتنا بھی استعمال کیا جائے اتنی بڑھتی ہے

☆ انسان کی پہچان دولت سے نہیں بلکہ علم سے ہوتی ہے

☆ انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف علم ہی کی بناء پر ملا

☆ تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا اور پھر دوسروں کو سکھانا ہے

☆ ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے

☆ جہالت حیوانیت ہے علم انسانیت ہے

☆ جہالت جنگ ہے علم امن ہے

☆ جہالت کفر ہے ۔ علم ایمان ہے

☆ جہالت نفرت ہے ۔ علم محبت ہے

☆ جہالت بے شعوری ہے ۔ علم شعور ہے

☆ جہالت گمراہی ہے ۔ علم منزل ہے

باب العلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

باب العلم حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علم کو مال پر سات وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔

۱ علم دین) پیغمبروں اور ولیوں کی میراث ہے اور مال فرعون شداد کی میراث ہے۔

فائدہ ۔ اس فرمان عالیشان سے علم و مال کا فرق کتنا ظاہر ہے ۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ طلباء و طالبات جو انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی میراث حاصل کرتے ہیں ۔

۲ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے ۔ یہاں تک کہ بالکل ختم بھی ہو جاتا ہے ۔ مگر علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے ۔ کم نہیں ہوتا

فائدہ ۔ اس بات کا شب و روز مشاہدہ ہو رہا ہے بلکہ یہ علم ایک ایسا خزانہ ہے کہ جتنا خرچ کرو بڑھتا ہے ۔

۳ مال کی حفاظت کرنی پڑتی ہے تاکہ چور ڈاکو اسے نہ لے جائیں ۔ مگر علم کی حفاظت نہیں کرنی پڑتی بلکہ علم صاحب علم کی حفاظت کرتا ہے

۴ جب صاحب مال مرجاتا ہے تو مال و متاع کو گھر میں چھوڑ کر خالی ہاتھ مٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ۔ مگر علم صاحب علم کو کسی حال میں تنہا نہیں چھوڑتا ۔ جینے میں ساتھ مرنے کے بعد بھی ساتھ ہی رہتا ہے خوش

عقیدہ عالم دین کو علم قبر میں بھی کام دے گا اور میدان محشر میں بھی اس لیے کہ عالم با عمل بروز قیامت اپنے علم کے درجہ کی بدولت سات پشتوں کو بخشوائے گا۔ اور متعلقین کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کرے گا۔ یا اللہ اس فلاں نے میری جوتی سیدھی کی تھی اس کو بخش دے۔ اس فلاں نے مجھے وضو کے لئے لوٹا پانی کا بھر کے دیا تھا۔ اس کو معاف فرما دے اور حافظ قرآن با عمل پانچ پشتوں کو بخشوائے گا۔ امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا روز قیامت صاحب قرآن (حافظ قرآن) سے فرمایا جائے گا۔ قرآن شریف پڑھتا جا۔ اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا الخ۔ ذرا غور فرمائیں کہ کسی بڑے سے بڑے مالدار جاگیردار کی موت پر خدا اور رسول ﷺ کی طرف سے اظہار افسوس نہیں کیا گیا۔ مگر عالم دین کی موت کے متعلق ارشاد ہوا **موت العالم۔ موت العالم**

۵ مال ایک ایسی خسیس چیز ہے جو مومن اور غیر مومن ہر ایک کو ملتا ہے۔ مگر علم نافع سوائے مومن کے کسی کو نہیں ملتا

٦ تمام لوگ مالداروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ مگر دنیا کے اندر کوئی ایسا نہیں جو عالم دین کا محتاج نہ ہو بلکہ جنت میں بھی لوگ علماء کے محتاج ہوں گے۔

۷ بروز قیامت علم پل صراط سے گزرنے کے وقت طاقت دے گا اور مال ضعف کا سبب بنے گا۔

علم و فن

☆ علم کی انتہا یہی ہے کہ انسانیت کی ابتداء سے آخر تک کی تکمیل کو اپنی عقل و شعور کی کسوٹی پر پرکھا جائے

☆ میں علم کی دنیا میں اس درخت کی مانند ہوں جو بہار کی آمد کے انتظار میں صرف اس بناء پر کھڑا رہتا ہے کہ شاید میں بھی سر سبز شاداب اور لہلہاتے پتوں اور کلیوں کو دیکھ سکوں

☆ ان پڑھ شخص علم و فن کی دنیا میں اس درخت کی مانند ہے جو خزاں کے زبردست اور انتھک موسموں کا مقابلہ کرنے کے باوجود بہار کی خوبصورتی اور رنگینی کو دیکھ نہ سکے

☆ علم انسان میں شعور پیدا کرتا ہے نہ کہ بے شعوری

☆ علم انسان کو آداب کے ان تمام راستوں سے آگاہ کرتا ہے جو اس کی زندگی میں رونما ہونے والے ہوتے ہیں

☆ علم کے پیالے کو اپنے ہونٹوں سے لگا لو علم کا جو بھی گھونٹ تمہارے خلق سے اترے گا

تمہارے دل و دماغ کو روشن کرتا چلا جائے گا یہی وہ روشنی ہو گی جو تم کو تنگ سے تنگ اور مشکل سے مشکل راستوں سے گزار کر منزل مقصود تک پہنچا دے گی جہالت تاریکی ہے اس کے خلاف جہاد کرو ڈھونڈ ' ڈھونڈ کر ہر گوشے کی تاریکی کو روشنی میں بدل دو اور پورے نظام کو شمع علم سے روشن کر دو جگمگا دو

علم اور دولت

دولت فرعون کا ورثہ ہے علم انبیاء کی عطا ہے
دولت کی حفاظت تم خود کرتے ہو علم تمہاری حفاظت کرتا ہے
جس کے پاس دولت ہو اس کے بہت سے دشمن ہوتے ہیں
اور جس کے پاس علم ہو اس کے بہت سے دوست ہوتے ہیں.
دولت بانٹی جائے تو کم ہوتی ہے علم بانٹا جائے تو بڑھتا ہے
دولت مند کنجوسی کی طرف مائل رہتا ہے اور علم والا فیاضی کی طرف
دولت چرائی جا سکتی ہے علم چرایا نہیں جا سکتا
دولت وقت کے ساتھ گھٹتی ہے جبکہ علم کبھی نہیں گھٹتا
دولت نے فرعون اور نمرود جیسے پیدا کئے اور علم نے انسان تو اپنے سچے معبود کی طرف متعارف کرایا
دولت سے اکثر دل و دماغ پر سیاہی چھا جاتی ہے لیکن علم سے دل و دماغ جلا پاتے ہیں.
اس لئے کسی بزرگ کا فرمان ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم سے نوازا ہے اور جاہلوں کو دولت سے

علم کی فضیلت و اہمیت

نحمدہ و نصلی و نسلم علٰی رسولہ الکریم

امابعد

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وعلم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علی الملئکۃ فقال انبؤنی باسماء ھولاء ان کنتم صادقین قالو سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم (البقرہ ۲۔ ۳۳، ۳۲)

اللہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام کو ساری چیزوں کے نام سکھائے۔ پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا اگر تمہارا خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ انہوں نے عرض کیا، نقص سے پاک تو آپ ہی کی ذات ہے۔ ہم تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں، جتنا آپ نے ہم کو دیا ہے حقیقت میں سب کچھ جاننے الا اور سمجھنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں۔

اقرا باسم ربک الذی خلق ○ خلق الانسان من علق اقراء و ربک الاکرم ○ الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم ○ (العلق ۹۶۔ ۱ تا ۵)

پڑھو (محبوب ﷺ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا

رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا ' انسان کو وہ علم دیا جسے وہ جانتا نہ تھا

قل رب ذدنی علما (طہ ۲۰. ۱۱۴)

دعا کرو کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا کر

احادیث شریف ۔

عن معاویہ قال رسول اللّٰہ ﷺ من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقھہ الدین وانما انا قاسم واللّٰہ یعطی (متفق علیہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ و شعور عطا فرماتا ہے ۔ اور میں صرف (علم) تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والا تو اللہ ہے ۔

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اذامات الانسان عنہ عملہ الا من ثلاثہ صدقۃ جاریۃ واعلم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں ۔ مگر تین عمل ایسے ہیں کہ ان کے ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے ۔ ایک جاری رہنے والی نیکی ' دوسرا ایسا علم جس سے نفع حاصل ہو رہا ہو اور تیسرا اولاد جو اس کے لیئے دعا کرے ۔

عن انس قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من خرج فی طلب العلم فھو فی

سبیل اللہ حتی یرجع (رواہ الترمذی والدارمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی طلب میں نکلا تو وہ اس وقت تک اللہ کی راہ میں شمار ہو گا جب تک لوٹ نہ آئے۔

محترم قارئین کرام

اللہ تعالیٰ کی انسان پر جو اَن گِنت نعمتیں ہیں ان میں سے ایک بڑی نعمت علم کی دولت ہے۔ علم کی نعمت کی وجہ سے اسے تمام مخلوقات پر فضیلت حاصل ہوئی اور وہ اس کی بدولت فرشتوں جیسی نوری مخلوق سے بازی لے گیا خلافت ربانی کی ذمہ داری اٹھانے کے لائق ہوا اور کائنات کی تمام اشیاء سے نفع اٹھانے اور اس پر حکمرانی کرنے کا اہل بنا۔ چنانچہ حضرت انسان کی دنیاوی زندگی کا سفر شروع ہوا تو سب سے پہلے انسان یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی تمام ضروری اشیاء کے نام بتا کر ان کا علم عطا کیا گیا پھر اس علم کا امتحان بھی لیا گیا اور اس میں فرشتوں کو بھی شامل کیا گیا۔ لیکن وہ جواب نہیں دے سکے اور آدم علیہ السلام نے تمام اشیاء کے نام بتا دیئے۔ اس سے عبادت پر علم کی فضیلت بھی ثابت ہے۔ کیونکہ فرشتے عبادت میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ وہ معصوم ہیں اور ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے ہیں مگر وہ علم میں انسان سے کم ہیں اس لیے خلافت کا مرتبہ انسان کو ہی حاصل ہوا۔ ایک اور پہلو سے غور کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ عبادت مخلوقات کا خاصہ اور

صفت ہے لیکن علم اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے ۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور نائب ہے اس لئے اس میں صفت کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ خلافت کی ذمہ داریاں اچھی طرح سرانجام دے سکے ۔

حضرات گرامی !

علم اللہ تعالیٰ کی صفت کمال ہے جو اس سے کبھی جدا نہیں ہوتی اس لحاظ سے اس کی اہمیت تمام اشیاء سے زیادہ ہے پھر جو لوگ اس صفت سے متصف ہیں وہ بھی دوسری مخلوق سے برتر ہیں ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون انما يتذكر اولو الالباب(الزمر۳۹ . ۹)

ان سے پوچھو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں ؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں ۔

یعنی عالم اور جاہل دیکھنے والا اور اندھا اور باخبر و بے خبر کبھی ایک جیسے نہیں ہو سکتے ۔ ضرور ان میں فرق ہو گا ۔ ان کے رویے اور عمل میں فرق ہو گا ۔ یہ سب کچھ علم کی دولت اور نعمت سے ہو گا

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو علم بڑھانے اور خود علم میں آگے بڑھنے کی دعا سکھائی ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

رب زدنی علما طہ ۲۰ . ۱۱۴)

اے میرے پروردگار میرے علم کو بڑھا ۔

راحت دو جہاں ﷺ پر پہلی وحی ہی علم کے بارے میں نازل ہوئی

اس وحی کی پانچ آیتوں میں علم اور علم سے تعلق رکھنے والی چیزوں کا تذکرہ چھ مرتبہ فرمایا۔ چنانچہ اس وحی کی روشنی میں محبوب کریم ﷺ نے صحابہ کرام اور نو مسلموں کے لیئے تعلیم کا بہترین بندوبست کیا۔ مکہ مکرمہ میں جو مسلمان ہوتا اسے مسلمانوں میں سے اس کے حوالے کرتے جو اسے قرآن مجید کی تعلیم دے سکے۔ لہٰذا مکے کی گلیوں، پہاڑوں کی گھاٹیوں اور مختلف گھروں اور دار ارقم میں ہر وقت تعلیم ہوتی رہتی تھی۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ نے تعلیم و تربیت کا مزید اہتمام اور بندوبست کیا۔ غزوہ بدر کے قیدیوں میں سے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے ان کی رہائی کا فدیہ ہی یہ مقرر کیا کہ وہ انصار کے دس دس لڑکوں کو لکھنے اور پڑھنے کی تعلیم دیں۔ یہ تعلیم لکھنے پڑھنے کی ابتدائی تعلیم تھی جسے ہم آج کی زبانی میں دنیاوی تعلیم کہتے ہیں۔ آپؐ نے یہ تعلیم کفار سے نہ صرف حاصل کرنے کی اجازت دی بلکہ حکومت کی سطح پر اس کا بندوبست بھی کیا تاکہ تعلیم عام ہو۔ اسی طرح آپؐ نے علم حاصل کرنے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

جو شخص ایسی راہ پر چل رہا ہے جو علم طلب کرنے کی راہ ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے راہ چلائیں گے جو جنت کی راہ ہوگی۔ (مسلم)

یعنی علم کی راہ اور جنت کی راہ ایک ہیں جو انسان کو کامیابی اور فلاح کی منزل پر پہنچاتی ہیں۔

حضرات گرامی!

معلم اخلاق ﷺ نے مسجد نبوی میں باقاعدہ ایک تعلیم گاہ بنائی تھی

جسے صفہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس تعلیم گاہ میں تعلیم و تدریس کے سلسلے میں مجمع لگا رہتا تھا آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ آکر بیٹھتے اور ان کی رہنمائی فرماتے تھے۔

دراصل کامل انسان بننا اور دنیا میں انسان کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے علم کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے خلافت کی ذمہ داریوں کو انسان اس وقت نباہ سکے گا۔ جب کائنات کی تمام اشیاء کو سمجھ کر ان کو اپنی دسترس میں لے کر استعمال کرے گا اور اس سے کام لے گا۔ اس لیئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو کائنات کی پوری حقیقت سمجھائی اور ان سے کام لینے کا طریقہ بھی بتایا۔ چنانچہ آج انسان نے جتنی ترقی کی ہے' زمین سے بے شمار خزانے نکالے ہیں' آسمانوں پر انسان اڑا پھر رہا ہے' زمین کے پیٹ سے معدنیات کے ذخیرے نکال کر استعمال کر رہا ہے' قسم قسم کی ایجادات کر رہا ہے یہ سب کچھ علم کے صدقے ہے۔ یہ سارے علم کے کارنامے ہیں۔ اگر علم کی دولت نہ ہو تو انسان حیوان کی مثل حیوان ہی رہ جاتا ہے۔ علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں فرمایا "وہ خاصہ کہ جس کی وجہ سے انسان چوپایوں سے ممتاز ہوتا ہے علم ہے" انسان اس وقت انسان کہلائے گا جب اس میں وہ بات موجود ہو جس کی وجہ سے اسے شرف حاصل ہے اور وہ علم ہے۔ انسان کا شرف نہ تو جسم کے زور کے باعث ہے اس لیئے کہ زور میں اس سے اونٹ زیادہ ہے نہ بڑا جثہ ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ ہاتھی اس سے بڑا ہے' نہ شجاعت و بہادری کے سبب سے

ہے کہ درندے اس سے بھی زیادہ شجاع ہیں اور نہ کھانے کی وجہ سے ہے اس لیئے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے بلکہ اس کی شرافت محض علم کی وجہ سے ہے اور اس علم کے لیئے وہ پیدا ہوا ہے۔ حکماء کا قول ہے کہ ہمیں کوئی یہ بتائے کہ جس کو علم نہ ملا اسے کیا ملا اور جسے علم مل گیا اس سے اور کیا باقی رہا"

قارئین کرام!

انسان اپنی زندگی کی ضروریات اور آسائشات کے حصول کے لئے علم کا محتاج ہے انسان کی لازمی ضروریات و حاجات کی فراہمی و تکمیل کا دارو مدار علم پر ہے۔ علم کی قوت و فن سے وہ اپنے کھانے پینے ' اپنے اوڑھنے پہننے ' اپنے سہنے ' اپنے علاج معالجہ اور اپنے سیرو سفر کا انتظام کر سکتا ہے۔ للذا انسان کو حصول علم کے لئے جد و جہد کرنی چاہیئے اور علم کے زیور سے آراستہ ہو کر زندگی کی سہولتیں حاصل کرنی چاہئیں۔

قارئین کرام

اپنے خالق و مالک کو پہچاننے اس کی صفات و کمالات کو جاننے اور اپنے رب سے تعلق جوڑنے کے لیے علم انسان کی بنیادی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

شهد اللّٰه انه لا اله الا هو والملئكة و اولو العلم قائما بالقسط (آل عمران ۳۔ ۱۸)

اللہ تعالیٰ نے خود اس بات کی شہادت دی کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں

ہے اور فرشتے اور سب اہل علم بھی راستی اور انصاف کے ساتھ اس پر گواہ ہیں۔

یعنی علم والے ہر دور میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے توحید کی گواہی میں اپنے ساتھ فرشتوں اور علم والوں کو بھی شمار کیا ہے۔

شیخ سعدیؒ نے کیا خوب کہا۔

میاموز جز علم گر عاقلی
کہ بے علم بودن بود غافلی

یعنی علم چھوڑ کر اور کچھ نہ سیکھو کیونکہ بے علم ہونا بڑی غفلت اور نادانی ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں۔

چو شمع پئے علم باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

علم حاصل کرنے کے لئے شمع کی طرح گھلنا چاہئے اس لئے کہ بے علم اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا۔

علم کی بنا پر خشیت خداوندی پیدا ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء ان اللّٰہ عزیز غفور (فاطر۳۵۔ ۲۸)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں صرف علم رکھنے والے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ زبردست اور درگزر فرمانے والا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے اس آیت کی تشریح اس طرح فرمائی۔

العالم من خشی الرحمٰن بالغیب و رغب فیما رغب اللّٰہ فیہ و زھد فیما سخط اللّٰہ فیہ

عالم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے بے دیکھے ڈرے ' جو کچھ اللہ کو پسند ہے اس کی طرف وہ راغب رہے اور جس چیز سے اللہ ناراض ہے اس سے وہ دلچسپی نہ رکھے۔

مسلمان ہونے کے لیے بھی علم کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مسلمان ہونے اور اسلام لانے کا مطلب یہ ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے دین کی جو تعلیم دی ہے اس کو آدمی جان کر ' سمجھ کر ' دل سے قبول کرے اور اس کے مطابق عمل کرے جو ایسا کرے وہ مسلمان ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام سے پہلے علم کا نام ہے اور علم کے بعد عمل کا نام ہے ایک شخص علم کے بغیر برہمن ہو سکتا ہے کیونکہ وہ برہمن کے گھر میں پیدا ہوا ہے اور برہمن ہی رہے گا۔ ایک آدمی علم کے بغیر جاٹ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ جاٹ پیدا ہوا ہے اور جاٹ رہے گا مگر ایک شخص علم کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ مسلمان پیدائش کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوا کرتا بلکہ علم و ایمان سے ہوتا ہے۔ جب تک اس کو علم نہ ہو کہ راحت جاں ﷺ کی تعلیم کیا ہے وہ اس پر کیسے ایمان لا سکتا ہے اور اس کے مطابق کیسے عمل کر سکتا ہے۔ وہ جان کر اور سمجھ کر ایمان ہی نہ لایا تو کیسے پکا مسلمان ہو سکتا ہے۔ پس معلوم

ہوا کہ جہالت کے ساتھ صحیح مسلمان رہنا مشکل ہے۔

یہ باتیں جو میں کہہ رہا ہوں ان پر ٹھنڈے دل میں غور کیجئے اور اچھی طرح سمجھ لیجئے خدا کی سب سے بڑی نعمت جس پر آپ شکر اور احسان مندی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کا حاصل ہونا اور نہ ہونا علم پر موقوف ہے۔ اگر علم نہ ہو تو یہ نعمت آدمی کو حاصل نہیں ہو سکتی اور اگر تھوڑی بہت حاصل ہو جائے تو جہالت کی بنا پر ہر وقت یہ خطرہ رہتا ہے کہ یہ عظیم نعمت ہاتھ سے چلی نہ جائے۔

یہ علم جس کی ضرورت آپ سے بیان کی جا رہی ہے اس پر آپ کے اور آپ کی اولاد کے مسلمان ہونے اور مسلمان رہنے کا دارو مدار ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ اس سے بے پروائی برتی جائے۔ لہٰذا ہر شخص دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے صرف ایک گھنٹہ دین کا علم سیکھنے میں صرف کرے۔ کم از کم اتنا ہر مسلمان مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو حاصل ہونا چاہیئے کہ قرآن مجید جو تعلیم لے کر آیا اس کا لب لباب جان لے، محبوب کریم ﷺ جو دین لے کر آئے ہیں اسے وہ اچھی طرح سمجھ لے اور اس خاص طریق زندگی سے واقف ہو جائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم ﷺ نے مسلمانوں کے لیئے مقرر کیا ہے۔

علم سے انسان کے اخلاق و کردار کی تعمیر ہوتی ہے خاص طور پر دین کا صحیح علم حاصل کرنے سے انسان کا جو اخلاق بنتا ہے وہ تمام سے اعلیٰ ہوتا ہے اور اس کے اثرات بڑے اچھے نکلتے ہیں اور سیرت کی تعمیر ہوتی ہے۔ اس

کے بر خلاف جاہل آدمی اخلاق و کردار اور اپنے رویے میں علم والے کے مقابلے میں کم تر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم عطا کیا تھا۔ اس کا تذکرہ اس طرح فرمایا

ولقد اتینا داؤد وسلیمن علما وقالا الحمدللّٰہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین (النمل ۲۷۔۱۵)

ہم نے داؤد اور سلیمان علیہ السلام کو علم عطا کیا اور انہوں نے کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی
۔

انہیں علم دیا گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ادا کیا۔ اس کے بر خلاف فرعون ' ہامان اور قارون نے حقیقی علم نہ ہونے کی وجہ سے تکبر کیا اور محض اپنے دنیاوی علم پر ناز کیا جس کی وجہ سے ہدایت سے دور ہو گئے اور تباہی کے گڑھے میں جا گرے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے برباد ہو گئے۔

در حقیقت عام علم کے ساتھ دینی علم بھی ہو تو انسان کی عاقبت بھی سدھر جاتی ہے اور دنیا اور آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہو کر نجات بھی حاصل کر لیتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں علم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ایک دینی علم اور دوسرا دنیاوی علم۔ پھر بعض نے صرف اس علم کو جسے وہ دینی کہتے ہیں ' پڑھانے اور اسے پھیلانے پر اکتفا کر لیا ہے۔ صرف یہی بلکہ بعض اوقات تو

دوسرے علوم کے پڑھنے پڑھانے کی مخالفت بھی کرتے ہیں ۔ اسی طرح دوسرے گروہ نے دینی علوم سے صرف نظر کر لیا اور پوری طرح دنیاوی علوم کے حصول اور ان کی ترقی میں لگ گئے ہیں ۔ یہ لوگ نہ صرف یہ کہ دینی علوم سے آگاہ حاصل نہیں کرتے بلکہ علم دین اور اس کے حاصل کرنے والوں کو کم تر خیال کرتے ہیں ۔ پھر انہی علوم کی بنیادوں پر تعلیمی ادارے ' نصاب ' اسناد ' اساتذہ سب علیحدہ علیحدہ ہو گئے ۔ اس طرح یہ لوگ ایک دوسرے کے مد مقابل بن گئے ' ایک دوسرے کی مخالفت کرنے لگے اور ایک دوسرے کو کم علم اور جاہل اور گناہ گار سمجھنے اور کہنے لگے ۔ اس طرح اس نے درمیان خلیج حائل ہوتی گئی اور امت دو گروہوں میں منقسم ہو کر رہ گئی ہے ۔ حالانکہ نافع کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

طلب العلم فريضة على كل مسلم

علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۔

اس علم سے کون سا علم مراد ہے اس سوال کا جواب امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب احیاء العلوم سے اختصار سے دیا جاتا ہے امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ " جس مسلمان پر جو دینی فرض عائد اور لازم ہو جائے تو اس وقت اس فرض کا علم حاصل کرنا اس پر فرض ہے ۔ جیسے کوئی شخص جونہی بالغ ہو تو اس پر نماز کا علم حاصل کرنا اور ضروری مسائل جاننا فرض عین ہے ۔ جب رمضان المبارک آئے تو روزے کا علم حاصل کرنا فرض ہے اسی طرح جب اس پر زکوۃ فرض ہو گئی تو زکوۃ کے ضروری احکام کا علم حاصل کرنا فرض ہے ۔ پھر

جب اس پر حج فرض ہو جائے تو حج کے احکام کا علم حاصل کرنا اس پر ضروری ہے ۔ اسی طرح کوئی شخص تجارت شروع کرتا ہے تو تجارت کا علم حاصل کرنا فرض ہے ۔ پھر محرمات اور منہیات یعنی صریح حرام چیزوں اور اللہ اور رسول کی طرف سے منع کردہ چیزوں کا علم حاصل کرنا ضروری ہے ۔ مثلاً اگر نو مسلم تاجر ہو اور اس شہر میں سود کا معاملہ رائج و جاری ہو تو اس شخص پر سود کو سمجھنا اور اس سے بچنے کے مسائل سیکھنا ہو گا ۔ "

امام صاحب مزید لکھتے ہیں کہ " وہ علوم جن سے دنیا کے معاملات کی بھلائی اور بہتری وابستہ ہے جیسے طب اور حساب وغیرہ تو ان کا سیکھنا فرض کفایہ ہے ۔ اس طرح بنیادی صنعتوں ہنروں وغیرہ کا علم سیکھنا فرض ہے ۔ جب کسی بستی کا ایک آدمی اسے سیکھ لے تو سب سے فرض ساقط ہو جائے گا لیکن کسی ایک نے بھی یہ فرض ادا نہیں کیا تو سب لوگ گناہ گار ہوں گے ۔ " امام غزالی ؒ نے احیاء العلوم جلد اول باب اول کی ابتدا ہی میں علم کا بیان بڑی تفصیل سے کیا ہے ۔ جس میں دینی و دنیاوی دونوں قسم کے علوم بڑی وضاحت سے بیان کیئے ہیں ۔

اسلام نے تعلیم کو بہت اہمیت دی ہے ۔ اس کا تھوڑا سا بیان آپ کے سامنے کیا گیا ہے اس اہمیت کے چند پہلو اور باتیں پیش کی جاتی ہیں ۔

(۱) اسلام نے تعلیم کو عبادت کا درجہ دیا ہے ۔ تعلیم دینے والے اور تعلیم حاصل کرنے والے دونوں گروہ دنیا کے بہترین افراد قرار دیئے گئے ہیں جب تک تعلیم و تعلم میں مشغول ہیں تو اجر وثواب اور اللہ تعالیٰ کی رحمت

کے مستحق ہیں ۔ ان کے لیئے فرشتے آسمانوں میں ' عام مخلوق زمین پر اور مچھلیاں پانی میں دعائیں کرتی ہیں اور لوگ فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) شمار ہوتے ہیں ۔

(۲) اسلام نے ضرورت کے مطابق تعلیم ہر فرد کے لئے لازمی قرار دی مرد عورت ' شہری دیہاتی چھوٹے بڑے اور امیر و غریب کا کوئی فرق روا نہیں رکھا ۔ تمام طبقات گروہوں اور لوگوں کے لیئے تعلیم کو عام کر دیا اور کسی طبقے اور افراد سے اسے خاص نہیں کیا ۔

(۳) اسلام میں ہر قسم کی تعلیم حاصل کرنے ' تمام فنون سیکھنے ان کی تعلیم و تدریس کا بندوبست کرنے کی ترغیب دی گئی ہے ۔ بعض علوم و فنون کا سیکھنا فرض عین اور فرض کفایہ قرار دیا گیا تو بعض تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۔ اسلامی تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت کے ہر دور میں ایسے مدرسے اور ادارے موجود رہے ہیں جن میں طلب ہندسہ کتابت اور صناعت فلکیات ' فلسفہ ادب ' تاریخ ' منطق ' کی تعلیم دی جاتی تھی ۔ غرضیکہ اسلام نے ہر قسم کی حوصلہ افزائی کی اور کسی تعلیم پر پابندی نہیں لگائی ۔

(۴) اسلام نے تعلیم کو دنیا داری ' کمائی اور تجارت بننے نہیں دیا بلکہ مفت تعلیم کا بندوبست کیا ۔ چونکہ تعلیم عبادت کا درجہ رکھتی ہے ۔ اس لیئے لوگوں نے عبادت سمجھ کر اپنے اجر و ثواب کے لیے تعلیمی ادارے قائم کیئے اور ان کی دل کھول کر امداد کی ۔

(۵) مسلم حکومتوں میں طلبہ اور معلمین اقامتی ادارے قائم کیۓ گئے جس میں ہر قسم کے بندوبست ہوتے تھے ۔ رہائش اور طعام کا بندوبست ' ضروریات زندگی کی فراہمی اور علاج معالجہ کا انتظام کیا جاتا تھا۔ تعلیمی اداروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے وقف قائم کیۓ گئے جن سے ان تعلیمی اداروں کے اخراجات کا پورا بندوبست ہوتا تھا۔

(٦) اسلام میں تعلیم کو حکومت کے تسلط سے آزاد رکھا گیا اور سرکاری اور پبلک سیکٹ میں آزادی سے تعلیمی ادارے قائم کرنے ' نصاب مقرر کرنے اور انہیں چلانے کے لیۓ کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ۔ لہٰذا تعلیمی ادارے اپنی مرضی سے ہر حالت میں ہر دور میں جاری و ساری رہے ۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی ہمارے دینی مدارس تمام حالات کا مقابلہ کرتے ہوۓ جاری ہیں اور دین کی تعلیم دے رہے ہیں ۔

آیئے ہم من حیث القوم اور امت مسلمہ کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم نعمت یعنی دینی و دنیاوی دونوں قسم کے علوم حاصل کرنے کا عزم کریں اور کسی علم سے نفرت نہ کریں ' کسی علم کو بے کار اور بے فائدہ نہ سمجھیں اور اپنے آپ کو اس نعمت سے محروم نہ کریں ۔ کیونکہ علم نعمت خداوندی ہے جس سے ملک و ملت ترقی کرتے ہیں اس کے ذریعے سے ہم اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کو زمین کے خزانوں سے نکالتے ہیں انہیں کار آمد بناتے ہیں اور انسانوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں اور اپنی زندگی کی آسائشیں قوموں کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرتے ہیں اور ان کے سامنے دست سوال دراز

کرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

آیئے اپنے بچوں، ملک و ملت کے نونہالوں اور جوانوں کو دینی علم کے زیور سے آراستہ کریں انھیں ترقی کی راہ پر گامزن کر کے اپنی ذمہ داریاں ادا کریں اور دنیا اور آخرت کی کامیابی و کامرانی حاصل کریں۔

رب کریم سے دعا ہے کہ ہمیں علم کی نعمت سے نوازے اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا کرے اور بے قدری سے بچائے۔ آمین۔

وراثت انبیاء علیہم السلام

انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے امتیوں کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ لیکن بذات خود نہ تو دولت سے محبت کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے بعد اپنی اولاد کے لئے کچھ چھوڑتے ہیں۔ اگر کسی نبی نے دولت چھوڑی بھی تو اس کا کوئی وارث نہیں ہوتا وہ امت کے لئے وقف اور صدقہ ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں محبوب کریم ﷺ کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں

عن عائشہ قالت ماترک رسول اللّٰہ ﷺ دینارا و درھما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء

" حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے کوئی دینار اور درہم اور بکری اور اونٹ نہیں چھوڑا اور نہ

کسی چیز کی وصیت فرمائی"

عن عمرو بن الحارث اخی جوریة ماترک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم عنہ موتہ دیناراو لا درھما ولا امة ولا شیئا الا بغلة البیضاء وسلاحہ وارضا جعلھا صدقہ

" حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وصال کے وقت محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دینار ، درہم ، لونڈی اور غلام کوئی چیز نہ تھی ماسوائے ایک سفید خچر اپنے ہتھیار اور زمین کے جو سب چیزیں صدقہ کر رکھی تھی۔"

عن ابی ھریرة ان رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم قال لا تقسمر ورثنی دینارا ما ترکت بعد نفقة نسائی ومونة عاملی فھو صدقة

" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میں چھوڑوں اس میں سے کوئی دینار تقسیم نہیں کیا جائے گا بلکہ میری بیویوں کے خرچ اور میرے عاملوں کی تنخواہ سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔"

عن ابی بکر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم لا نورث ماتر کناہ صدقة

امیر المومن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔"

اللہ کے نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ دولت جمع کرے اور اپنے اہل و عیال کے لیئے چھوڑے ' نہ ہی وہ امت سے کسی قسم کی اجرت طلب کرے بلکہ امت کے گمراہوں نے جب بھی نبی کو کوئی لالچ دیا تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے ایک ہی جواب دیا صرف سورۃ شعراء ہی میں حضرت نوح علیہ السلام ' ھود علیہ السلام ' صالح علیہ السلام ' لوط علیہ السلام ' شعیب علیہم السلام کا جواب ایک ہی قسم کے الفاظ میں موجود ہے -

وما اسئلکم علیہ من اجران اجری الا علی رب العلمین

" میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا میرا بدلہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے "

(سورۃ شعراء ۱۰۹ ' ۱۲۷ ' ۱۴۵ ' ۱۶۴ ' ۱۸۰)

سورۃ شعراء کی ان آیات کے علاوہ سورۃ یونس ' یوسف فرقان ' سبا ' ص تغابن ' انعام ' ھود میں بھی اسی قسم کی آیات موجود ہیں غرضیکہ قرآن کریم نے واضح طور پر بتا دیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی تبلیغ کا کوئی معاوضہ طلب نہیں فرمایا اور میرے آقا ﷺ کی تو شان ہی نرالی ہے جب آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کو خبر دی کہ قریش مکہ کے بتوں کو اگر تم برا کہنا چھوڑ دو ' تو وہ تمہیں دولت ' عورت ' حکومت جو تم چاہو دینے کے لئے تیار ہیں - آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا " قسم خدا کی اگر وہ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج بھی لا کر رکھ دیں تب بھی میں اپنے رب کا پیغام پہنچانے سے باز نہ آؤنگا - کفار مکہ تبلیغ دین کے لئے آپ کی محنت و مشقت

اور ایثار و قربانی کا حال دیکھ کر اسی غلط فہمی میں تھے کہ شاید یہ نوجوان دولت چاہتا ہے یا ہمارا سردار بننے کے لئے اتنی محنت کر رہا ہے ۔ قرآن کریم نے وضاحت کے ساتھ اس غلط فہمی کو دور فرمانے کے لئے محبوب دو جہاں ﷺ سے اعلان کرایا

قل لا اسئلکم علیکم اجرا الا المودۃ فی القربی

" آپ فرما دیجئے میں تم سے اس (تبلیغ پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا سوائے رشتہ داری کی محبت کے " (سورۃ شوری ' ۲۳)

یعنی انبیاء سابقین کی طرح دین کی تبلیغ پر میں تم سے کوئی بدلہ نہیں کرتا ہاں صرف انصاف ضرور چاہتا ہوں اس طرح کہ تم میری بات مانو یا نہ مانو مگر اتنا تو احساس کرو کہ میں تمہارا کوئی غیر نہیں بلکہ میری ' تمہاری ' کسی نہ کسی طرح کوئی رشتہ داری ہو ہی جاتی ہے ۔ پس اس تعلق سے کم از کم ہمدردی اور محبت کے ساتھ میری بات سن لیا کرو اور اس پر غور کیا کرو صرف گالیاں دینا پتھر برساتے رہنا کسی مسئلہ کا حل تو نہیں بن سکتا ' مجھے اپنا رشتہ دار مانو ' اور پھر میری بات پر غور کرو ' (عالی نسب ہونے کے باعث راحت جاں ﷺ کا تقریباً تمام اہل مکہ سے رشتہ بنتا تھا)

بہر حال انبیاء علیہم السلام کی دولت کا وارث کوئی نہیں ہوتا ' ان کی چھوڑی ہوئی عظیم دولت علم ہے امت کا ہر خوش نصیب اس کا وارث بن سکتا ہے میرے محبوب ﷺ نے اسی دولت کا اپنی امت کو وراث بنایا ' اور جنہوں نے یہ ذمہ داری قبول کی یعنی علم کی وارث کا عظیم بوجھ اٹھایا تو

انہیں " وارثین انبیاء " ہونے کا بلند اعزاز دیا گیا۔

ان العلماء ورثه الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما انما ورثو العلم فمن اخذه اخذبحظ وافر

بیشک علماء وارث ہیں انبیاء کے کیونکہ انبیاء علیہم السلام دینار و درہم کی وارثت نہیں چھوڑتے بلکہ ان کی وارثت علم ہوتا ہے جس کے علم حاصل کر لیا اس نے بڑی دولت حاصل کر لی۔ "

راحت دو جہاں ﷺ نے امت میں یہ دولت کیسے تقسیم فرمائی۔ اور وارثین نبی " نے اس عظیم ذمہ داری کو کس طرح نبھایا ہے ' یہی تفصیلات ہمارے اس مقالہ کا موضوع ہیں جو آپ آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے اور اسی مناسبت سے ہم نے اس کا نام وراثت " انبیاء " رکھا ہے

علم جاننا

اپنے عام معنی کے اعتبار سے علم انسان کا کوئی کمال نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کو اس کی ضرورت کے مطابق چیزوں کو جاننے کی صلاحیت بخشی ہے ' جس کو قرآن کریم میں " ہدایت " سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ربنا الذی اعطی کل شی خلقه ثم هدی (طه ۵۰)

" ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو صورت عطا کی پھر رہنمائی فرمائی "

یہ ہدایت رہنمائی وہ فطری اور طبعی علم ہے جس کے ذریعہ ہر مخلوق اپنی ضرورت پوری کر لیتی ہے انسان ہو یا جانور سب کے بچے پیدا ہوتے ہی پیٹ بھرنے کا طریقہ جان لیتے ہیں۔ چڑیا اپنے بچے کو دانہ دیتی ہے تو وہ منہ کھول

دیتا اور اس کو نگل لیتا ہے ماں بچے کو چھاتی دکھاتی ہے تو وہ اس کو منہ میں لے کر چوسنے لگتا ہے بچوں کو یہ عمل نہ کوئی سکھاتا ہے اور نہ سکھا سکتا ہے یہ فطری علم ہے جو پیدائش کے ساتھ ہی رب حقیقی کی طرف سے بخش دیا جاتا ہے اسی طرح تمام جانور اپنی غذا تلاش کرتے بچہ پیدا کرنے بچوں کو پالنے سردی اور گرمی کے مطابق اپنے گھر بنانے کا طریقہ جانتے ہیں۔

یورپ میں باقاعدہ موسم سرما میں ایک دن اعلان ہوتا ہے کہ آج پرندے یہاں سے گرم ملکوں کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ اب یہ یہاں کی سخت سردی اور برف باری برداشت نہیں کر سکیں گے اور موسم گرما میں ایک دن اعلان ہوتا ہے کہ آج سرد ملکوں سے پرندے یہاں آ رہے ہیں کیونکہ اب وہ سرد ملکوں کی سخت سردی برداشت نہیں کر سکتے۔

میں نے بارہا یہ منظر ٹیلی ویژن پر دیکھا کہ سردیوں میں ایک خاص دن پرندے کیسے جا رہے ہیں اور گرمیوں میں کیسے آ رہے ہیں اس وقت میں سوچتی ہوں کہ بہت دولت مند اس پر بڑا فخر کرتے ہیں کہ وہ گرمی کے دن سرد ممالک میں اور سخت سردی کے دن گرم ممالک میں گزارتے ہیں حالانکہ یہ کام تو جانور بھی کرتے ہیں پھر انسان کس کمال پر فخر کرتا ہے۔

بہر حال یہ وہ فطری اور طبعی علم ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی ہر مخلوق کو بخشتا ہے۔ دلچسپی کے لیئے دو جانوروں کا خاص طور پر ذکر ملاحظہ ہو کہ قرآن کریم میں بھی ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

شہد کی مکھی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

و اوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من الثمرت فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون

" اور حکم دیا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو کہ بنائے پہاڑوں میں گھر اور درختوں میں اور ان چھپروں میں جو لوگ بناتے ہیں پھر رس چوسے ہر طرح کے پھلوں سے چلتی رہے اپنے رب کے آسان کیئے ہوئے راستوں پر (اس طرح) نکلتا ہے ان کے پیٹوں سے ایک شربت اس میں شفاء ہے لوگوں کے لئے بے شک اس قدر (قدرت الٰہی) کی نشانی ہے ان لوگوں کے لیئے جو غور فکر کرتے ہیں ۔ " (النمل ' ٦٨ ـ ٦٨)

شہد کی مکھی کو گھر بنانے شہد تیار کرنے کا فطری طریقہ بتایا گیا جس سے وہ اپنا گھر بناتی ہے گھر بھی کیا کہ تمام خانے برابر ہوتے ہیں ۔ کیا مجال کہ کوئی خانہ کسی سے بڑا چھوٹا ہو جائے پھر اس کے مختلف حصے ہوتے ہیں کوئی حصہ بچوں کے لیئے اور کوئی شہد جمع کرنے کے لیئے خوراک کا گودام ہوتا ہے مزید اللہ کی قدرت دیکھیئے کہ یہ مکھیاں ایک خاص نظم و نسق کے ساتھ رہتی ہیں ۔ ایسا نظام جس کی مثال ہماری تربیت یافتہ بہترین فوج میں بھی نہیں پائی جاتی ' ان سینکڑوں مکھیوں میں ایک ملکہ ہوتی ہے جو تین ہفتوں میں چھ سے بارہ ہزار

تک انڈے دیتی ہے اس کا قد و قامت دوسری مکھیوں سے ذرا بڑا ہوتا ہے۔ تمام مکھیاں اس کا حکم مانتی ہیں ان میں کچھ مکھیوں کا کام خوراک جمع کرنا ہے کچھ پہریدار ہوتی ہیں بعض انڈوں کی حفاظت پر مقرر ہوتی ہیں۔ بعض بچوں کی حفاظت کرتی اور ان کی تربیت کرتی ہیں بعض معمار اور انجینئر ہوتی ہیں جو چھتہ بناتی ہیں ان کے تیار کردہ اکثر چھتوں میں بیس ہزار سے تیس ہزار تک خانے ہوتے ہیں بعض مکھیاں موم جمع کرتی ہیں جس سے چھتہ مضبوط کیا جاتا ہے یہ موم گنے اور دوسرے درختوں پر لگے ہوئے سفید پاؤڈر سے بنایا جاتا ہے یہ مکھیاں اس پاؤڈر کو تلاش کرنے کے لیئے دور دور کا سفر کرتی ہیں شہد حاصل کرنے کے لیئے بھی یہ مکھیاں دور دور جاتی ہیں پھلوں اور پھولوں کا رس چوستی ہیں جو ان کے پیٹ میں جا کر شہد بن جاتا ہے۔ یہ شہد ان کے اور ان کے بچوں کی غذا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے لیئے بھی غذا بنایا ہے۔ بہت سے امراض کے لیئے شفا بنایا ہے آج تک کوئی مشین ایسی تیار نہ ہو سکی ' جو کوئی شہد جیسا مزیدار خوشبودار اور مفید شربت بنا سکے۔

ملاحظہ فرمایا یہ ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور یہ ہے وہ فطری و طبعی علم جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عطا فرمایا اب گھر انسان اپنے گھر بڑی بڑی خوبصورت بلڈنگوں کی صورت میں بنا لیتا ہے تو کیا کمال کرتا ہے کسی نے مجھے اپنا خوبصورت گھر دکھایا اور اس پر بڑے فخر کا اظہار کیا میں نے کہا بھائی یہ کوئی کمال نہیں جس پر تم فخر کرتے ہو جانور بھی تو اپنا گھر بنا لیتے ہیں۔ اور بڑے خوبصورت گھر بناتے ہیں کیا تم نے شہد کی مکھی کا گھر نہیں دیکھا ہے ' ہے کوئی

ایسا انجینئر جو اس جیسا گھر بنا کر دکھائے ' ہاں فرق یہ ہے کہ انسان ہوس کا شکار ہے اپنی ضرورت سے زیادہ بڑے بڑے گھر بناتا ہے ۔ اور جانور ضرورت کے مطابق بناتے ہیں انسان سب کا حصہ مار لینا چاہتا ہے جانور صرف اپنا حصہ لیتا ہے ۔

چیونٹی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

حتی اذا اتوا علی و اد النمل قالت نملۃ یایھا النمل ادخلوا مسکنکم لا یحطمنکم سلیمن وجنودہ وھم لا یشعرون

" یہاں تک کہ جب وہ (سلیمان علیہ السلام) گزرے چیونٹوں کی وادی سے تو ایک چیونٹی کہنے لگی اے چیونٹیو ! اپنے بلوں میں گھس جاؤ ' کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں کچل نہ ڈالے اور انہیں احساس بھی نہ ہو ۔ "

(النمل ۱۸)

غور فرمایئے ۔

ابھی سیدنا سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر تین میل دور تھا کہ چیونٹی کو ان کے آنے کا پتہ چل گیا اپنی قوم کو اس نے بلوں میں گھس جانے کا حکم دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ سلیمان علیہ السلام تمہیں جان کر ہلاک نہیں کریں گے کیونکہ وہ نبی ہیں اور نبی ظالم نہیں ہوتا بلکہ ہمارا جسم اتنا چھوٹا ہے کہ لشکر اس پر سے گذر جائے گا ۔ اسے پتہ تک نہ چلے گا اور ہماری جان چلی جائے گی ۔ یہ چیونٹی کا فطری اور طبعی علم تھا

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

" تو (سلیمان علیہ السلام) ہنستے ہوئے مسکرا دیئے اس (چیونٹی کی بات سے۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی آواز کو تین میل کے فاصلہ سے سن بھی لیا اور اس کی بات کو سمجھ بھی لیا یہ فطری علم نہ تھا بلکہ یہ وہ علم تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو عطا فرماتا ہے اور جو امت پر نبی کی عظمت اور برتری کا ذریعہ ہوتا ہے

چیونٹی میں صرف یہی کمال کہ وہ اپنی جان بچانے کا انتظام کرلیتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سونگھنے کی زبردست قوت عطا فرمائی ہے جس سے وہ اپنی غذا کا احساس کرلیتی ہے اور اپنے بل سے نکل کر دور دور پہنچ جاتی ہے پھر جتنا کھاتی ہے اتنا ہی وہ جمع بھی کرلیتی تاکہ سردی اور بارش کے موسم میں کام آ سکے کہ ان موسموں میں چیونٹیاں اپنے بلوں سے باہر نہیں آ سکتیں جمع کی ہوئی خوراک کے وہ دانے جو زمین سے اگتے ہیں ن کے وہ دو دو ٹکڑے کر دیتی ہیں تاکہ اگنے نہ پائیں اور اس کی خوراک کا ذخیرہ ضائع نہ ہو ان چیونٹیوں میں قبیلے اور خاندان بھی ہوتے ہیں ہر قبیلہ اور خاندان کی ایک ایک چیونٹی سردار ہوتی ہے مختلف کاموں کے لیئے علیٰحدہ علیٰحدہ ٹولیاں ہوتی ہیں کوئی خواراک جمع کرتی ہے کوئی انڈوں بچوں کی حفاظت کرتی ہے اس طرح سب کے کام تقسیم کر دیئے جاتے ہیں اور سب وقت کی پابندی کے ساتھ اپنے اپنے کام کرتی ہیں۔

انسان کا کمال

وہ علم حاصل کر لینا نہیں جس سے وہ شاندار بلڈنگیں بنا سکے خوب دولت جمع کر سکے بلکہ اس کا کمال وہ علم حاصل کرنا جس سے وہ دنیا کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کر سکے یہی علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو خصوصی طور پر عطا فرما جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

علم الانسان مالم یعلم

"اسی نے سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا (العلق ۵)

انسان کیا نہیں جانتا تھا جو رب نے اسے سکھایا

کیا وہ بچے پیدا کرنا نہ جانتا یہ تو فطری اور طبعی طور پر جانوروں انسانوں سب ہی کو سکھا دیا گیا تھا سب بچے پیدا کرنا جانتے ہیں ہاں انسان کو یہ سکھایا گیا کہ وہ حرام کاری سے بچہ پیدا نہ کرے نکاح کے ذریعہ جوڑا ملائے اور پھر بچے پیدا کرے اور جوڑا بھی اپنی مرضی سے نہ بنائے بلکہ رب نے جن مردوں کے لئے جن عورتیں کو حلال کیا ہے انہیں سے جوڑا ملایا اور نکاح کیا جائے۔

کیا انسان پیٹ بھرنا نہ جانتا تھا جبکہ فطری طور پر اللہ تعالیٰ نے سب کو پیٹ بھرنے کا علم دیا ہے پس انسان کو یہ سکھایا کہ اس کے لئے کون سی غذا حلال ہے اور کون سی حرام دولت کمانے کا علم اس کے لئے کافی نہیں بلکہ اسے وہ علم حاصل کرنا چاہئے جس سے وہ جان سکے کہ کونسی دولت اس کے لئے حلال ہے اور کون سی حرام

اسی طرح تمام معاملات پر غور کیجئے تو آپ تسلیم کریں گے کہ انسان اور جانور میں فرق یہی ہے کہ جانور اپنا کام فطری اور طبعی تقاضوں کے مطابق بسر کرے جس کے لیئے اسے اس علم کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے نبیوں اور رسولوں کی معرفت انسان کو عطا فرمایا یہی ہے وہ علم جس کو قرآن کریم نے "خیر کثیر" حاصل ہونے کا ذریعہ بتایا ہے۔

یوتی الحکمۃ من یشاء ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کیثر ا وما یذکر الااولو الالباب

"وہ عطا فرماتا ہے حکمت (علم جسے چاہتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی تو یقیناً اس کو بہت بھلائی دی گئی اور نصیحت قبول نہیں کرتے مگر عقلمند لوگ۔ (البقرہ ' ۲۶۹)

انبیاء کی بعثت

نبیوں اور رسولوں کی بعثت کا مقصد انسان کو ایسے رہبر و رہنما فراہم کرنا تھا جو اسے اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کا طریقہ سکھائیں ایسا طریقہ جو انسان کی عزت و عظمت کا بھی ضامن ہو اور جس سے وہ سکون واطمینان کی زندگی حاصل کر سکے پس اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے انہیں وہ علم عطا فرمایا جس سے اس مقصد کی تکمیل ہو سکے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی ذمہ داری کو پورا کر سکیں ہر نبی کو اس کی ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا ' چند آیات ملاحظہ ہوں۔

حضرت آدم علیہ السلام

کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے لئے پہلے خلیفہ ہیں ملا ئکہ پر ان کی فضیلت و برتری کا ذریعہ اس علم ہی کو بنایا گیا۔

وعلم ادم الاسما کلها ثم عرضهم علی الملئكة فقال انبوئی باسماء هولاء ان کنتم صدقین

" اور اللہ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا پھر فرمایا تم مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ "

(البقرہ ' ۳۱)

فرشتوں کو خیال ہوا تھا کہ معیار فضیلت اللہ تعالیٰ پاکی اور تقدیس بیان کرنا اور اس کی عبادت کرنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان خلافت کا اس لئے مستحق قرار دیا گیا کہ اسے " علم " کی عظیم نعمت سے نوازنا مقصود تھا وہ " علم " جس کا مقابلہ فرشتے نہیں کر سکتے۔

قالو سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

" (فرشتے) عرض کرنے لگے (اے اللہ) تو ہر عیب سے پاک ہے ہمیں تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔ " (البقرہ ۳۲)

حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام

ولقد اتینا داؤد و سلیمن علما

" اور یقیناً ہم نے داؤد و سلیمان ۔ علیہما السلام کو عطا فرمایا ۔ "

(النمل ، ۱۵)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں ہے ۔

وحشر لسلیمن جنوده من الجن والانس والطیر فهم یوزعون

" اور فراہم کئے گئے سلیمان (علیہ السلام) کے لئے لشکر جنوں انسانوں اور پرندوں کے پس وہ نظم وضبط کے پابند ہیں "

ولسلیمن الریح عاصفة تجری بامره الی الارض التی برکنا فیها

" اور ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کے لئے تیز و تند ہوا کو فرمانبردار بنا دیا وہ ہوا ان کے حکم سے اس کی زمین کی طرف چلتی تھی جسے ہم نے برکت والا بنایا " (انبیاء ۸۱)

یعنی سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم کی برکت سے ایسی حکومت عطا فرمائی کہ جن و انس پرندوں ہوا تک کو آپ کا مطیع و فرمانبردار بنا دیا

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا کہ تم علم چاہتے ہو یا حکومت و دولت پس آپ نے عرض کی اے اللہ مجھے علم عطا فرما دے اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم دیا اور اس کی برکت سے حکومت و دولت سب کچھ عطا فرما دیا کہ اس کا وعدہ ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

یوتی الحکمة من یشاء ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیر وما یذکر الا اولو الالباب

" وہ عطا فرماتا ہے حکمت (علم) جسے چاہتا ہے اور جسے حکمت عطا گئی تو یقیناً اسے بہت بھلائی دی گئی اور نصیحت نہیں قبول کرتے ہیں مگر عقلمند "

(البقرہ ' ۲۶۹)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا کو دعوت توحید دیتے ہوئے فرمایا۔

ارشاد ہوتا ہے۔

یابت انی قد جاء نی من العلم مالم یاتک فاتبعنی اھد ک صراطا سویا

" اے میرے باپ (چچا) بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا لہٰذا تم میری پیروی کرو تمہیں سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ "

(مریم ' ۴۳)

حضرت یعقوب علیہ السلام

و انہ لذو علم لما علمنہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون

" اور بے شک وہ یعقوب علیہ السلام) علم والے تھے کیونکہ ہم نے انہیں علم عطا فرمایا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے " (یوسف۔ ۶۸)

حضرت یوسف علیہ السلام

ولما بلغ اشدہ اتینہ حکما وعلما وکذلک نجزی المحسنین

" اور جب وہ (یوسف علیہ السلام) جوانی کی عمر کو پہنچے تو ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا فرمایا اور اسی طرح ہم نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں "

(یوسف ۲۲)

حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں اپنے ساتھیوں کو خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مما علمنی ربی انی

"اس علم سے جو میرے رب نے سکھایا" (یوسف '۳۷)

خوابوں کی تعبیر بتانے کا علم رب کا دیا ہوا ہے لہٰذا جو تعبیر بتاؤں گا وہ یقیناً پوری ہو کر رہے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ولما بلغ اشده واستوی اتینه حکما وعلما وکذلک نجزی المحسنین

" اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) جوانی کی عمر کو پہنچ گئے اور ان کا بڑھنا پورا ہو گیا تو ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا فرمائے ' اور ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔" (قصص '۱۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے پاس جا کر دعوت حق دینے کا حکم ہوا تو آپ نے اس اہم ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مزید علم کی دعا کی۔

قال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدة من لسانی یفقهو اقولی

" عرض کی اے میرے پروردگار میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرما دے اور

میرے لئے میرا (مشکل) کام آسان کر دے ۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں ۔ طہٰ ' ۲۵ تا ۲۸)

حضرت لوط علیہ السلام

ولوطا اتینہ حکما و علما

" اور دیا ہم نے اس (لوط علیہ السلام) کو حکمت اور علم ۔ " (انبیاء ۸۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ویعلمہ الکتب والحکمۃ والتورتہ والانجیل

" اور اللہ تعالیٰ سکھائے گا اس (عیسیٰ علیہ السلام) کو کتاب و حکمت اور تورات و انجیل (آل عمران ' ۴۸)

تمام ہی نبیوں کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا نبی امت کا قائد ہوتا ہے اور قائد کے لئے علم ضروری ہے دولت اور اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور بنی اسرائیل کے ایک واقعہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ

بنی اسرائیل نے اپنے ایک نبی سے گذارش کی کہ ہمارا کوئی امیر مقرر کر دیا جائے تاکہ ہم اس کی قیادت میں جالوت بادشاہ سے جنگ کریں کہ اب ہم اس کے ظلم و ستم سے تنگ آ چکے ہیں پس انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق طالوت کو ان کا امیر مقرر کیا ' جس پر بنی اسرائیل نے اعتراض کیا کہ طالوت نہ تو دولت مند ہے نہ ہی کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے وہ کیسے ہمارا امیر ہو سکتا ہے نبی نے جواب دیا ۔

قال ان اللّٰہ اصطفٰہ علیکم وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم واللّٰہ یوتی ملکہ من یشاء واللّٰہ واسع علیم

" نبی نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے (طالوت) کو تمہارے مقابلے میں چن لیا ہے اور اس کو علم اور جسم کی کشادگی عطا فرمائی ہے ۔ " (البقرہ ' ۲۴۶)

یعنی بنیادی طور پر قیادت کا مستحق وہ ہوتا ہے جو قوم میں سب سے زیادہ صاحب علم ہو انبیاء چونکہ امت کے قائد ہوتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ان کو اتنا علم عطا فرماتا ہے کہ امت کا کوئی فرد علم میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہ علم خود انہیں تعلیم فرماتا ہے وہ علم حاصل کرنے میں دنیا والوں کے محتاج نہیں ہوتے کہ دنیا والوں کا علم ناقص ہوتا ہے اور ان کی تعلیم بھی ناقص ' ناقص علم سیکھ کر کوئی قائد کیسے بن سکتا ہے قائد وہی ہو سکتا ہے جسے اللہ کا وارث عطا فرمائے یا وہ قائد ہو سکتا ہے جو اللہ کا دیا ہوا علم نبی سے سیکھے اور اس کے علم کا وارث بنے 'کہ علم وارثت انبیاء علیہم السلام ہے ۔

آج دنیا بھر میں اضطراب و پریشانی کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ قوم کے قائد علم نبی سے جاہل ہیں سربراہان مملکت کا انتخاب دولت اور اعلیٰ خاندان کی بنیاد پر کیا جاتا ہے ۔ وہ نبی کے دیئے ہوئے اصول حکومت سے نابلد ہونے کے سبب قوم کی رہبری کے لئے خود قوانین وضع کرتے ہیں نتیجتاً وہ قوم کو ترقی و سکون کی منزل کی طرف لے جانے کی بجائے تباہی و بربادی میں دھکیل رہے ہیں انسان کی فلاح و بہبود کے لئے اگر اپنے وضع کئے ہوئے قوانین کافی ہوتے

تو انبیاء کی بعثت اور ان کے ذریعہ زندگی بسر کرنے کے اصول نازل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی نبیوں کی وساطت سے اللہ کریم کا نازل کیا ہوا علم ہی ماضی میں قوموں کی فلاح و بہبود کا ذریعہ بنا اور آج بھی یہی علم پر سکون زندگی بخشنے کا ضامن ہے۔

محبوب کریم ﷺ کا علم

پچھلے نبی اور رسول اپنی اپنی قوموں کی طرف مبعوث فرمائے گئے اور ان کا زمانہ نبوت بھی محدود تھا، لہٰذا ان کی ضرورت کے مطابق محدود علم فرمایا گیا جس سے انہوں نے اپنی مخصوص امتوں کی محدود زمانہ تک رہبری فرمائی لیکن آخر الزماں ﷺ کسی خاص قوم اور محدود زمانہ کے لئے تشریف نہیں لائے، بلکہ

قل یایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا

"(اے محبوب ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔" (اعراف، ۱۵۸)

آپ بنی نوع انسان کے لیئے رسول بنا کر معبوث فرمائے گئے اپنے اپنے سے پہلو کے لئے بھی نبیوں اور رسولوں کے لئے بھی اور قیامت تک آنے والوں کے لئے بھی، پس آپ کی عام نبوت کے مطابق آپ کی ضرورت علم عام تھی لھذا اللہ جل مجدہ الکریم نے آپ کو غیر متناہی اور لا محدود" علم سے آراستہ و پراستہ فرما کر مبعوث فرمایا۔

وانزل اللّٰہ علیک الکتب و الحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم

وکان فضل اللّٰہ علیک عظیما

" اور نازل فرمائی اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اور آپ کو سکھا دیا جو کچھ آپ نہ جانتے تھے اور اللہ تعالٰی کا آپ پر بڑا ہی فضل ہے۔"

(النساء' ۱۱۳)

امام المفسرین ابن جریر رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں۔

وعلمک مالم تکن تعلم من خبر الاولین والاخرین وما کان وما ھو کائن

" آپ کو ان باتوں کا علم عطا فرمایا جو آپ پہلے نہ جانتے تھے یعنی گزرے ہوئے اور آنے والے لوگوں کی خبروں کو علم جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے۔"

(تفسیر ابن جریر)

حضرت امام بوصیری رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ محبوب کریم ﷺ کی وسعت علم کے متعلق فرماتے ہیں۔

فان من جودک الدنیا وضرتھا

ومن علومک علم اللوح والقلم

. اور بے شک دنیا و آخرت آپ ہی کی سخاوت سے ہے اور لوح و قلم آپ کے وسیع علم کا ایک حصہ ہے۔"

یہ آپ کے وسیع علم ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ نے ماضی کی قوموں کے حالات اس طرح بیان فرمائے جیسے آپ انہیں دیکھ رہے تھے اور قیامت تک

ہونے والے واقعات بھی ایسے بیان کیئے جیسے سب کچھ آپ کے سامنے ہو رہا ہے آج جو کچھ ہو رہا ہے میرے محبوب ﷺ چودہ سو برس پہلے بیان فرما چکے ہیں مثال کے طور پر حدیث ملاحظہ ہو۔

عن انس قال قال رسول اللّٰہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم تقوم الساعة حتی یتقارب الزمان فتکون السنة کا لشھر والشھر کا لجمعة وتکون الجمعة کالیوم ویکون الیوم کالساعة وتکون السنة کالضرمة بالنار (رواہ الترمذی)

" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں محبوب کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ زمانہ اتنا قریب نہ ہو جائے کہ سال مہینہ کی مانند ہو ' اور مہینہ ہفتہ کی مانند اور ہفتہ ایک دن کی مانند اور ایک دن ایک گھنٹہ کی مانند اور گھنٹہ آگ کی لپٹ کی مانند۔ "

دیکھ لیجئے آج یہی ہو رہا ہے ہر ایک کہتا ہے سال بہت جلدی گزر جاتا ہے مہینہ شروع ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے یہ قیامت کے قریب ہونے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو میرے آقا ﷺ نے بیان فرمائی

غرضیکہ عالم الغیب والشہادۃ نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ علم عطا فرمایا جس کا نہ آج تک کوئی مقابلہ کر سکا اور نہ قیامت تک اس کا مقابلہ کرنا کسی کے بس میں ہے اس وسیع علم کے باوجود بھی قرآن کریم نے آپ کو " امی " فرمایا جس کے معنی ہیں " ان پڑھ " جو آپ کے وسیع علم کا مذید ثبوت ہے کہ دنیا والے علم حاصل کرنے کے لئے جن حروف و الفاظ کی پہچان ان کو لکھنے

پڑھنے کا سہارا لیتے ہیں محبوب دو جہاں ﷺ ان کے بھی محتاج نہیں انہوں نے یہ علم نہ دنیا کے کسی استاد سے حاصل کیا نہ کسی کتاب سے نہ الفاظ و حروف کے سہارے سے انہیں سب کچھ ان کے رب نے بلاواسطہ عطا فرمایا وہ علم جو الفاظ کی صورت میں نازل ہوا " وحی متلو " قرآن بنا اور وہ علم جو آپ کے قلب پر القا کیا گیا اور اس کو آپ نے اپنے الفاظ میں ظاہر فرمایا " وحی غیر متلو " یعنی حدیث کہلایا ' یہ سب کچھ ' اللہ تعالیٰ ہی کا سکھلایا ہوا۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

" اور وہ (نبی علیہ السلام) اپنی خواہش سے نہیں بولتے ' نہیں ہوتا ان کا فرمانا مگر وحی ان کی طرف کی جاتی ہے۔ " (النجم ' ۳ ' ۴)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں محبوب دو جہاں ﷺ کی ہر بات لکھ لیا کرتا تھا قریش کے بعض دوستوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے منع فرمایا کہ تم محبوب کریم ﷺ کی ہر بات لکھ لیتے ہو ' حالانکہ وہ انسان ہیں ہو سکتا ہے کوئی بات غصہ میں کہہ دیں اور وہ لکھنے کی نہ ہو پس میں نے لکھنا چھوڑ دیا چند دن بعد آپ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اے عبد اللہ ! تم نے لکھنا کیوں چھوڑ دیا میں نے آپ کو سب بات بتا دی پس آپ ﷺ نے فرمایا۔

اکتب فوالذی نفسی بیدہ فاخرج الا الحق

" اے عبد اللہ ! تم میری ہر بات لکھا کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری زبان سے کوئی بات حق کے سوا نہیں نکلتی۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راحت جاں ﷺ کے اخلاق و عادات کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا

کان خلقہ القرآن

محبوب دو جہاں ﷺ کے اخلاق و عادات قرآن ہی کے مطابق تھے

یعنی آپ ﷺ کا کوئی ارشاد کبھی قرآن سے ہٹ کر نہ ہوتا تھا گویا آپ کی ذات قرآن کریم کی عملی تفسیر تھی اس لئے بغیر کسی شرط یا حد بندی کے قرآن کریم نے حکم دیا۔

وماا اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا واتقو اللّٰہ ان اللّٰہ شدید العقاب

" جو کچھ تمہیں رسول عطا فرما دیں وہ تم لے لو اور جس سے وہ منع فرمائیں تم باز رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ "

(الحشر' ۷)

امتی کا کام صرف رسول کی اطاعت و فرمانبرداری ہے یہ سوال کرنا یہ سوچنا نہیں کہ یہ حکم اللہ کا ہے یا رسول اللہ کا کیونکہ رسول کی ہر بات رسول کا ہر عمل در حقیقت اسی علم کی تعلیم ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔

کوئی اگر یہ جاننا چاہے کہ رسول کا علم کتنا تھا تو اس کا جواب وہی ہے جو قرآن کریم نے دیا۔

فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ

"پس وحی کی اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کی۔"

(نجم، ۱۰)

عام انسانوں کی عقل اس قابل نہیں کہ وہ حاکم کائنات ﷺ کے علم کا احاطہ کر سکے لہٰذا انہیں صرف یہ جان لینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عبد کامل کو جو چاہا جتنا چاہا دے دیا۔

یہی علم ہے جو انسان کو زندگی کے وہ اصول اور ڈھنگ سکھاتا ہے جن سے وہ حقیقتاً اشرف المخلوقات بن جاتا ہے ورنہ انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں قرآن کریم فرماتا ہے۔

قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب

"(اے محبوب علیہ السلام) آپ پوچھیئے کیا کبھی برابر ہو سکتے ہیں علم والے اور جاہل البتہ صرف عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔"

(الزمر، ۹)

علم والے اور جاہل کسی اعتبار سے برابر نہیں ہو سکتے۔

جاہل کی زندگی جانوروں جیسی ہوتی ہے وہ پیٹ بھر لینے کو ہی بڑا کمال سمجھتا ہے اس کا مقصد زندگی دنیا کی دولت عزت شہرت اور اس پر فخر کے سوا کچھ نہیں ہوتا وہ ظالم ہوتا ہے کہ ہر ایک کا حق مارتا ہے اپنا پیٹ بھرتا ہے وہ حاسد ہوتا ہے کہ کسی کو اچھے حال میں دیکھ کر خوش نہیں ہوتا صرف خود ہی

تمام خوشیاں سمیٹ لینا چاہتا ہے وہ بخیل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دولت پر صرف اپنا قبضہ جما کر بیٹھ جاتا ہے اپنے گھر والوں پر بھی نہایت تنگی سے جو کچھ خرچ کرتا ہے اس سے بھی اس کا دل دکھتا ہے نہ اسے ماں باپ کے حق کا احساس ہوتا ہے نہ اعزاء و اقربا کا کبھی خیال آتا ہے نہ صدقہ و خیرات کرتا نہ زکوۃ ادا کرپاتا ہے وہ معزور ہوتا ہے کہ غریبوں کا مدد گار بننے کی بجائے انہیں حقیر جانتا ہے ہر وقت اپنی بڑائی میں مبتلا رہتا ہے وہ بد زبان ہوتا ہے کہ ہر ایک سے ترشی اور سختی سے بات کرتا ہے لوگ اس سے بھاگتے ہیں بچتے ہیں نفرت کرتے ہیں ایسا آدمی چاہے پڑھنا لکھنا جانتا ہو یا اس نے کتنی ہی اعلیٰ ڈگری حاصل کی ہوئی ہے بہر حال وہ جاہل ہی ہے

علم تو وہ ہے جو انسان کو اعلیٰ اقدار سکھاتا ہے اس کے اخلاق و عادات کو سدھارتا ہے علم والے کے نزدیک پیٹ بھر لینا کمال نہیں حلال نوالا حاصل کر لینا کمال ہے وہ خوش ہوتا ہے دوسروں کو کھلا کر دوسروں کو اچھے حال میں دیکھ کر وہ غریب کا مدد گار بنتا ہے صدقہ و خیرات کر کے زکوۃ ادا کر کے اسے خوشی ہوتی ہے وہ اپنی دولت میں اپنے اہل و عیال عزیز و اقربا غریب ولا چار' سب کو حصہ دار سمجھتا ہے ۔ اسی لئے جب کسی کو دیتا ہے تو اس پر احسان نہیں جتاتا بلکہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس جس کی امانت تھی میں نے وہ اس کو ادا کر دی وہ نرم مزاج ہوتا ہے بولتا ہے تو اس کے ہر لفظ سے محبت کا پیغام ملتا ہے ۔ وہ لوگوں کے دلوں میں گھر بنا لیتا ہے ۔ لوگ اس پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں ہر جگہ اور ہر موقع پر اس کو عزت ملتی ہے ۔

علم والے اور جاہل کسی اعتبار سے برابر نہیں ہو سکتے۔
جاہل زندہ بھی مردہ جیسا ہوتا ہے علم والا دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی زندے کے طرح یاد کیا جاتا ہے۔

یرفع اللّٰہ الذین امنوا منکم والزین اوتو العلم درجت

" اللہ تعالیٰ ان کے جو تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا درجات بلند کر دے گا۔"

معلم کامل (ﷺ)

اللہ رب العزت جل جلالہ و عم نوالہ نے اپنے پیارے محبوب نبی آخر الزماں ﷺ کو خوب خوب نعمت علم سے آراستہ و مزین فرما کر معبوث فرمایا اور امت کو علم سکھانا آپ کی نبوت کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری قرار دیا۔

ھو الذی بعث فی الامین رسولا منھم یتلو علیھم ایتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانو من قبل لفی ضلل مبین

" وہی اللہ تعالیٰ جس نے معبوث فرمایا امیوں میں ایک رسول (ﷺ) انہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان کے دلوں کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب و حکمت ، اور وہ اگرچہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔" (جمعہ ، ۲)

یتلوا علیکم ایتنا و یزکیکم و یعلمکم الکتب و الحکمۃ و یعلمکم ما لم تکونوا تعلمون

" اور وہ رسول تمہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے۔" (البقرہ ' ۱۵۱)

یعنی اللہ علیم و خبیر نے محبوب کریم ﷺ کو قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے معلم کامل بنا کر مبعوث فرمایا آپ نے انسان کو زندگی بسر کرنے کے جو اصول عطا فرمائے اور جو مکمل ضابطۂ حیات و یا وہی انسان کی فلاح و بہبود کا ضامن اور عزت و عظمت کا ذریعہ ہے کہ در حقیقت وہ خالق حقیقی اللہ رب العزت ہی کی طرف سے انسان کے لئے دستور حیات ہے اور آپ وہ قائد ہیں جو انسان کو منزل مراد دکھانے کے لئے خالق انسان کی طرف سے مبعوث کئے گئے پس آپ کے سوا کسی کی قیادت کو تسلیم کرنا یا کسی کے وضع کردہ قانون کو اپنا تباہی و بربادی کی راہ اختیار کرنا اور کھلی گمراہی ہے۔

امتِ مسلمہ کو اس نعمت پر فخر رہا ہے کہ ہم نے جس کو کلمہ پڑھا جس کا قائد و آقا مانا اس نے ہمیں جو کچھ دیا کسی غیر سے مانگ کر نہیں بلکہ خالق حقیقی سے لے کر دیا اور اتنا دیا کہ زندگی کا کوئی گوشہ تاریک نہ چھوڑا اتنا دیا کہ غلاموں کو کسی غیر کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت باقی نہ چھوڑی اتنا دیا کہ غیروں نے بھی اس سے استفادہ کیا آج اقوام عالم کی دستوروں میں جو بنیادی باتیں شامل کی جاتی ہیں مثلاً دنیا میں امن و امان قائم کرنا ظلم و ستم کو مٹانا غربت و جہالت کا خاتمہ کرنا عدل و انصاف کو آسان بنانا کمزور اقوام کی مدد کرنا یہ اور ان جیسی تمام باتیں وہی ہیں جو معلم کامل ﷺ نے امت مسلمہ کو سکھائیں ان پر دنیا کو عمل کر کے دکھایا۔

معلم کامل ﷺ نے انسان کو صرف عبادت کرنے کے طریقے ہی نہ سکھائے بلکہ دنیا کی ہر چیز استعمال کرنے اور دنیا میں زندگی بسر کرنے کا ڈھنگ سکھلایا اسی تعلیم کا اثر تھا کہ بگڑی ہوئی قوم سدھرتی چلی گئی ظالم و جابر مظلوم انسانیت کے نجات دہندہ بن گئے بکریاں چرانے والے نہایت کامیاب حاکم و قائد ہوئے پر خار و خطر راستے پر امن ہو گئے تڑپتی ہوئی انسانیت کو سکون و چین نصیب ہوا ایک دوسرے کے خون کے پیاسے آپس میں ایثار و قربانی اور میل و محبت کے ساتھ زندگی گزارتے نظر آنے لگے۔

علم نبی کے جو وارث بنے وہ ہر دور میں تعلیمات نبوی کی خدمت و اشاعت میں اس محنت ومشقت کے ساتھ مصروف رہے کہ بعد کی نسلوں کو یہ امانت پہنچتی رہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسلاف کی مساعی اور ان کے خلوص کا یہ ثبوت ہے کہ آج تک علم مصطفیٰ ﷺ کی شمع روشن ہے یہ ہماری بد عملی ہے کہ اس نور سے فیض یاب ہونے اپنے دلوں کو منور کرنے کی بجائے ہم ان دروں سے روشنی کی بھیک مانگتے ہیں جن کے گھروں میں خود اندھیرا ہے خود ان کر زندگی تاریک ہے ہم اپنا مستقبل ان سے وابستہ کر رہے ہیں جنہیں نہ خود اپنے مستقبل کا پتہ نہ ہی ان کی کوئی منزل ہے قرآن آج بھی پکار رہا ہے۔

وما هو على الغيب بضنين وما هو بقول شيطن رجيم فاين تذهبون ان هو الا ذكر للعلمين لمن شاء منكم ان يستقيم

"اور وہ (نبی) غیب (بتانے) پر بخیل نہیں اور وہ (قرآن) شیطان

مردود کا کہا ہوا نہیں تو تم کہاں چلے جا رہے ہو وہ (قرآن) نہیں ہے مگر نصیحت سارے جہان والوں کے لئے تم میں ہر اس کے لئے جو سیدھا چلنا چاہے۔" (التکویر ' ۲۴ - ۲۸)

قرآنی کریم کتنے واضح اور اچھے انداز میں دعوت دے رہا ہے ان کو جو عزت چاہتے ہیں جو سکون کی متلاشی ہیں جو منزل مراد تک پہنچنے کے لئے سیدھے راستے پر چلنا چاہتے ہیں قرآن دعوت دیتا ہے آؤ میرے رسول کے دامن میں پناہ لے لو ' یہاں سے سب کچھ مل جائے گا میرا رسول معلم کامل ہے اور تعلیم دینے میں بخیل بھی نہیں علم رسول کی شمع قیامت تک کے لئے روشن ہے اس شمع سے اپنے دلوں کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے دور تک کے لئے روشن ہے اس شمع سے اپنے دلوں کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے اپنے دور کے ان وارثین نبی علماء کو اپنا قائد بناؤ جس کی رہبری و رہنمائی آج بھی امت کی عزت و عظمت کی ضامن ہے۔

نبی بخیل نہیں

اللہ رب العزت نے راحت دو جہاں ﷺ کو انسانیت کے لئے معلم بنا کر معبوث فرمایا وہ اپنی یہ عظیم ذمہ داری پوری کرنے میں بخیل نہیں آپ نے کس محنت و مشقت سے علم کی اشاعت فرمائی اس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے کیجے اور پھر تفصیلات ملاحظہ فرمایئے

حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن محبوب کریم ﷺ نے نماز فجر پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لائے اور ہمیں خطبہ

ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت آگیا آپ منبر سے اترے نماز ظہر پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا آپ نے نماز عصر پڑھائی اور پھر خطبہ شروع فرمایا آپ کا یہ طویل خطبہ غروب آفتاب تک جاری رہا اس خطبے میں آپ نے فرمایا۔

فاخبرنا بما هو كائن الٰى يوم القيمة قال فاعلمنا احفظنا

" پس جو قیامت تک ہونے والا تھا وہ آپ نے ہمیں بتا دیا لہٰذا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جس کو وہ زیادہ باتیں یاد ہیں۔ " (مسلم شریف)

یہ تھی علم کے لئے آپ کی سخاوت کہ سارا دن خطبہ دیا اور یہ تھا علم کے لئے شوق صحابہ کہ سارا دن اللہ کے محبوب ﷺ کے ارشادات سنتے رہے ، اور علم کے موتی چنتے رہے

یہی وہ " علم " ہے جو انسان کی عزت و عظمت کا ذریعہ اس کی فلاح و بہبود کا ضامن جہالت اور غربت کو دنیا سے مٹانے والا ہے اور جو انسان کو پر سکون زندگی بخشتا ہے جس سے ملکوں میں امن و امان قائم ہوتا ہے محکوم حاکم کا حکم ماننے لگتے ہیں مظلوم ، ظالم کے ظلم سے چھٹکارا پاتا ہے عدل و انصاف عام ہو جاتا ہے لوگوں کی معاشی حالت بہتر ہو جاتی ہے اور جس سے تہذیب و تمدن سے پر معاشرہ وجود میں آتا ہے چھوٹے بڑوں کا احترام کرنے لگتے ہیں۔ بڑے چھوٹوں سے شفقت سے پیش آنے لگتے ہیں انسانوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے اسی علم سے صوبائی ، قبائلی تعصب مٹتا ہے رنگ و زباں کا فرق ختم ہوتا ہے۔ تکبر و غرور حسد بغض کینہ جیسی مہلک بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں یہ

اللہ کا نازل کیا ہوا ' رسول کا سکھایا ہوا علم ہے جو اللہ کے بندوں رسول کے غلاموں کے لئے رحمت و برکت کا ذریعہ ہے آج ہم اسی علم سے دور ہو گئے تو کسی اعتبار سے بھی ہماری حالت ٹھیک نہ رہی ' جتنا زندگی کو سدھارنا سنوارنا چاہتے ہیں سہل و آسان بنانا چاہتے ہیں اتنا ہی دھنستے جا رہے ہیں قرآن آج بھی پکار رہا ہے ۔

وما ھو بقول شیطن رجیم فاین تذھبون

" اور وہ (نبی) غیب بتانے پر بخیل نہیں اور وہ (قرآن) شیطان مردود کا کہا ہوا نہیں تو تم کہاں چلے جا رہے ہو ۔ " (التکویر ' ۲۴ ـ ۲۷)

ہم ہیں قرآن کی سنتے ہی نہیں جو قرآن سناتا ہے رسول کے دامن میں پناہ لینے کی دعوت دیتا ہے آج ہماری نظروں میں اس کی کوئی قدر نہ رہی ۔ شیطان کی پکار پر یورپ امریکہ کی طرف بھاگے چلے جا رہے ہیں ۔ ان کی پناہ میں جا رہے ہیں جو خود انسانیت کے بڑے دشمن جنہوں نے انسان کی عزت ' تہذیب و تمدن سب کچھ چھین لیا ہے جنہوں نے ظاہری چمک دمک پیدا کر کے انسانوں کے دلوں کی دنیا کو تاریک کر دیا ہے ' جنہوں نے انسان کی عزت کو شراب سے بہایا صحت و تندرستی کو زنا اور بدکاری سے تباہ کیا اور ہنستے بستے شہروں کو لہلہاتی فصلوں کو وہ اپنے مہلک ہتھیاروں سے برباد کرتے رہتے ہیں ۔ سوچو ! **فاین تذھبون** " تو تم کہا جا رہے ہے ۔ " (التکویر ' ۲۶)

دیکھو اللہ کے محبوب معلم کامل ﷺ نے جس شمع علم کو روشن کیا اس نے آج تک ہر دور میں انسان کی رہبری و رہنمائی کی ہے آج بھی

ضرورت ہے کہ اسی شمع علم سے اپنی تاریک دنیا کو روشن و منور کریں۔

اہتمام تعلیم

معلم کامل ﷺ نے اپنے منصب نبوت کی اس ذمہ داری کو پورا کرنے یعنی علم سکھانے کا اہتمام کس طرح فرمایا آیئے اختصار کے ساتھ جائزہ لیں۔

یوں تو اس سوال کا جواب محبوب کریم ﷺ کی زندگی کے ہر عمل سے ملتا ہے کہ آپ کا ہر کام امت کی تعلیم ہی کے لئے تھا آپ کے اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے چلنے پھرنے کا طریقہ انسان کو ان کاموں کا ڈھنگ سکھاتا ہے آپ کا اپنی بیویوں اپنے اعزاء و رشتہ داروں اور صحابہ سے بات چیت کرنا ان کے حق ادا کرنا ان کی دلجوئی اور ہمت افزائی کرنا غریبوں اور امیروں سے برتاؤ کا طریقہ بڑوں کی عزت چھوٹوں پر شفقت سفر کی حالت میں رفقائے سفر سے برتاؤ دشمن کے مقابلے کے لئے جنگ کی تیاریاں میدان جنگ میں لشکر اسلام کے ساتھ برتاؤ غرضیکہ آپ کا ہر کام امت کی تعلیم کے لئے تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کی ہر ادا کو بغور دیکھتے آپ کی اتباع و پیروی کرتے اور اپنی اصلاح کرتے لیکن خاص طور پر آپ نے تعلیم کے لئے جو انتظام فرمایا اس کا ہم ایک اجمالی خاکہ پیش کرتے ہیں اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ معلم کامل ﷺ کے نزدیک علم کی اشاعت کس قدر اہم اور آپ نے اس کو کس محنت و مشقت کے ساتھ ہم تک پہنچایا۔

محبوب کریم ﷺ کی ظاہری زندگی کے دو دور ہیں۔

مکی، مدنی

ہم ان دونوں ادوار میں دیکھنا چاہتے ہیں کہ معلم انسانیت ﷺ نے کس طرح دنیا سے جہالت کے خاتمہ کی بنیاد ڈالی اور علم کی شمع سے تاریک گھروں اور تاریک دلوں کو منور فرمایا۔

مکی دور

محبوب کریم ﷺ کی مکی زندگی کے دو حصے ہیں ایک حصہ نبوت کے اعلان سے پہلے دوسرا اعلان نبوت کے بعد جب ہم محبوب کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی نبوت کے اعلان سے پہلے بھی اہل مکہ کی رہبری فرمائی اپنے عمل اور اپنی زبان سے ان کی برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش فرمائی اس دور میں قبائل کے درمیان چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ایک عام بات تھی معلم کامل ﷺ ان جھگڑوں کو مٹاتے اور لوگوں کو میل و محبت سے زندگی بسر کرنے کی تلقین فرماتے تھے تعمیر کعبہ کے موقع پر تمام اہل مکہ کا آپ کی قیادت کو تسلیم کرنا اور آپ کا اپنے عمل سے ایک بڑے جھگڑے کو مٹا دینا سیرت کی تمام کتابوں میں موجود ہے یہ آپ کے عملی کردار ہی کا نتیجہ تھا کہ اہل مکہ عام طور پر آپ کو امین و صادق کے لقب سے پکارتے تھے آپ پر اعتماد کرتے اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھتے تھے اور آپ کی ہر بات پر یقین کرتے تھے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو اسی کردار کی وجہ سے اپنا سرتاج بنایا اور اپنا سب کچھ آپ پر قربان کر دیا اور اسی لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

آپ کی رفاقت اختیار کی اور دنیا و آخرت میں آپ کے رفیق ٹھہرے کسی کو اس بات سے اختلاف نہ تھا کہ آپ قوم کے بہترین معلم اور مربی ہیں اختلاف تو اعلان نبوت کے بعد تسلیم کرنے اور آپ کا کلمہ پڑھنے پر ہوا' آپ کے معلم کامل اور انسان کامل ہونے پر سب متفق تھے۔

اعلانِ نبوت کے بعد تو آپ نے باقاعدہ قوم میں علم کی اشاعت شروع کردی کہ آپ زمانہ جاہلیت کی ان تمام باتوں سے لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ جو انسانیت کے سراسر خلاف تھیں اور اہل مکہ ان پر فکر کیا کرتے تھے اس ابتدائی دور میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ان کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ نے "دارِ ارقم" کو مرکز بنایا ہوا تھا جہاں سب مسلمان جمع ہوتے اور اللہ کے رسول ﷺ ان کو دین کی باتیں بتاتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ تمام مرد و عورت صحابہ کرام جنہیں اس وقت مشرف باسلام ہونے کا شرف حاصل ہوا جبکہ دعوت اسلام کا کام خفیہ طور پر ہو رہا تھا اسی "دار ارقم" کے تربیت یافتہ تھے محبوب دو جہاں ﷺ کے چند روزہ تعلیم و تربیت نے ان تمام حضرات کو معلم بنا دیا تھا اور یہ اپنے اپنے حلقوں میں دین کی دعوت پہنچانے کی پوری طرح اہل ہو گئے تھے نبوت کے تیرھویں سال راحت دو جہاں ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل مدینہ کے لئے "معلم" مقرر فرما کر روانہ کیا یہ پہلے مسلمان ہیں جو مکہ سے باہر ایک اسلامی معلم کی حیثیت سے بھیجے گئے انہوں

نے مدینہ کے ہر گھر کو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع علم سے روشن کیا قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی کی تبلیغ و تعلیم سے مشرف باسلام ہوئے اور اسلام مدینہ کے گھر گھر میں پہنچ گیا۔

قابل غور بات یہ ہے کہ مکی زندگی کا یہ دور محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے لئے نہایت ہی تکالیف اور پریشانی کا دور تھا آئے دن طرح طرح کے مصائب و آلام کا مقابلہ کرنا ہوتا تھا اسی زمانہ میں تین سال سے زیادہ آپ کو قریش کے بائیکاٹ کا سامنا رہا اس زمانہ میں آپ کے چچا ابو طالب اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا ' اسی زمانہ میں بعض صحابہ کو مکہ چھوڑ کر حبشہ ہجرت کرنا پڑی غرضیکہ کوئی دن اور کوئی رات چین و سکون کا نہ تھا پھر بھی آپ نے بحیثیت "معلم" اپنی ذمہ داری کو ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش نہ کیا ' حتی کہ جو قرآن کریم نازل ہوتا تھا اس کی کتابت کا بھی اہتمام فرمایا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے بہنوئی اور بہن قرآن کریم کی جو آیات تلاوت کر رہے تھے وہ ایک چمڑے پر لکھی ہوئی تھیں۔

مدنی دور

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری توجہ اسلامی ریاست اور ایک اسلامی معاشرے کی تعمیر پر تھی اس زمانہ میں بھی اگرچہ ہنگامی مصروفیات کچھ کم نہ تھیں مہاجروں کی آمد کا سلسلہ ان کی آبادی اور معاش کا انتظام منافقوں کی سازشوں اور یہودیوں کے مکر و فریب کا مقابلہ اہل مکہ اور

دیگر اسلام کے دشمنوں سے نمٹنا اور ان جیسے تمام معاملات نے راحت دو جہاں ﷺ کے باوجود بھی آپ کی ذمہ داری سے کسی وقت غافل نہ ہوئے۔

صفہ یونیورسٹی

تعلیم پر آپ کی پوری توجہ کا سب سے اہم ثبوت یہ ہے کہ آپ نے مسجد نبوی کی تعمیر ہی کے ساتھ ایک جگہ مخصوص فرمائی جہاں باقاعدہ تعلیم کا کام ہو سکے طالب علم ٹھہر سکیں اسی جگہ کو " صفہ " کہا جاتا ہے یہ ایک چبوترے کی شکل میں آج بھی مسجد نبوی کے اندر موجود ہے اس کو ہم اسلام کی پہلی یونیورسٹی کہہ سکتے ہیں یہاں مدینہ اور بیرون مدینہ کے وہ لوگ ٹھہرا کرتے تھے جن کا مقصد دن رات معلم اخلاق ﷺ سے علم حاصل کرنا ہوتا تھا ان طلباء کی تعداد گھٹتی بڑھتی رہتی تھی کبھی ستر اسی تک ہو جاتے تھے راحت جاں ﷺ ان کی تعلیم کھانے رہنے وغیرہ کے انتظام کی خود نگرانی فرماتے تھے اور اصحابہ صفہ پر آپ کی خاص عنایت رہتی تھی آپ صحابہ کرام کو ان کی مدد کرنے کھانا وغیرہ کھلانے کی تاکید فرماتے رہتے تھے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جہاں آپ کی دعوت ہوتی اپنے ہمراہ ان حضرات کو بھی لے جایا کرتے تھے پھر بھی ان پر کئی کئی دن کے فاقہ گزر جاتے تھے یہاں تک کہ ان میں کمزور حضرات بھوک کی شدت کی وجہ سے کبھی راحت دو جہاں ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے بے ہوش ہو کر گر جاتے تھے آپ نماز سے فارغ ہو کر خود ان کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے۔

" اے علم کے پیاسو! اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ بارگاہ الٰہی میں تمہارا

ﷺ کی شمع علم سے دنیا کے گوشہ گوشہ میں اجالا کیا۔ حضور علیہ السلام نے ان کو اپنے زمانہ ہی میں نو مسلم قبائل کو دین کی تعلیم کے لئے مقرر فرمایا اور مفتوحہ علاقوں میں تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا یہ حضرات جہاں جہاں پہنچے انہوں نے درسگاہیں قائم کیں اور یوں علم کا نور پھیلتا چلا گیا۔

دارالعلوم

بحمد اللہ آج تک یہ سلسلہ جاری ہے دنیا بھر میں موجود دینی درسگاہیں اور دارالعلوم در حقیت صفہ یونیورسٹی کی شاخیں ہی ہیں جو علماء دین کی انتھک محنت و مشقت کے باعث قائم ہیں یہی دینی درسگاہیں دین کی اشاعت حفاظت کا ذریعہ ہیں کہ ہر دور میں اور آج بھی اسلام پر عملی حملہ کرنے والوں کو یہیں سے للکارا جاتا ہے انہی درسگاہوں کے سبب آج امت مسلمہ کے گھروں میں تھوڑا بہت علم کا نور نظر آتا ہے ' لیکن افسوس کہ ہمارے دور میں ان درسگاہوں کے سرپرستی کی طرف نہ تو مسلم حکومتیں توجہ کرتیں ہیں اور نہ ہی عوام کے نزدیک دین کے ان قلعوں کی کوئی اہمیت اللہ تعالیٰ اپنے دین کا محافظ ہے وہ ہر دور میں ایسے افراد کو پیدا فرماتا رہا ہے جنہوں نے دینی خدمت انجام دیں آج بھی بحمد اللہ دین کے یہ پاسبان موجود ہیں ' جو شدید دشواریوں کا مقابلہ کر کے دارالعلوم اور دینی درسگاہوں کو چلا رہے ہیں کس قدر ہمت ہے ان حضرات کی کہ تحریر و تقریر کا کام بھی کرتے ہیں مساجد میں امامت کی ذمہ داری بھی پوری کرتے ہیں رات مطالعہ کرتے ہیں دن میں طلباء کو پڑھاتے ہیں مزید بر آں طلباء کی رہائش ان کے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی انہی کو کرنا

معقول اور آرام دہ انتظام ہے لیکن پڑھنے والے نصیب نہیں جو ہیں بھی تو انہیں اپنی تعلیم سے زیادہ اپنے آرام کا خیال رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج جو طالب علم پڑھ لیتے ہیں وہ مدرسوں سے سندیں لے کر تو آ جاتے ہیں لیکن معاشرے میں انہیں کوئی مقام حاصل نہیں ہو پاتا نہ ہی ان میں خدمت دین کا کوئی جذبہ اور ولولہ پیدا ہوتا ہے وہ رہبر و راہنما بننے کی بجائے قوم کے محتاج ہو کر رہ جاتے ہیں جب کہ ہمارے قافہ مست اسلاف علم کے نور سے منور ہو کر دنیا میں چمکے تو وہ جن کو ان کے اپنے شہر کے لوگ تک نہ جانتے تھے تاریخ کے ہیرو بن گئے انہوں نے اپنے علم سے دنیا کو روشن کر دیا ان میں بہترین عالم بہترین سیاست دان بہترین حکمران بہترتن مدبر بہترین مصنف بہترین تاجر بہترین مفکر غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی اور قیادت کی صلاحیت رکھنے والے موجود تھے یہ کامیابی ان مصائب و آلام پر صبر کا نتیجہ تھی ۔ جو انہیں تعلیم کے دوران پیش آتے رہے اور وہ ان کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتے رہے ۔ وہ محنت کے عادی تھے ساری زندگی قوم کی رہبری کے لئے محنت کرتے رہے ۔ راتیں مطالعہ اور اللہ تعالٰی سے دعاؤں میں گزارتے اور دن کو مخلوق کی خدمت کرتے تھے ۔ آج کے نوجوان علماء نے طالبعلمی کے دور میں کوئی تکلیف نہ اٹھائی لہٰذا وہ جانتے ہی نہیں کہ محنت کیا ہوتی ہے اور قوم کی خدمت کے لئے کیسے دن رات ایک کرنا پڑتے ہیں ۔

معلم کامل ﷺ اصحاب صفہ کو خصوصی طور پر خود تعلیم دیتے تھے نیز آپ نے چند صحابہ کو بحیثیت استاد مقرر فرمایا مثلاً حضرت عبد اللہ بن سعید

بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب صفہ کو لکھنا سکھانے کے لئے مقرر تھے کیونکہ یہ بہت خوش خط تھے اور زمانہ جاہلیت میں بھی کاتب کی حیثیت سے مشہور تھے اسی طرح حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے ان کا خط بھی بہت اچھا تھا لہٰذا یہ بھی لکھنا سکھایا کرتے تھے اسی طرح اسلامی احکام قرأت و تجوید کے لئے بھی اساتذہ مقرر تھے ' حضرت عبد اللہ بن مسعود بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی معلمین میں شامل تھے۔

صفہ یونیورسٹی سے وہ حضرات بھی پورا پورا استفادہ کرتے تھے جو تجارت کھیتی باڑی وغیرہ کی وجہ سے ہر وقت یہاں نہیں رہ سکتے تھے ایسے لوگوں کے لئے بھی وقت مقرر تھا وہ حاضر ہوتے اور راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر اساتذہ سے پڑھا کرتے تھے کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو مدینہ سے باہر آباد تھے اور روزانہ حاضر نہ ہو پاتے تھے انہوں نے تعلیم حاصل کرنے کا خود ہی یہ انتظام کر لیا تھا 'کہ ان کی ایک جماعت ایک دن آتی دوسری جماعت دوسرے دن اور اس طرح دونوں جماعتوں کے لوگ جو کچھ پڑھتے وہ ایک دوسرے کو پڑھا دیتے تھے اس طرح تمام صحابہ کرام صفہ یونیورسٹی سے فیضیاب ہوئے لیکن خاص طور پر حضرت ابو ہریرہ حضرت عبد اللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسعود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عیاض بن جمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہم قابل ذکر ہیں۔

جامعہ صفہ کے فاقہ مست طلباء کرام ہی ہیں جنہوں نے محبوب دو جہاں

کیا مرتبہ ہے تو تم فقر و فاقہ کو اور بھی زیادہ پسند کرو گے ۔"

اور پھر صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرماتے تھے ۔

" طالب علم کا بھوکا پیٹ ستر عقلمند عابدوں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے ۔"

ایک مرتبہ آپ نے اصحابِ صفہ کی اس حالت کو دیکھ کر فرمایا

" میری امت میں سے جو بھی دین کے لئے اس طرح زندگی گزارے گا جس طرح تم گزارتے ہو وہ قیامت کے دن میرے رفیقوں میں ہو گا ۔"

لوگ سارا دن بازاروں میں کام کرتے اہل و عیال کے لئے روزی کماتے رات کو اپنے گھروں میں سکون کی نیند سوتے لیکن علم دین کے یہ پیاسے پھٹے پرانے کپڑوں سے تن ڈھانپے اپنے خالی پیٹ دنیا کی فکر سے آزاد دیوانہ و متوالا محبوب کریم ﷺ کی ہر بات ہر ادا اور اللہ کے ارشادات کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کرنے اور ان پر غور و فکر کرنے میں مصروف رہتے تھے ۔'

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے مہاجر بھائی تجارت میں مشغول رہتے اور انصار بھائی کھیتی باڑی میں مصروف رہتے تھے اور میں علم سے پیٹ بھرنے کے لئے ہمہ وقت اپنے محبوب کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا لہٰذا میری جھولی میں وہ علم آیا جس سے دوسرے محروم رہے ۔

ذرا غور کیجئے کیسے عاشق تھے یہ حضرات علم کے اور آج ہم ہیں کہ اسلامی درسگاہیں اور دار العلوم موجود خوشحالی اور فراخی کے دور میں بڑی بڑی خوبصورت اور حسین عمارتوں کی صورت میں موجود ہیں قیام و طعام کا نہایت

ہوتا ہے مدارس کے اخراجات پورے کرنے کے لئے گھر گھر اور دکان دکان جا کر چندہ بھی یہی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے آج انہی کی محنت سے دین باقی ہے کاش قوم دین کے ان خادموں کی ہمت افزائی کرے ان کے بوجھ کو ہلکا کرے تو یہ حضرات مزید دین کا کام کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ یہ حضرات تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لئے عوام کے پاس جائیں عوام کو خود ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی ضرورت معلوم کرنا اور پوری کرنا چاہئیے۔

دوسرے طریقے

جامعہ صفہ کے قیام کے علاوہ محبوب دو جہاں ﷺ متعدد طریقوں سے علم کی اشاعت کا اہتمام فرماتے تھے، مثلاً۔

(۱) اکثر نماز کے بعد آپ مسائل بیان فرماتے تھے اور حاضرین کے سوالات کے جواب دیا کرتے تھے خصوصا آپ کا خطبہ جمعہ نہایت ہی اہم ہوتا تھا جس میں آپ دینی مسائل کے علاوہ حالات حاضرہ بیان فرماتے دشمن کی سازشوں سے صحابہ کرام کو باخبر کرتے ہر ہفتہ کا پروگرام دیتے تھے اس کے علاوہ جب بھی موقع ہوتا تھا آپ دینی احکام کی تعلیم فرماتے تھے گویا مسجد نبوی ایک "اوپن یونیورسٹی" تھی کہ جو بھی یہاں آتا تھا کچھ نہ کچھ سیکھ ہی جاتا تھا۔

(۲) آپ کا گھر بھی دینی مدرسہ تھا کہ آپ ازواج مطہرات میں سے جس کے گھر بھی تشریف لاتے انہیں تعلیم دیتے خاص طور پر عورتوں کے متعلق

مسائل کی آپ نے ہماری ماؤں کو خوب تعلیم دی تھی لہٰذا اکثر عورتیں اس قسم کے مسائل ازواج مطہرات ہی سے معلوم کرتی تھیں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھنا بھی خوب آتا تھا لہٰذا آپ دوسری ازواج اور عورتوں کو لکھنا سکھاتی تھیں بہر حال تمام امہات المومنین ' عالمہ اور محدثہ تھیں اور عورتوں میں انہی کے ذریعہ علم کا نور پھیلا۔

اس سلسلہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاص طور قابل ذکر ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم حاصل کرنے کا شوق بھی دیا تھا ذہن بھی خوب بخشا تھا راحت دو جہاں ﷺ آپ کو جو بات بتاتے تھے آپ بہت جلد اس کی تہ تک پہنچ جاتیں اور اس کو یاد کر لیا کرتی تھیں مزید بر آں آپ خود محبوب دو جہاں ﷺ سے اکثر نہایت ہی اہم سوالات کیا کرتی تھیں بے شمار مسائل موجود ہیں جو آپ کے سوالات ہی کے ذریعہ ہم تک پہنچے یہ آپ کے علمی شوق ہی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن و حدیث پر پورا پورا عبور عطا فرمایا تھا آپ کی بیان کردہ احادیث کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے جو حدیثوں کی کتابوں میں موجود ہیں قرآن سے مسائل نکالنے کا بھی آپ کو کمال حاصل تھا غرضیکہ قرآن و حدیث کے علاوہ تفسیر فقہ شعر و ادب اور علم طب کی آپ ماہرہ تھیں

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے راحت جاں ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد تعلیم ہی کو اپنا مشغلہ بنایا آپ کا حجرہ مبارکہ عورتوں سے بھرا رہتا تھا جو دور دراز سے دین کا علم سیکھنے

کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں درس کے لئے خاص اوقات بھی مقرر تھے جس کو سننے کے لئے عورتوں کے علاوہ مرد بھی جمع ہوتے تھے اس طرح کہ دروازے پر پردہ پڑا ہوتا اور مرد مسجد میں بیٹھ کر آپ کی تقریر سنتے تھے لوگ آپ سے صرف احادیث وغیرہ ہی نہ سنتے تھے بلکہ نہایت اہم سوالات بھی کرتے تھے اور تسلی بخش جواب پاتے تھے صحابہ کرام میں بھی کسی مسئلے پر اختلاف ہوتا تو وہ امت کی ماں کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنی الجھن ختم کر کے واپس ہوتے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر آپ سے ملک کے سیاسی اور انتظامی معاملات میں بھی مشورہ فرماتے تھے

(۳) عورتوں کی تعلیم کا ذریعہ اگرچہ ازواج مطہرات تھیں لیکن محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضری اور آپ کو زبان سے دین کی باتیں سننے کا عورتوں کو اشتیاق رہتا تھا پردے کا حکم آنے کے بعد عورتوں کا مسجد میں آنا بالکل ہی بند ہو گیا تھا لہٰذا بعض عورتوں نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمیں بھی دین سیکھنے کا موقع دیا جائے آپ نے اس درخواست کو قبول فرمایا اور ہفتہ میں ایک دن عورتوں کی محفل کے لئے مقرر کر دیا۔

اس محفل میں دور دراز سے عورتیں آکر شریک ہوتی تھیں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو نہ صرف دینی احکام کی تعلیم دیتے تھے بلکہ ملکی حالات سے بھی باخبر کرتے تھے نتیجتاً چند ہی دن میں ہر گھر میں علمی باتیں ہونے لگیں عورتیں اپنے شوہروں اپنے بچوں کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے علاوہ ملکی

معاملات میں بھی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے لگیں جب محبوب کریم ﷺ لوگوں کو جہاد میں شرکت کی دعوت دیتے تو عورتیں اپنے نوجوان بچوں اور مردوں کو جہاد میں شرکت کے لئے مزید ابھارتیں اور ان میں جذبہ پیدا کرتی تھیں ۔ جب آپ مالی امداد کی اپیل فرماتے تو عورتیں اپنے اخراجات میں کمی کر کے تعاون میں حصہ لیتیں ۔

(۴) غزوہ بدر میں کامیابی کے بعد ستر سے زیادہ کفار مکہ گرفتار ہو کر مدینہ آئے ان میں چند قیدی ایسے بھی تھے جن کو بہترین لکھنا آتا تھا معلم کامل ﷺ نے ان قیدیوں کو حکم دیا کہ تم میں سے ہر ایک ہمارے دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے تو اس کو آزاد کر دیا جائے گا آپ کے اس فیصلے سے مدینہ کے متعدد گھروں میں مکتب کھل گئے جن میں قیدی معلم تعلیم دیتے تھے یہ مکتب اگرچہ عارضی تھے لیکن جب تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا تو مستقبل ہو گئے کہ قیدیوں سے صرف بچوں ہی نے تعلیم حاصل نہ کی بلکہ بڑوں نے بھی اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور قیدیوں کے بعد یہی لوگ معلم بن گئے اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔

کس قدر اہم تھا میرے محبوب ﷺ کا یہ فیصلہ کہ اس وقت مدینہ میں چند ہی لوگ تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے حاکم کائنات ﷺ کے اس فیصلے سے چند ہی دن میں مسلمانوں کے اکثر بچے لکھنے پڑھنے لگے مشہور صحابی کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی انہی قیدیوں سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور پھر محبوب کریم ﷺ کی خصوصی توجہ سے آپ علم کا

تارہ بن کر چمکے۔

(۵) راحت دو جہاں ﷺ صحابہ کرام کو عربی پڑھنے کے علاوہ دیگر زبانیں سیکھنے کی ترغیب بھی فرماتے تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی بھی تھے اور محبوب کریم ﷺ کے ترجمان بھی آپ میں غیر زبانیں سیکھنے کی خدا داد صلاحیت تھی یہ فارسی رومی قبطی اور حبشی زبانوں میں ماہر تھے نیز انہوں نے خود بیان فرمایا کہ راحت جاں ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس مختلف خطوط آتے رہتے ہیں اور یہ پسند نہیں کرتا کہ ان خطوط کو ہر کوئی پڑھے تو کیا تم عبرانی زبان لکھنا پڑھنا سیکھ سکتے ہو یا فرمایا کہ کیا تم سریانی لکھنا پڑھنا سیکھ سکتے ہو میں نے عرض کیا جی سیکھ سکتا ہوں پس میں نے صرف سترہ دن میں وہ زبان خوب سیکھ لی۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی زبانیں جانتے جو انہوں نے اپنے غیر ملکی غلاموں سے سیکھی تھیں جو غلام جہاں کا ہوتا اس سے اسی کی زبان میں گفتگو کرتے تھے۔ غرضیکہ معلم انسانیت ﷺ نے مختلف طریقوں سے امت کی تعلیم پر توجہ دی اور وہ قوم جو جہالت میں مشہور تھی جس میں بمشکل ہی کوئی پڑھا لکھا نظر آتا تھا چند ہی دن میں دنیا کی معلم بن گئی راحت دو جہاں ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ کسی قوم میں علم کو وہ اہمیت نہ دی گئی جو "معلم کامل" ﷺ کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے ملی آج جو چاہے تعلیم یافتہ ہونے کا دعویٰ کرے لیکن اس حقیقت کو کس طرح نہیں چھپایا جا سکتا کہ تعلیم کا سرچشمہ وہی محبوب

کریم ﷺ ہیں جن کے لئے اللہ علیم و خبیر نے اعلان فرمایا۔

ویعلمکم الکتب والحکمة ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون

" اور وہ رسول تمہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے۔ (البقرہ)

الحمد اللہ امتِ مسلمہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ دنیا کے تمام علوم میں سب سے زیادہ لٹریچر علمِ دین کا موجود ہے اگر صرف قرآن کریم کے ترجمے اور تمام تفاسیر ہی جمع کر لیجائیں تو نہ جانے کتنے کمرے بھر جائیں گے حدیث ' سیرت فقہ وغیرہ کی بے شمار کتابیں علیحدہ ہیں اور صرف عربی ہی میں یہ کتابیں نہیں بلکہ دنیا کی ہر زبان میں پائی جاتی ہیں اور لکھنے والے متواتر لکھنے میں مصروف ہی ہیں یہ اسلام کی حقانیت کا ثبوت بھی ہے اور معلم کامل ﷺ کی کامیاب بھی صرف احادیث کی چھان بین کرنے کے لئے محدثین نے سو سے زیادہ طریقے وضع کئے سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں بخاری شریف کے ساٹھ سے زیادہ شرحیں لکھی گئیں جن میں بعض شرحوں کی چودہ چودہ ضخیم جلدیں موجود ہیں یہ ہے وہ علم جو میرے محبوب ﷺ نے دنیا کو دیا اور جس کی حفاظت اور اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک اس امت میں علماء پیدا فرمانے کا فیصلہ فرمایا بلا خوف و خطر دنیا کو چیلنج کیجئے کہ اگر کسی کے پاس ایسا وسیع علم ہے تو پیش کرے اسی علم نے بے سہارا قوم کو عروج پر پہنچایا اور بے تاجوں کو بادشاہ بنا دیا اسی علم نے دنیا سے ظلم و ستم کی حکمرانی کا خاتمہ کیا اور حق و صداقت امن و آشتی سے آشنا کیا اسی علم کے ذریعہ خاندانوں

اور قبیلوں کی نفرتیں محبت میں بدل گئیں کمزور طاقتور ہو گئے پس آیئے اس عظیم علم کے فضائل اور علماء کے بلند مراتب کا مطالعہ کر کے اپنے اندر بھی ذوق علم پیدا کیجئے تاکہ دنیا جس منزل تک پہنچنے کے لئے بیتاب ہے اور ہزاروں جتن کر رہی ہے آپ اس منزل کے رہبر و راہنما بن سکیں اور تعلق پیدا کیجئے معلم کامل ﷺ سے کہ انہی کی محبت آج بھی علم و عرفان کا سر چشمہ ہے۔

علم کے فضائل

اب ہم محبوب کریم ﷺ کے چند ارشادات ہدیہ قارئین کرنا چاہتے ہیں جن سے اس علم کی قدر و منزلت کا اندازہ ہو گا کہ جس کی آج ہماری نظروں میں کوئی وقعت و اہمیت نہیں پڑھیئے اور سوچئے کہ ہم کیسی غفلت میں مبتلا ہیں۔

علم حاصل کرنا فرض ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں محبوب دوجہاں ﷺ نے فرمایا۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و واضع العلم عند غیر اھلہ کمقلد الخنازیر الجوہر واللولو والذھب

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور نا اہل لوگوں کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے سوروں کو زیوارت پہنا دیئے جائیں۔"

☆ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اشعتہ اللمعات میں

تحریر فرماتے

مراد بعلم دریں جا علمے است کہ ضروری وقت مسلمان است چوں در اسلام در آمد واجب شد بردے معرفت صانع و صفات دے و علم بہ نبوت رسول اللہ ﷺ و جز آں از آنچہ صحیح نیست ایمان بے آں و چوں وقت نماز در آمد واجب شد آموختن علم باحکام صلاۃ و چوں رمضان آمد' واجب گردید تعلیم احکام صوم و ہرگاہ مالک نصاب گردید واجب شد تعلیم احکام زکوۃ و اگر پیش از آں مرد و تعلیم نہ کرو عاصی نہ باشد چوں زن خواست علم حیض و نفاس و جز آں از آنچہ متعلق باحکام زن و شوے است واجب گردو۔

اس حدیث میں علم سے مراد وہ علم ہے جو ہر مسلمان کو وقت پر ضروری ہے مثلاً جب اسلام میں داخل ہو تو اس پر اللہ کی ذات و صفات کو پہچاننا اور محبوب کبریاء ﷺ کی نبوت کو جاننا لازم ہو گیا اور ہر اس چیز کا علم ضروری ہو گیا کہ جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں اور جب نماز کا وقت آگیا تو اس پر نماز کے احکام کا جاننا واجب ہو گیا اور جب رمضان آگیا تو روزے کے مسائل جاننا واجب ہو گیا اور جب مالک نصاب ہو گیا تو زکوۃ کے مسائل کے جاننا ضروری ہو گیا اور اگر زکوۃ فرض ہونے سے پہلے مر گیا اور زکوۃ کے مسائل نہ سیکھے تو گناہگار نہ ہو گا اور جب نکاح کیا تو حیض و نفاس اور مرد و عورت سے متعلق جتنے مسائل ہیں ان کا جاننا واجب ہو جاتا ہے۔

شیخ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا یہ بطور مثال ہے اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ علم دین صرف عباداتوں ہی کے احکام و مسائل کا

نام ہے نہیں یہ تو اتنا وسیع علم ہے کہ زندگی کے ہر شعبے کے لئے اس سے رہنمائی موجود ہے تو ہم وضاحت کے لئے محدث صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ارشاد کے بعد عرض کرتے ہیں "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔"

یعنی مسلمان پر جو ذمہ داری آئے اس سے متعلق وہ دین کا علم حاصل کرے ورنہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور بغیر علم کے اس کام کو کرنے والا شریعت کی نظر میں ایسا مجرم قرار پائے گا جیسا بغیر لائسنس کے گاڑی چلانے والا پولیس کی نظر میں مجرم ہوتا ہے مثلاً۔

مسلمان تاجر پر فرض ہے کہ وہ تجارت سے متعلق دین کے احکام جانے

مسلمان وکیل پر فرض ہے کہ وہ اسلامی قانون بھی سیکھے۔

مسلمان ڈاکٹر پر فرض ہے کہ وہ علاج و معالجہ اور مریض کے ساتھ برتاؤ کرنے حلال و حرام دواؤں علاج کی قیمت وصول کرنے سے متعلق احکام شریعت سیکھے۔

مسلمان انجینئر پر فرض ہے کہ وہ تعمیرات سے متعلق دین کے مسائل جانے۔

مسلمان ٹرسٹی پر فرض ہے کہ وہ ٹرسٹ وقف سے متعلق شرعی مسائل سیکھے وہ چاہے مسجد کا ٹرسٹی ہو خاندانی جائیداد کا یا کسی مدرسہ و یتیم خانہ یا مزار وغیرہ کا۔

مسلمان سیاست دان پر فرض ہے وہ سیاست سے متعلق شرعی احکام سیکھے

مسلمان حاکم پر فرض ہے کہ وہ حکومت کرنے عوام کے حقوق وغیرہ سے متعلق مسائل سیکھے۔

اسی طرح زندگی کے ہر شعبہ کو لے لیجئے جس کے متعلق اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کے احکام موجود ہیں اور ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے شعبہ میں کمال پیدا کرنے کے لئے جس طرح دنیا کا علم حاصل کرتا ہے اسی طرح اس شعبہ میں کامیابی کے لئے دین سے رہبری حاصل کرے ورنہ وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا اور آج یہی اصل وجہ ہے دنیا بھر میں مسلمانوں کی ذلت و خواری کی ' ظاہر ہے جب وہ مسلمان ہوئے غیروں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں ان کا طریقہ زندگی اپنا رہے ہیں تو غیر ان کو اپنا غلام بنا رہے ہیں انفرادی ذمہ داریاں ہوں یا اجتماعی ہر معاملہ میں ہم نے اپنے آپ کو اپنے دشمنوں کا محتاج بنا رکھا ہے اپنی دولت عزت و آبرو سب کچھ ان کے حوالے کر بیٹھے ہیں۔

سوچئے آج کوئی بھی تاجر اسلامی اصول تجارت کو اپناتا ہے کوئی سیاستدان ماضی کے عظیم مسلم سیاستدانوں کے نقش قدم پر چلتا ہے آج کسی مسلم ملک کا سربراہ **خلفائے** راشدین کے طرز حکومت کو اپنائے ہوئے ہے موجودہ مسلم ممالک کے سربراہوں کو اسلامی نظام حکومت کا علم تو در کنار انہیں ضروری دینی مسائل تک نہیں آتے اکثر کو قرآن شریف پڑھنا نہیں آتا ظاہر ہے جب ایسے جاہل ہمارے قائد ہیں تو بد کردار احکام کا مسلط ہونا قوم کے گناہوں کی سزا ہوتی ہے یا یوں کہیئے کہ جب قوم بد عمل ہو جاتی ہے تو اللہ

تعالیٰ ان پر ان جیسے ہی حکام مقرر فرما دیتا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں۔

کما تکونون کذلک یوم علیکم

" جیسے تم جاؤ گے اسی طرح کے تم پر حاکم مقرر کر دیئے جائیں گے۔"

غرضیکہ " علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے "

عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کریں اور اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے علم دین کو اپنا رہبر بنائیں اچھی بیوی ہونا اچھی ماں بننا عورت کا بلند ترین مقام ہے جس کی عظمت کا احساس انہی عورتوں کو ہو سکتا ہے جو تعلیمات نبویہ کے مطابق ایک بیوی یا ماں کی ذمہ داری پوری کرتی ہیں انہی عورتوں کو شوہر کی محبت اور اولاد کی طرف سے سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے جو عورت اپنے شوہر کی خدمت اور اولاد کی تربیت کے شرعی احکام جانتی اور ان کے مطابق زندگی بسر کرتی ہے وہی ایک کامیاب عورت کہلائی جا سکتی ہے۔

نا اہلوں کو علم سکھانا

اب حدیث مبارکہ کے دوسرے حصہ پر غور کیجئے اور " نا اہل لوگوں کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے سوروں کو زیورات پہنا دیئے جائیں " خنزیر ' سور بدترین بد شکل جانور ہے جس کے بال تک شریعت نے حرام و ناپاک قرار دیئے ہیں ایسے جانور کو کتنے ہی خوبصورت زیورات سے آپ لادھ دیجئے نہ اس کی شکل بدلے گی نہ عادات و اطوار میں فرق آئے گا نہ ہی حیثیت تبدیل

ہو گی میرے آقا ﷺ کا ارشاد کس قدر قابل فکر ہے کہ نا اہل لوگوں کے سامنے کتنی ہی علم کی باتیں کی جائیں انہیں کتنی ہی تقریریں سنائی جائیں یہ نصیحت حاصل نہیں کرتے ان کے اخلاق و کردار کی اصلاح نہیں ہوتی علم کا زیور ان کے لئے ایسا ہی ہے جیسا خنزیر کے لئے سونے چاندی کا زیور۔

یہ نا اہل کون ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر دنیا کا نشہ اتنا ہو گیا ہے کہ وہ صرف اسی چیز کو قابل قدر جانتے ہیں جس سے دنیا کا ظاہری اور مادی فائدہ ہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دیئے ہوئے علم کی بھی ان کے نزدیک کوئی قدر نہ رہی علم بھی وہ اسی کو سمجھتے ہیں جس سے ان کے خیال کے مطابق دنیا کمائی جا سکے جس سے دنیا کی عزت حاصل ہو سکے ایسے علم کے لئے وہ دولت بھی خوب خرچ کرتے ہیں محنت بھی کرتے ہیں یورپ و امریکہ تک پہنچتے ہیں لیکن جو علم ان کی فلاح و بہبود کی ضمانت دیتا ہے جو علم دنیا و آخرت کی عزت کا ذریعہ ہے اس سے نہ صرف وہ غافل ہیں بلکہ اللہ رحم فرمائے ایسے لوگوں کی حالت پر کہ وہ اس علم کی ناقدری کرتے اس کو معمولی جانتے ہیں اپنے بچوں کو دینی مدارس میں بھیجنا اپنی توہین خیال کرتے ہیں خود مسجد کے امام یا کسی عالم کی تقریر سننا یا درس قرآن وغیرہ میں شریک ہونا معیوب جانتے ہیں یہ ہیں ناقدرے نا اہل لوگ '

☆ حضرت شعبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک دن ایسے لوگوں کے سامنے احادیث بیان کر رہا تھا جو توجہ سے نہیں سن رہے تھے ان کی حالت سے اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کے نزدیک علم کی کوئی قدر نہیں اسی وقت حضرت

اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے مجمع پر ایک نظرڈالی اور فرمانے لگے۔

اے شعبہ کیا خنزیروں کے گلوں میں موتی لٹکا رہے ہو"

☆ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کیا میں چوپایوں میں موتی بکھیروں اور جانوروں کے لئے ہار بناؤں حالانکہ یہی امام شافعی ہیں جن کو علم کی اشاعت کا اتنا شوق تھا کہ فرمایا کرتے تھے۔

"اگر میں لوگوں کو علم گھول کر پلا سکتا تو پلا دیتا"

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی بھی قیمت ہوتی ہے آپ سے پوچھا گیا کہ علم کی کیا قیمت ہے آپ نے فرمایا علم کی قیمت یہ ہے کہ علم ایسے لوگوں کو سکھایا جائے جو اسے ضائع نہ کردیں بلکہ اس کی قدر کریں اس کی حفاظت کریں اور اس پر عمل کریں۔

☆ حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علم پر سب سے بڑی آفت یہ ہوگی کہ لوگ عالم کی بات کو معمولی سمجھ کر لاپرواہی سے سنیں گے اور جلد بھول جائیں گے۔ (کیا آج یہی حال نہیں ؟)

ملاحظہ فرمائیے آپ نے اسلاف کے ارشادات برسوں پہلے وہ فرما گئے جو آج ہو رہا ہے کون کرتا ہے آج علم کی قدر لوگ علماء پر الزام لگاتے ہیں کہ ان کی تقریر کا کوئی اثر نہیں ہوتا محترم قارئین کرام حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کی قدر نہیں رہتی اس کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے علماء تو وہی قرآن و حدیث سناتے ہیں جو اسلاف سنایا کرتے تھے اور جس کو سننے کے لئے لوگ میلوں کا سفر کر کے آتے تھے قدر کرتے تھے وہ علم کی لہٰذا ان پر اثر ہوتا تھا آج تو دین

کا علم کوئی گھر بیٹھے بھی سیکھنے کو تیار نہیں ہاں دنیا کے علم کے لئے بڑی سے بڑی مصیبت برداشت ہو سکتی ہے سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے۔

مومن کا پیٹ نہیں بھرتا

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم لن یشبع المومن من خیر یسمعہ حتی یکون منتھاہ الجنۃ

بھلائی سننے سے مومن کا پیٹ نہیں بھرتا یہاں تک کہ اس کا انجام جنت ہوتا ہے

یعنی اللہ و رسول ﷺ کی باتیں شریعت کے احکام سننے سے مسلمان کا پیٹ نہیں بھرتا کہ جو اس علم کی قدر کرتا ہے اس ہے اس کے لئے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ لذیذ یہی علم ہے دن رات گزرتے جاتے ہیں اور علم کا عاشق علم کے حاصل کرنے میں ایسا مست رہتا ہے کہ اسے وقت گزرنے یہاں تک کہ زندگی گزر جانے کا بھی پتہ نہیں چلتا علم کا یہ شوق مسلمان کو جنتی بنا دیتا ہے۔ "یہاں تک کہ اس کا انجام جنت ہوتا ہے۔"

☆ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس کے پاس علم ہے اور وہ اس میں اضافہ نہیں کرتا تو وہ پتھر بن گیا ہے (یعنی مطالعہ چھوڑ دیتا ہے اور اشاعت علم کی ذمہ داری پوری نہیں کرتا)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تقویٰ کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ جو علم تمہارے پاس ہے اس کو کافی نہ جانو بلکہ اس کو مزید علم حاصل کرنے کا ذریعہ بناؤ جو شخص علم میں اضافہ نہیں کرتا اس کے علم میں ضرور کوئی خامی ہو

گی ۔ مزید علم کی خواہش نہ ہونا اس بیماری کا ثبوت ہے کہ اس شخص میں اپنے علم سے فائدہ حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں ۔

۸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دن رات ایک کر کے دس سال سے زیادہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کیا محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد مدینہ منورہ ہی میں درس قرآن و حدیث دینے لگے حال یہ تھا کہ دور دراز سے علم کے متوالے ان کے درس میں شرکت کے لئے حاضر ہوتے تھے شرعی احکام سیکھنے کے خواہش مندوں دن رات ان کے دروازے پر قطار لگائے نظر آتے تھے اور "بھلائی کے سننے سے مومن کا پیٹ نہیں بھرتا" کا منظر پیش کرتے تھے ۔

انہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک دلچسپ واقعہ ہے وہ بھی پڑھتے چلیئے بخاری شریف میں ہے کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیس صحابہ کو کسی مہم کے لئے روانہ فرمایا جس میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے مجاہدین نے راستہ میں ایک بستی کے قریب قیام کیا اور بستی والوں کو پیغام بھیجا کہ ہم تمہارے مہمان ہیں ہمارے لئے کچھ کھانے وغیرہ کا انتظام کرو لیکن ان لوگوں نے کوئی توجہ نہ کی اتفاق سے اسی رات بستی کے سردار کو ایک زہریلے بچھونے کاٹ لیا لوگوں نے بہت علاج کیا جتنی دوائیں وہ جانتے تھے سب استعمال کر ڈالیں لیکن سردار کو کوئی افاقہ نہ ہوا بلکہ زہر تیزی سے پورے جسم میں پھیلنے لگا کسی کو خیال آیا وہ دوڑا ہوا ان مسافروں کے پاس پہنچا اور اپنی مصیبت بیان کر کے کہنے لگا اگر تم کوئی علاج کر سکو تو میرے

ساتھ چلو صحابہ نے کہا کہ ہم تو کوئی دوا نہیں جانتے لیکن حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے ہاں میں چلتا ہوں علاج کروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ اگر تمہارا سردار ٹھیک ہو جائے تو تم ہمیں تیس بکریاں دو گے' یہ شخص راضی ہو گیا آپ اس کے ساتھ گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دم کر دیا اللہ کا کرنا کہ سردار اسی وقت اچھا ہو گیا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکریاں لیں اور واپس اپنے قافلہ میں آ گئے اب صحابہ میں اختلاف ہوا بعض کہتے تھے یہ بکریاں ہمارے لئے جائز نہیں بعض نے کہا جائز ہیں واپسی پروہ حضرات محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب معاملہ بیان کیا اور سوال کیا کیا یہ بکریاں ہمارے لئے جائز ہیں راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا۔ تمہیں کس نے بتایا کہ سورۂ فاتحہ امراض کے لئے شفا ہے " جاؤ بکریوں آپس میں تقسیم کر لو اور میرا بھی حصہ لگانا۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی عظیم شخصیت نے جو عالم و فقہ بھی تھے اور متقی و پرہیز گار بھی سورۂ فاتحہ دم کرنے کی اجرت اپنی ضرورت پوری کرنے کی غرض سے وصول نہ کی تھی بلکہ اپنے اس عمل سے انہوں نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ ناقدروں سے کسی چیز کی قدر کرانے کے لئے ضروری ہے ان سے بھاری قیمت وصول کی جائے۔

بہر حال بات یہ ہو رہی تھی کہ " بھلائی سننے سے مومن کا پیٹ نہیں بھرتا " ہمارے اسلاف ک بے شمار واقعات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ واقعی مومن کی شان یہی ہے۔

☆ حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں حدیث سننے کے لئے حاضر ہوا ہوں حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے احادیث سنانا شروع کر دیں بعض احادیث پر دونوں کے درمیان سوال و جواب ہوتے رہے اس طرح کافی وقت گزر گیا تو حضرت عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے آپ کا بہت وقت لیا آپ تھک گئی ہوں گی حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں نہیں ہرگز نہیں مجھے اگرچہ عبادت کا بہت شوق ہے لیکن جب علمی گفتگو ہوتی ہے تو نفلی عبادت سے زیادہ مزا آتا ہے اور علمی مجلس ختم کرنے کو دل نہیں چاہتا

☆ حضرت علی ابن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات بعد عشاء میں مسجد سے نکل رہا تھا کہ دروازے پر حضرت عبد اللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہو گئی ایک حدیث کا ذکر نکل آیا اور ہم دونوں کی گفتگو اتنی لمبی ہو گئی کہ جب مؤذن نے صبح کی اذان دی تو رات گزر جانے کا دونوں کو پتہ چلا (اللہ اکبر علمی گفتگو میں کیسی لذت ہے کہ ساری رات دونوں دروازے پر کھڑے رہے نہ تھکے نہ اکتائے مومن تھے اور مومن کا پیٹ علم سے کبھی نہیں بھرتا)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ معاذ دنیا میں رہنے کا مشتاق نہ تھا میں نے باغ لگائے نہ نہریں بنائیں میں تو بس اس لیئے زندہ تھا کہ سارا دن مخلوق کی خدمت کروں (علم سکھاؤں) علمی حلقوں میں اور علماء کے ہجوم میں رہا کروں آپ محبوب دو

جہاں ﷺ کی ایک حدیث بیان فرمایا کرتے تھے کہ " عالم زمین پر اللہ کا امین ہے۔ "

☆ حضرت امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ صاحب تفسیر کبیر فرمایا کرتے تھے کاش میرے کھانے پینے وغیرہ کے اوقات بھی علم حاصل کرنے میں گزرتے۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے یہ ہے مومن کی شان اور علم کا شوق کہ بھلائی سے مومن کا پیٹ نہیں بھرتا " اور ہمارا کیا حال ہے اس کے بالکل برعکس کہ " صرف بھلائی میں دل نہیں لگتا " صرف علم حاصل کرنے کے لئے وقت نہیں ملتا ٹیلی ویژن پر اچھا پروگرام ہو ساری رات گزر جائے پتہ نہیں چلتا لیکن امام مسجد نماز کے بعد درس قرآن یا درس حدیث دیں تو تھوڑی دیر بھی اللہ' رسول کی بات سننے کا وقت نہیں جمعہ سے پہلے تقریر ہو تو اگر چند منٹ زیادہ ہو جائیں تو پریشانی ہو جاتی ہے مسجد میں ہنگامہ ہونے لگتا ہے کہ مولانا صاحب ہمارا وقت ضائع کرتے ہیں مذہبی جلسہ ہو تو شرکت کے لئے وقت نہیں اور اگر داعی سے تعلق پر شریک ہونا ہی پڑے تو بے چینی رہتی ہے کب مولانا تقریر ختم کریں اور ہم بھاگیں اللہ کے واسطے غور کیجئے ہماری کیا حالت ہے آخر ہم نے اپنے لئے کون سی راہ منتخب کی ہے کاش ہم اپنے اسلاف کی طرح علم کے دیوانے بن جائیں تو ہماری یہ تاریک دنیا روشن ہو جائے گی اور ہماری قبر بھی کہ جب مومن علم کا متوالا بن جاتا ہے تو " اس کا انجام جنت ہوتا ہے۔ "

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم

ﷺ نے فرمایا

اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من صدقہ جاریۃ اوعلم ینتفع بہ اوولد صالح یدعوالہ (رواہ مسلم)

" انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے دوسرے مستفیض ہوتے ہوں یا نیک اولاد جوانِ (والدین) کے لئے دعائیں کرتی ہو۔"

ہماری نمازیں روزے حج زکوۃ تلاوت قرآن اور وہ تمام نیک کام جو ہم کرتے ہیں ان کا تعلق ہماری زندگی سے ہے اگر یہ مقبول ہوئے تو ان کا اجر ہمیں ضرور ملے گا مرنے کے بعد عبادات کا یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور مردہ قبر میں انتظار کرتا ہے کہ کوئی زندہ اس کو کسی نیک عمل کا ثواب بخشے جس سے اس کو قبر میں سکون ملے پس کرم فرمایا ہم پر نبی مکرم رحمتہ اللہ للعالمین ﷺ نے کہ مرنے سے پہلے ہی ہمیں کچھ کچھ ایسے نیک کاموں کی تعلیم بھی دے دی کہ ہمارے ان کاموں کا ثواب ہمیں قبر میں پہنچتا رہے گا اور ہم کسی کے محتاج نہ رہیں گے۔

صدقہ جاریہ

ہمارا ایسے کاموں میں دولت خرچ کرنا کہ مرنے کے بعد بھی ہمیں اس کا ثواب پہنچتا رہے مثلاً مسجد بنوا دینا تعمیر مسجد میں کسی طرح حصہ لینا جیسے تعمیر کے لئے کچھ پیسہ دے دینا پنکھے یا لائٹ وغیرہ لگوا دینا کہ جب تک مسلمان اس مسجد میں عبادت کرتے رہیں گے یا اس میں لگوائی ہوئی چیزوں سے نمازی فائدہ

حاصل کرتے رہیں گے ہمیں اس کا ثواب پہنچتا رہے گا دار العلوم بنوا دینا یا اس کی تعمیر میں کسی طرح حصہ لینا مدرسین و طلباء کے لئے کتابیں فراہم کر دینا دینی کتابیں شائع کر دینا کہ مسلمان ان کو پڑھیں اور دین کی تعلیم حاصل کریں جتنے مسلمان بھی ان کتابوں سے فائدہ حاصل کریں گے سب کا ثواب یہ نیک کام کرنے والے کو پہنچتا رہے گا۔ اسی طرح ہر اس کام میں دولت خرچ کرنا صدقہ جاریہ ہے جو مرنے کے بعد باقی رہے اور لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں کہ جب تک یہ کام جاری رہے گا اس کا ثواب بھی جاری رہے گا

علم

"علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں" چونکہ علم انسان کی صحیح رہبری کرتا ہے لہٰذا اس کا حاصل کرنا اور اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچانا یہ بھی وہ عمل ہے جس کا ثواب ہمیشہ جاری رہتا ہے علم سے فائدہ پہنچانا یہ ہے کہ جس کو دین کی جو بات بھی معلوم ہو وہ اپنے گھر والوں اور جاننے والوں کو بتا دے عالم اپنی زبان سے اپنے قلم سے علم کی اشاعت کرے غرضیکہ علم حاصل کرنے والے اور اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے قبر میں محتاج و مجبور تڑپیں گے نہیں ان کو اس عمل کا ثواب ملتا رہے گا اور ان کی قبریں علم کے نور سے روشن ہوں گے علماء کے لئے سب سے مفید صدقہ جاریہ کتابیں تصنیف کرنا ہے کہ مسلمان ان سے دین کا علم حاصل کریں آج اپنی اپنی قبروں میں کس قدر مالا مال ہوں گے کیسے سکون سے آرام فرما رہے ہوں گے وہ علماء جن کی تصنیفات سے ہی آج تک دین زندہ ہے ہماری صدی کے ایک عظیم عالم صدر الشریعہ

مولانا امجد علی رحمتہ اللہ علیہ نے نہایت آسان اردو میں فقہ کی ایک عظیم کتاب " بہار شریعت " لکھی جس سے عوام اور علماء سب ہی استفادہ کر رہے ہیں اس کتاب کو دیکھ کر ہمیں رشک آتا ہے کاش اللہ تعالیٰ ہم سے بھی کوئی ایسا کام لے جو ہماری مغفرت کا ذریعہ بن جائے بڑی ہی مفید کتاب ہے ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے ۔ اسی طرح استاذ العلماء حضرت علامہ محمد زمان خان صاحب کی تصانیف بھی عشق و محبت سے لبریز ہیں

اولاد

" اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہو " اولاد خدا کی بڑی نعمت ہے والدین پر اولاد کی تربیت واجب ایسی ہے تربیت کہ جس سے اولاد مسلم معاشرے کا اچھا حصہ بنے ماں باپ کی نیک نامی کا ذریعہ بنے نہ صرف اس دنیا میں والدین کے کام آئے بلکہ ان کے مرنے کے بعد بھی قبر میں سکون کا ذریعہ بنے ایسی اولاد وہی ہو سکتی ہے جس کی تربیت والدین نے شریعت کے مطابق کی ہو انہیں دین سکھایا ہو دین پر عمل کا جذبہ ان میں پیدا کیا ہو ایسی ہی اولاد ماں باپ کی زندگی میں ان کی اطاعت و فرمانبردار ہوتی ہے اور ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعا کرتی ہے والدین کی ذمہ داری یہ نہیں کہ وہ اولاد کی دنیا کی فکر کریں ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اولاد کو صحیح مسلمان بنائیں آپ نے ایسے نوجوان دیکھے ہوں گے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں بڑے خوشحال اور دولت مند نظر آتے ہیں لیکن ماں یا باپ کے مرنے پر دور کھڑے دکھائی دیتے ہیں جب کہ غیر لوگ جنازے کی نماز پڑھتے اور دفن وغیرہ کا انتظام

کرتے ہیں یہ بد نصیب اولاد اس قابل بھی نہیں کہ ماں یا باپ کا جنازہ بھی پڑھ سکے یا قبر کے پاس کھڑے ہو کر فاتحہ کر سکے کاش والدین نے اس بچہ کو دیندار بنایا ہوتا تو وہ خود ہی ماں یا باپ کا جنازہ پڑھاتا خود ہی ان کو دفن کرتا اور اس طرح قبر میں سکون کا ذریعہ بن جاتا پس جس نے اولاد کی اچھی تربیت کی اسے مرنے کے بعد اپنی اولاد کے نیک کاموں کا ثواب پہنچتا رہے گا اور وہی اس کے لیئے قبر میں سکون و آرام کا ذریعہ بنے گا۔

گمشدہ نعمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

كلمة الحكمة ضالة الحكيم فحيث وجدها فهو احق بها

"علم کی بات مومن کی کھوئی ہوئی (نعمت) ہے جہاں کہیں اس کو پائے وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔" (ترمذی)

مسلمان کے لیئے علم ایک عظیم نعمت ہے پس مومن کی شان یہ ہے کہ وہ ہر وقت اپنے علم میں اضافہ کی کوشش کرتا رہے زندگی کے جس حصہ میں بھی جہاں سے بھی اسے علم ملے اس کو اپنا کھویا ہوا سرمایہ سمجھ کر حاصل کرنے کی کوشش کرے کہ علم جتنا زیادہ ہو گا اتنے ہی طالب علم کے لیئے فلاح و بہبود کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے اسی لیئے اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے ہمیں علم میں اضافہ کی دعا کرنے کا حکم دیا۔

وقل رب زدنی علما

"اور دعا مانگا کیجئے میرے رب (اور) زیادہ کر میرے علم کو۔"

(طٰہٰ، ۱۱۴)

اسی لئے صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور تمام ہی اسلاف کے حالات زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے علم حاصل کرنے کے لئے کیسی محنت و مشقت کی کتنے دور دراز کے سفر کیئے اصحابِ صفہ کا علم کے لئے بھوکا رہنا اور مصائب برداشت کرنا آپ گذشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں اب چند حضرات کا اور علم سے عشق ملاحظہ ہو۔

☆ حضرت کثیر ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جامع دمشق حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا اے ابو الدرداء! میں مدینہ منورہ سے صرف ایک حدیث سننے آپ کے پاس آیا ہوں اس کے سوا اس شہر میں میرا کوئی کام نہیں چونکہ مجھے معلوم ہوا ہے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث آپ کے پاس ہے جو لوگ آپ سے سنتے ہیں وہیں میں سننے آیا ہوں (اس موقع پر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو جو حدیث شریف سنائی وہ آپ اگلے صفحات پر پڑھیں گے۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ان حضرات کا یہ ذوق علم تھا کہ مدینہ سے ہفتوں کا سفر کر کے ایک شخص دمشق صرف ایک حدیث سننے کے لئے آتا ہے)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ شام

کا سفر صرف اس لیئے کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ شام میں نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی ہیں جن کے پاس راحت جاں ﷺ کی کوئی حدیث ہے پس میں ایک مہینہ کا سفر کر کے شام پہنچا ۔ ان کا گھر تلاش کیا ان کے دروازے پر دستک دی خادم آیا تو میں نے کہا اپنے آقا کو خبر کرو کہ مدینہ سے جابر ان کے دروازے پر حاضر ہے خادم نے واپس آ کر پوچھا کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہیں میں نے عرض کیا جی یہ سنتے ہی حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر تشریف لائے مجھے گلے لگایا گھر میں لے گئے پس جب میں نے اپنی حاضری اور اس سفر کا مقصد بتایا تو آپ بے حد خوش ہوئے اور طلب علم کے لئے سفر کرنے پر مبارک باد دی اور محبوب ﷺ کی ایک طویل حدیث سنائی جو خود انہوں نے محبوب دو جہاں ﷺ سے سنی تھی حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ سے مصر تشریف لے گئے ۔ صرف حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سننے کے لئے جو انہوں نے خود راحت جاں ﷺ سے سنی تھی حضرت ایوب انصاری مصر پہنچے حضرت عقبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی مجھے معلوم ہوا کہ آپ محبوب دو جہاں ﷺ کی ایک حدیث روایت کرتے ہیں جو صرف آپ ہی کے پاس ہے وہ حدیث سننے حاضر ہوا ہوں حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے اور حدیث بیان کی ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث سنتے ہی اونٹ پر سوار ہوئے اور مدینہ واپس چل دیئے (صرف ایک حدیث کے لئے یہ طویل سفر کیا تھا) ‘

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے سفر کو جہاد نہیں سمجھتا میرے نزدیک اس کی عقل ناقص ہے۔"

☆ حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ طلب علم کے لئے میں حضرت مسروق سے زیادہ سفر کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا نیز انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص شام کی سرحد سے چل کر یمن کے آخر تک صرف علم حاصل کرنے اور حکمت کی بات تلاش کرنے جاتا ہے تو میرے نزدیک اس کا یہ سفر بہت ہی مبارک ہے

☆ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس التابعین کہلاتے ہیں ۔ ایک ایک حدیث کے لئے لمبے لمبے سفر کیا کرتے تھے اور راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو تلاش کر کر کے احادیث سنا کرتے تھے ۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد تھے انہوں نے اپنے زمانہ کے عظیم عالم محدث حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفادے کے لئے کوفہ سے شام عراق ،یمن ، مصر ، اور بصرہ تشریف لے گئے آپ سے ایک مرتبہ کسی نے پوچھا آپ تو علم کا پہاڑ ہیں اب کب تک علم کی تلاش میں دوڑتے رہیں گے فرمایا انشاء اللہ موت تک ایک مرتبہ اسی قسم کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ۔ شاید اب تک میں نے وہ کلمہ سناہی نہیں جو میرے کام آئے ۔"

یہ ہے علم کے کھوئے ہوئے موتی کی تلاش ذرا اندازہ لگایئے اس زمانہ میں سفر کتنا دشوار تھا عرب کے ریگستانوں میں اونٹ پر سخت گرمی سردی کے

زمانہ میں ان حضرات کے سفر کا تصور کیجئے اور پھر ان کے نزدیک علم کی اہمیت کا خیال فرمایئے ان مصائب کے باوجود ان حضرات کا علم سے پیٹ نہ بھرتا تھا یہ تھے مومن اور "علم سے مومن کا پیٹ نہیں بھرتا"

آپ نے علم دین حاصل کرنے کے لیئے کبھی ہوائی جہاز سے بھی سفر کیا یا اپنے کسی قریبی شہر میں صرف کسی عالم کی تقریر سننے کے لئے اپنی گاڑی سے تشریف لے گئے ہیں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کون اتنے پیسے خرچ کرے کسی کے پاس اتنا وقت ہے ہمارے پاس تو اتنا وقت بھی نہیں کہ اپنے محلّہ کی مسجد میں جمعہ سے پہلے امام صاحب کی تقریر سن لیا کریں سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس وقت نہیں تو یہ ہمارے اسلاف کے پاس وقت کہاں سے آ جاتا تھا جو ذمہ داریاں تھیں لیکن انہیں پھر بھی وقت ملتا تھا اصل بات ذمہ داریوں اور وقت ملنے کی نہیں ہے بلکہ اصل بات اہمیت کی ہے ذوق کی ہے آج ہمارے نزدیک علم کی اہمیت نہ رہی ہمارا ذوق مردہ ہو گیا جن چیزوں کو ہم نے اہمیت دے رکھی ہے انہوں نے ہمارا چین و سکون چھین لیا ہے زندگی اجیرن کر دی ہے کاش ہم بیماری کی جڑ کو پکڑیں اور اپنے اسلاف کے دکھائے ہوئے راستہ پر چلنے لگیں تو یقین جانیئے ہم مزید تباہی سے نجات پا سکتے ہیں۔

دین کا ذوق

دین کی سمجھ یا دین کا ذوق پیدا ہو جانا خدا کی بڑی نعمت ہے جسے یہ نعمت مل گئی سمجھ لیجئے اللہ تعالیٰ نے اس پر بڑا ہی کرم فرمایا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللّٰہ یعطی

"جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا ہے۔"

علم دین کا ذوق پیدا ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی بندے کی بھلائی کا فیصلہ فرما لیا ہے بھلائی کا فیصلہ یعنی اس بندے کو اللہ کی طرف سے عزت و دولت سب کچھ نصیب ہو گا۔

دیکھ لیجئے آج اسلامی تاریخ کے جو ہیرو ہیں جن کا سب ہی احترام کرتے ہیں کوئی امام کہلاتا ہے کوئی مجتہد کوئی محدث یہ سب علم ہی کے متوالے تھے علم کے عاشق تھے ان کو علم نے ایسا چمکایا کہ آج تک چمک رہے ہیں اور قیامت تک چمکتے ہی رہیں گے کتنے بادشاہ گزرے ہیں جنہوں نے اپنے زمانہ کے عالموں پر ظلم و ستم کیئے ان کو ستایا جیلوں میں ڈالا کوڑے لگوائے جان تک لے لی۔ لیکن اپنے وقت کے وہ سب سورما مٹ گئے آج ان کا نام تک کوئی نہیں جانتا لیکن علم مصطفیٰ کی شمع کو روشن کرنے والے آسمان دنیا کے تارے بن کر چمک رہے ہیں یہ ہے اللہ کی طرف سے ان علم کے دیوانوں کے لیئے بھلائی کا فیصلہ جن کو یہ ذوق نصیب ہوا ان کا حال یہ تھا کہ

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "جب تک قبر میں نہ چلا جاؤں علم حاصل کرنا نہ چھوڑوں گا۔"

☆ حضرت حسن بصری ☆ فرماتے ہیں۔ "علم کا ایک باب سیکھ لینا دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے"

☆ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ " اے نوجوانو ! آؤ علم سیکھ لو کل تم قوم کے سرداروں میں شامل کیے جاؤ گے میں جب چھوٹا تھا تو میری کوئی قدر نہ تھی یہ بچپن کی تعلیم کا اثر ہے کہ جہاں جاتا ہوں میرا احترام ہوتا ہے لوگ مجھے گھیر لیتے ہیں اور دین کی باتیں سیکھتے ہیں۔

یہی اہل علم ہیں جن کے لئے اعلان فرمایا گیا۔

یوتی الحکمة من یشاء ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیر وما ینکر الا اولو الالباب

" وہ عطا فرماتا ہے حکمت (علم) جسے چاہتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی تو یقیناً اسے بہت بھلائی دی گئی اور نصیحت قبول نہیں کرتے۔ مگر عقلمند۔ "

(البقرہ ' ۲۶۹)

لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھلائی یعنی دنیا و آخرت کی عزت و عظمت آسانی سے نہیں ملتی اس کے لئے بڑی محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔• طلب علم کے لئے تنگدستی خاکساری اور اساتذہ کا احترام بہت ضروری ہے تحصیل علم کے سلسلے میں اپنی مشکلات کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" میں یتیم بچہ گھر میں نہایت تنگی سے زندگی بسر ہوتی تھی ماں نے مجھے مکتب بھیجا ختم قرآن کے بعد میں علماء کے حلقے میں بیٹھنے لگا کوئی حدیث یا مسئلہ سنتا تو یاد کر لیتا تھا غربت کی وجہ سے کاغذ تک نہ خرید سکتا تھا مجبوراً چکنی

ہڈیاں تلاش کر لیتا صاف کر کے انہی پر کچھ لکھا لیتا جب یہ ہڈیاں تحریر سے بھر جاتیں تو دوسری تلاش کر لے آتا تھا ان لکھی ہوئی ہڈیوں کو گھر کے ایک کونے میں نہایت احتیاط سے جمع کرتا تھا ابتدائی تعلیم کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا پھر جوں جوں میرے علم میں ترقی ہوتی گئی مزید علم حاصل کرنے کے لئے سہولتیں بھی میسر آتی رہیں۔"

حضرت غوث الاعظم شیخ عبد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طالب علمی کے زمانہ میں جو تکالیف برداشت کیں وہ مشہور و معروف ہیں مثلاً یہ کہ آپ پر کئی کئی دن گزر جاتے تھے اور کچھ کھانے کے لئے نصیب نہ ہوتا تھا بھوک کی شدت سے آپ زمین پر لیٹتے اور بار بار اس آیت کی تلاوت کرتے۔

فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا

"پس یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔"

آپ خود فرماتے ہیں کہ اس آیت کی تلاوت سے مجھے ایسا معلوم ہوتا جیسے کسی نے کچھ کھلا دیا ہو۔

☆ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ حصول علم میں اتنی محنت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مجھے بچپن ہی سے نہیں معلوم کہ کھیل کود کیا ہوتا ہے اور آرام کی نیند کیسی ہوتی ہے میں نے کبھی وقت پر کھانا نہ کھایا اور کبھی پوری نیند نہ سویا سخت سردی ہو یا سخت گرمی میرے تعلیمی پروگرام پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا اکثر

پڑھتے پڑھتے آدھی سے زیادہ رات گذر جاتی تو والد صاحب کی آواز آتی بیٹا اب تک سوئے نہیں میں لیٹ کر جواب دیتا بس سونے ہی والا ہوں پھر اٹھ کر پڑھنے لگتا کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ چراغ کی لو سے میری پگڑی اور پیشانی کے بال تک جل گئے اور مجھے اس وقت احساس ہوتا جب میرے سر کی کھال جلنے لگتی

یہ تھا ہمارے اسلاف کا علم سے عشق وہ جانتے تھے کہ علم کی اہمیت کیا ہے اور انسان کی عزت و عظمت کا ضامن بنا کر خدا نے جو علم نازل کیا ہے وہ آسانی سے حاصل نہیں ہو سکتا کہ ہر قیمتی چیز محنت و مشقت سے ہی حاصل ہوتی ہے علم دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے اس کا فائدہ بھی دنیا کی ہر چیز سے زیادہ ہے تو یہ بغیر محنت و مشقت کے کیسے نصیب ہو سکتا ہے علم کے انہی متوالوں سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے۔

یرفع اللّٰہ الذین امنو منکم والذین اوتوا العلم درجٰت واللّٰہ بما تعملون خبیر

" اللہ ان کے جو تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا مرتبے بلند فرمائے گا۔"

کہ دنیا میں بھی انہیں بھلائی نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یہ کامیاب و کامران ہوں گے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک طویل حدیث بیان کی جس کا آخری حصہ ہمارے موضوع سے متعلق ہے لیکن یہ حدیث شریف ہماری اصلاح کے لئے نہایت مفید ہے لہٰذا پوری حدیث ہم نقل کرتے ہیں محبوب

دو جہاں ﷺ نے فرمایا "جو کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیف دور کرے تو اللہ اس سے قیامت کی مصیبت دور کرے گا اور جو کسی تنگی والے پر آسانی کرے تو اللہ دین و دنیا میں اس پر آسانی فرمائے گا اور جو کوئی مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے تو اللہ دین و دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اللہ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔

ومن سلک طریقا یلتمس فیه علما سهل اللّٰه له به طریقا الی الجنة وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللّٰه یتلون کتاب اللّٰه ویتدا رسونه بینهم الا نزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة وحفتهم الملئکة و دکرهم اللّٰه فیمن عنده ومن بطابه عمله لم یسرع به نسبه

" اور جو طلب علم کے لئے سفر کرے تو اس کی برکت سے اللہ اس پر جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں قرآن سیکھنے اور سکھانے کے لئے جمع نہیں ہوتی مگر اللہ ان کے دل کو سکون بخشتا ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت ڈھانپ لیتی اور فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے اس جماعت میں یاد کرتا ہے جو اس کے پاس ہے اور جس شخص کو اس کا عمل کر دے اس کو اس کا نسب آگے نہیں کر سکتا۔"

علم کے لئے سفر

جو طلب علم کے لئے سفر کرے تو اس کی برکت سے اللہ اس پر جنت کا

راستہ آسان کر دے گا طلب علم کے لئے سفر کا مطلب یہی ہے کہ جسے علم کا اتنا شوق ہو کہ جہاں بھی کوئی عالم ہو علم کا یہ متوالا سفر کی صعوبتوں اور اخراجات کی پرواہ کیئے بغیر اس عالم سے استفادے کے لئے اس تک پہنچنے کی کوشش کرے یہ سفر چاہے دور کا ہو یا قریب کا ایک شہر سے دوسرے شہر میں جائے یا اپنے گھر سے نکل کر محلّہ کی مسجد یا شہر کے کسی حصہ میں عالم کی تقریر سننے یا کوئی مسئلہ معلوم کرنے جائے بہر حال یہ طلب علم کے لئے سفر ہو گا اور فخرِ صادق ﷺ کے ارشاد کے مطابق اس کا نتیجہ ضرور نصیب ہو گا یعنی "جنت کا راستہ آسان ہو جائے گا۔" اس طرح کہ علمِ دین سے محبت اور اس کی تلاش مومن کو برائیوں سے بچاتی اور اس میں نیکیوں کا جذبہ بیدار کرتی ہے طالب علم کو معمولی سی برائی بھی بہت بڑی نظر آتی ہے اور شریعت کے سخت سے سخت حکم کی پابندی بھی اس کے لیئے آسان ہو جاتی ہے مثلاً نمازیں پڑھنا روزے رکھنا حج کرنا زکوٰۃ ادا کرنا یہ تمام عبادتیں بہت دشوار معلوم ہوتی ہیں لیکن انہی لوگوں کو جو اپنی جہالت کے سبب ان عبادتوں کے دنیوی اور اُخروی فائدے نہیں جانتے اور جس شخص کو علم سے محبت ہے اس کے لیئے یہ عبادتیں بالکل آسان زندگی کا ایک حصہ ہو جاتی ہیں اسی طرح اور تمام دینی باتوں کا حال ہے جب لوگوں میں علم کا ذوق ہوتا ہے اور وہ عالموں کی صحبت میں رہتے ان کی تقریریں سنتے ہیں یا دینی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو خود بخود وہ باتیں ختم ہو جاتی ہیں جو ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں پھر لوگوں میں عبادتوں کی پابندی کا احساس معاشی اور معاشرتی معاملات میں شرعی

احکام کی طرف توجہ ہونے لگتی ہے اور یہی سب باتیں تو ہیں جن سے جنت کا راستہ آسان ہوتا ہے۔

طلب علم کے لئے سفر کرنے کا نہ تو کوئی وقت مقرر ہے اور نہ ہی عمر کی حد اور نہ ہی کوئی ایسی حد ہے کہ جس کے پاس اتنا علم ہو جائے تو اسے مزید علم کی ضرورت نہ رہی کیونکہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں علم کی اس انتہا کو پہنچ گیا ہوں یا اتنا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو گیا ہوں کہ اب مجھے کوئی سکھانے والا نہیں قرآن کریم فرماتا ہے۔

نرفع درجت من نشاء وفوق کل ذی علم علیم

"ہم بلند کر دیتے ہیں درجے جن کے چاہتے ہیں اور ہر علم والے سے اونچا دوسرا علم والا ہے۔"

کوئی کیسے دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں نے سب علم حاصل کر لیا اور میں ہی زمانہ کا سب سے بڑا عالم ہوں جب کہ علم عطا فرمانے والا رب علیم و خبیر اعلان فرما رہا ہے۔ ہر علم والے سے اونچا دوسرا علم والا ہے" علم تو ایسا موتی بھرا سمندر ہے کہ کوئی غوطہ خور یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں نے اس کے سب موتی نکال لیئے یہ عالم الغیب والشہادۃ اللہ ہی ہے جو جس کو جتنا چاہتا ہے علم عطا فرماتا ہے ہاں نبی کا علم قرآن و حدیث کی وضاحت کے مطابق اپنی امت کے تمام افراد سے زیادہ ہوتا ہے کہ کوئی امتی کسی نبی کے علم کا مقابلہ نہیں کر سکتا کہ نبی کا علم وہبی بلاواسطہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہوتا ہے جب کہ ہر امتی کا علم کسبی ہوتا ہے کہ وہ دنیا والوں سے پڑھتا اور علم حاصل کرتا ہے اب

یہ اس کی عقل محنت و مشقت اور علم سے شوق پر موقوف ہے کہ اس نے کتنا علم حاصل کیا پھر بھی وہ کتنا ہی علم حاصل کر لے لیکن سب سے بڑا عالم ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا حتیٰ کہ نبی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ دیگر انبیاء سے زیادہ علم رکھتا ہے اللہ کا ارشاد ہے -

تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض منهم منکلم اللّٰه ورفع بعضهم درجت

" یہ سب رسول ہم نے (ان میں سے) بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے - ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا اور ان میں سے بعض کے درجہ بلند کئے - "

نبوت میں فرق نہیں لیکن مراتب و درجات معجزات و کمالات اور علم میں بعض بعض سے افضل ہیں اور امت کا اس عقیدے پر اتفاق ہے کہ سید الانبیاء ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ ہیں خصوصا علم میں آپ کا مرتبہ ومقام کائنات میں سب سے اونچا ہے بس آپ سے اونچی ذات ہے اللہ عالم الغیب و الشھادہ کی کوئی امتی تو درکنار کوئی نبی بھی آپ کے علم کا مقابلہ نہیں کر سکتا کیا خوب فرماتے ہیں علامہ امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ

فانه شمس فضل هم کواکبها

یظهرون انوارها للناس فی الظلم

" جو لوگوں پر اپنی ہدایت و نصیحت کی روشنی تاریک زمانہ میں ڈالتے ہیں آپ فضل الٰہی کا آفتاب ہیں اور تمام انبیاء اس کے تارے ہیں - "

علم سیکھنا اور سکھانا

گذشتہ اوراق میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کو دوبارہ پڑھئے میرے محبوب ﷺ فرماتے ہیں کہ

"کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں قرآن سیکھنے اور سکھانے کے لئے جمع نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو سکون بخشتا ہے اور انہیں اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اس جماعت میں یاد کرتا ہے جو اس کے پاس ہے۔"

یعنی جب لوگ دین کا علم حاصل کرنے یا دین کی باتیں سکھانے کے لئے مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں تو انہیں بڑے فائدے نصیب ہوتے ہیں۔ پہلا فائدہ تو یہ کہ ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے سکون ملا ہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الذین امنو وتطمئن قلوبھم بذکر اللّٰہ الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب

"جو لوگ ایمان لائے اور مطمئن ہوتے ہیں جن کے دل ذکر الٰہی سے غور سے سنو اللہ کے ذکر ہی سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔" (رعد ۲۸)

ہے آج کوئی جو دعویٰ کر سکے کہ دنیا کے تمام وسائل موجود ہونے کے باوجود اس کی زندگی پر سکون گزر رہی ہے ہمیں تو کوئی ایسا خوش نصیب نہ مل سکا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آج سب کچھ ہے سوائے سکون کے اس لئے کہ جو سکون کا ذریعہ ہے اس سے سب بھاگتے ہیں اور تڑپتے ہیں کچھ کر لیجئے

چین میسر نہیں آ سکتا جب تک غلام آقا کی بات نہ مانے اور آقا کا فرمان ہے
کہ دینی مراکز کی طرف آؤ دین کا علم حاصل کرو اس کے مطابق زندگی بسر کرو
سکون نصیب ہو جائے گا۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ان علم کا شوق رکھنے والوں کو اللہ کی رحمت
ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے گھیر لیتے ہیں جس کے لیئے ہم دن رات دعائیں
کرتے ہیں۔ "اے اللہ رحم فرما" محبوب کریم ﷺ اسی کا راستہ بتا
رہے ہیں کہ اے رحم کی بھیک مانگنے والو وہاں آؤ جہاں رحمت برس رہی ہے
وہاں آؤ جہاں فرشتے تمہارے منتظر ہیں یہ اللہ کے گھر ہیں یہ دین کے مراکز یہ
دین کی محفلیں ہیں انہی محفلوں کو کبھی عید میلاد النبی ﷺ کہا جاتا ہے
کبھی گیارھویں شریف کی محفل کہتے ہیں کبھی عرس کہتے ہیں یہ سب دین
سیکھنے سکھانے کی محفلیں ہیں جو خلوص سے ان کا انتظام کرتے ہیں ان میں
شریک ہوتے ہیں ان میں تقریر کرتے ہیں ان میں نعتیں پڑھتے ہیں سب پر
اللہ کی رحمت ہوتی ہے سب کو اللہ کے فرشتے گھیرے ہوتے ہیں اور ان کے
ایمان کے گواہ بنتے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں لیکن اے عزیز!
مسلمانوں آپ کے پاس ان محفلوں میں شرکت کا وقت نہیں ہے آپ ان کو
ایک بے فائدہ رسم خیال کرتے ہیں جبھی تو آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ خوشگوار
نہیں جبھی تو دن بدن جہالت کی تاریکی میں آپ پھنستے چلے جا رہے ہیں اللہ
تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اس راستے کی جو یقیناً عزت و سکون کا راستہ ہے یہی
راستہ ہے ان بندوں کا جن سے اللہ راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اللہ انہیں اس جماعت میں یاد کرتا ہے جو اس کے پاس ہے یہ ملا ئکہ کی جماعت ہے کتنا بڑا اعزاز ہے اس گناہگار انسان کے لیئے کہ رب کے دربار میں اس کا ذکر ہوتا ہے لمبی چوڑی عبادتوں کی وجہ سے نہیں صرف دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کی وجہ سے دنیا کے پوجاریوں کو مبارک ہو کہ ان کا چرچا دنیا میں ہوتا ہے بڑے بڑے انعامات ملتے ہیں بڑی شہرت ہوتی ہے وہ بہت خوش ہوتے ہیں بہت فخر کرتے ہیں اس اعزاز پر کہ ان کی ساری کوششیں اسی کے لیئے ہوتی ہیں ان کی منزل مقصود یہی ہے اہل علم کی نظروں میں یہ سب کچھ بھی نہیں وہ اللہ کی خوشنودی کو اپنی منزل سمجھتے ہیں تو فخر صادق ﷺ خبر دے رہے ہیں کہ اگر تم دین کا علم ذوق و شوق کے ساتھ سیکھو اور سکھاؤ نیز اس سے اپنی زندگی بھی سدھارو اور دوسروں کی رہبری بھی کرو تو تمہارا مقام اتنا بلند ہو گا کہ احکم الحاکمین کے دربار میں تمہارا ذکر ہونے لگے گا اور جس کو یہ بلند مرتبہ نصیب ہو گیا وہ اس دنیا میں بھی اتنا بلند ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا چرچا ہوتا رہتا ہے لوگ احترام سے اس کا نام لیتے ہیں اس سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت مولائے علی کرم اللہ وجہ الکریم فرماتے ہیں۔

رضينا قسمت الجبار فينا لنا العلم وللجهال مال

فان المال يفنى عنقريب وان العلم باق لا يزال

" اللہ نے ہمارے درمیان تقسیم فرمائی ہے ہم اس سے راضی ہیں کہ ہمارے لیئے علم اور جاہلوں کے لیئے مال ہے "

کہ بیشک مال جلد ہی فنا ہو جاتا ہے اور بیشک علم ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔
تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ پھٹی پرانی گدڑیوں میں زندگی گزار جانے والے اہل علم آج بھی آسمان کے تاروں سے زیادہ چمک رہے ہیں اور دولت کے سہارے عزت و شہرت پانے والوں کا نام و نشان تک مٹ چکا ۔

یہ ہیں علم کے فائدے اسی لیئے میرے آقا ﷺ نے اپنے غلاموں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا۔

من طلب العلم کان کفارة لما مضی

"جس نے تلاش علم کی تو یہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔"

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ

من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللّٰہ حتی یرجع

"جو شخص علم حاصل کرنے کے لیئے نکلے وہ جب تک گھر نہ لوٹے اللہ کے راستے میں ہے۔"

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا

"تم میں بہتر شخص وہ ہے جس قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا"

خیرکم من العلم القرآن وعلمه

(بخاری شریف)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ راحت دو جہاں

ﷺ نے فرمایا

لا حسد الا فی اثنین رجل اتاہ اللّٰہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اتاہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا

"حسد دو افراد کے سوا کسی سے جائز نہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اسے اللہ ہی کے لیئے خرچ کرتا ہے دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت (علم) سے نوازا اور وہ اس سے فیصلے کرتا اور تعلیم دیتا ہے۔"

(بخاری شریف)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا

من جاء الموت وھو یطلب العلم لیحی بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ

"جو شخص احیاء اسلام کے لیئے علم حاصل کرتا ہے اور حصول علم کے دوران اس کی موت آ گئی تو اس کے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات میں جنت میں ایک درجہ کا فرق ہو گا۔" (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں محبوب کریم ﷺ کے وصال کے وقت کم عمر تھا میں نے اپنے دوست سے کہا اب راحت جاں ﷺ تو تشریف لے جا چکے لیکن یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ آپ کے صحابہ موجود ہیں۔ چلو ہم دونوں صحابہ سے علم حاصل کریں میرے دوست نے میری بات نہ مانی اور لا پرواہی سے جواب دیا

کہ ان بڑے بڑے بزرگوں کے سامنے ہماری کیا حیثیت ہو سکتی ہے اس نے تجارت شروع کر دی خوب دولت کمائی اور میں صحابہ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کرنے لگا میں ہر اس جگہ پہنچتا جہاں مجھے کسی صحابی کی موجودگی کا پتہ چلتا ایک ایک حدیث حاصل کرنے کے لئے میں نے مہینوں کا سفر کیا کئی بار ایسا ہوا کہ میں صحابی کے گھر پر دوپہر کے وقت پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں میں ساری دوپہر سخت دھوپ میں ان کے دروازے پر بیٹھا رہتا تھا جب وہ صحابی باہر آتے تو مجھے دیکھ کر فرماتے اے اللہ کے رسول کے چچا زاد بھائی آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں آپ نے ہمیں کیوں نہ بلا لیا ہم حاضر ہو جاتے میں عرض کرتا نہیں میں سرکار کی حدیث آپ سے سننے آیا ہوں وہ خوش ہوتے مجھے حدیث سناتے اور میں واپس آ جاتا تھا اس طرح میں نے جتنا بھی ہو سکا علم حاصل کیا پھر ایک وقت آیا کہ صحابہ دنیا سے جانے لگے اب لوگ میرے پاس علم حاصل کرنے آتے ہیں جہاں جاتا لوگ گھیر لیتے میرے گھر پر ہر وقت علم کے پیاسوں کا مجمع لگا رہتا تھا۔ میری اس عزت و شہرت کا پتہ میرے اس دوست کو ہوا تو وہ ایک دن میرے پاس آیا اور پچھتاتے ہوئے بولا میں نے خوب دولت کمائی لیکن مجھے یہ عزت نصیب نہ ہو سکی کاش میں تمہاری بات مان لیتا تو آج میرا مرتبہ بھی تمہاری طرح ہوتا۔

☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے بچوں بھتیجوں اور نوجوانوں سے فرمایا کرتے تھے۔ " آج علم سمیٹ لو کل تم بڑے ہو گے قوم کو اس علم کی ضرورت پڑے گی تو لوگ تمہاری طرف دوڑیں گے بڑی عزت پاؤ گے۔ "

☆ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں علم کا ایک باب (حصہ) سیکھ لینا اس پر عمل کر لینا دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے (کہ اس سے انسانوں کو عزت بھی ملتی ہے اور سکون بھی)'

☆ عبد الملک بن مروان نے اپنے لڑکوں کو نصیحت کی کہ علم حاصل کرو کیونکہ اگر تم مالدار ہوئے تو علم تمہاری زینت بنے گا اور اگر غریب ہوئے تو علم بڑی دولت ثابت ہو گا (دین کا علم حاصل کرنے والا اور اس کی خدمت کے لیئے اپنے آپ کو وقف کر دینے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا)

پس اگر آج ہم اپنی زندگی کو سدھارنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنا رخ بدلنا ہو گا دینی مدارس کی طرف آنا ہو گا علماء دین کا احترام کرنا اور ان سے استفادہ کرنا ہو گا کہ یہی علم کا سرچشمہ ہے یہیں سے پیاسی انسانیت سیراب ہو سکتی ہے یہیں سے پریشان انسان کو چین کی زندگی میسر آ سکتی ہے یہیں سے دنیا کی عزت و عظمت اور آخرت میں نجات کی ضمانت مل سکتی ہے آپ پڑھ چکے ہیں کہ صفہ یونیورسٹی میں پناہ لینے والے ہمیشہ کے لیئے علم کا تارہ بن کر چمک رہے ہیں بحمد اللہ اس یونیورسٹی کی شاخیں آج تک موجود ہیں جہاں آج بھی زنگ آلود دل ایسے ہی چمک پاتے ہیں جیسے سونا کی بھٹی میں سونا چمکتا ہے پھر وہ قوم کے سروں کا تاج بنتے ہیں۔

بڑا سخی

آپ سخی اسی کو کہتے ہیں جس کے پاس دولت ہو اور بھکاری اس کے در سے جھولیاں بھر بھر جاتے رہیں ضرورت مندوں کی ضرورت پوری ہوتی رہے

یقیناً ایسا شخص سخی ہے اور اس کی سخاوت عبادت ہے ثواب کا ذریعہ ہے لیکن اس سے بڑا سخی وہ ہے جو اس سخاوت کا طریقہ سکھاتا ہے صدقہ و خیرات کرنے لوگوں کی مدد کرنے کی تبلیغ کرتا ہے اسی سخی کا ذکر میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں۔

عن انس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ھل تدرون من اجود جودا قالوا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال اللّٰہ اجود جودا ثم انا اجود بنی ادم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیمۃ میرا وحدۃ اوقال امۃ واحدۃ

☆ " حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانتے ہو سب سے زیادہ سخی کون ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا سب سے بڑا سخی اللہ رب العالمین اور بنی آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے علاوہ وہ بھی سخی ہے جو علم حاصل کر کے اس کی اشاعت کرے وہ قیامت کے دن اکیلا امیریا اکیلا امت بن کر اٹھے گا۔"

بلاشبہ سب سے بڑا سخی اللہ ہی ہے اور اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے محبوب علیہ السلام کو جتنا دیا کتنا دیا اتنا دیا کہ پوری انسانیت کو ان کے در کا بھکاری بنا دیا دنیا و آخرت کی ساری دولت انہی کے در سے تقسیم ہوتی ہے علم بڑی دولت ہے جس سے اللہ نے اپنے پیارے کو نوازا خوب خوب نوازا جو نہ جانتے تھے سب کچھ سیکھا دیا اب کچھ نہیں جو وہ نہیں جانتے

انسانیت کے معلم بنا کر مبعوث فرمائے گا پس تشریف لائے تو اپنی ذمہ داری کے مطابق انسان کو علم سکھلایا بڑی سخاوت سے سکھلایا جو میں نے پوچھا اس کو بتایا لوگوں کو پکار پکار کر بلا بلا کر سکھلایا اتنا سکھلایا کہ انسانی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی کہ دنیا کی کسی قوم میں علم کی اتنی اہمیت نہ کبھی تھی نہ آج تک ہے جتنی امت مسلمہ میں ہے اور کسی لیڈر قائد رہبر نے علم کی اشاعت کا وہ اہتمام نہ کیا جس کی نظیر معلم کامل ﷺ کی سیرت طیبہ میں ملتی ہے کہ علم کو آپ نے دنیاوی سطح پر نہ رکھا بلکہ آپ نے اس کو عبادت قرار دیا اور آپ کے غلاموں نے ہر دور میں علم کو عبادت سمجھ کر ہی حاصل کیا اس کی اشاعت و تبلیغ کا کام کیا یہی وجہ ہے کہ معلم کامل ﷺ کی ظاہری زندگی ہی میں ایسے حضرات علم کے خادم اور معلم بن گئے جو پہلے کچھ نہ جانتے تھے اور انہوں نے نہ صرف سر زمین عرب بلکہ اطراف عالم میں علم کی شمع کو روشن کیا اپنوں ہی نے نہیں غیروں دشمنوں نے بھی جہالت کے اندھیروں سے نجات پائی ایک فرانسیسی مورخ "لیبان" اعتراف حقیقت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"یورپ کی یونیورسٹیاں چھ سو برس تک عربی کتابوں کے تراجم پر زندہ رہیں اور عربوں کے قائم کردہ مدارس اور ان کے علم و فضل ہی سے بہرہ ور ہوتی رہیں۔

بہر حال نبی کو دولت علم خوب ملی ـــــ اور انہوں نے ہر گھر میں علم کا نور پہنچایا جو نبی کا وارث بنا دولت علم سے مالا مال ہوا اسے بھی سخی ہی ہونا

چاہیے اور تاریخ شاہد ہے کہ معلم کامل ﷺ کے یہ وارث ہمیشہ سخی رہے ہیں۔

معلم کامل ﷺ مکہ ' مدینہ کے گلی کوچوں جہاد کے میدانوں اور بالخصوص جامعہ صفہ سے علم تقسیم فرماتے رہے اور آپ کے بعد آپ کے وارثوں نے بھی تقسیم علم میں نہ بخل کیا اور نہ کوتاہی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب العلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بعد امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کے بعد سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہم پھر شیخ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ غزالی ثانی علامہ سید احمد سعید کاظمی ' شیخ المحدثین علامہ سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ علامہ ابو البرکات سید احمد شاہ رحمتہ اللہ علیہم اور نہ جانے کتنے وارثین نبی ہیں جو محبوب کریم ﷺ کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے علم کے پیاسوں کی پیاس بجھاتے رہے یہ دریا آج تک بہہ رہا ہے اور قیامت تک بہتا رہے گا خوش نصیب ہیں وہ جو اس پانی سے سیراب ہوئے ان کی پیاس بجھی خوب بجھی کہ دنیا کی زندگی بھی پر سکون ہو گئی ۔ اور آخرت بھی سدھر گئی ۔ آپ بھی پیاسے ہیں ان کنوؤں پر

جاتے ہیں جن میں پانی نہیں ان دروں کی ٹھوکریں کھاتے ہیں جو خود بھوکے ہیں آیئے اپنوں کے پاس آیئے نبی کریم ﷺ نے انہیں بہت کچھ دیا ہے یہاں پیاس بجھے گی سکون ملے گا دیکھیئے۔

☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ علماء باراں رحمت ہیں جہاں ہوں گے نفع پہنچائیں گے۔"

☆ حجاج بن یوسف نے خالد بن صفوان سے پوچھا "بصرے کا سردار کون ہے۔" خالد نے جواب دیا، "حسن بصری" حجاج نے حیرت سے کہا، یہ کیسے ہو سکتا وہ غلام کی اولاد ہے۔ خالد نے کہا لیکن وہ عالم ہے لوگ دین کے معاملے میں اس کے محتاج ہیں اور وہ اپنی دنیا کے معاملہ میں کسی کا محتاج نہیں اسے دولت کی کوئی پرواہ نہیں میں نے بصرے میں کوئی ایسا شریف آدمی نہ دیکھا جو حسن کی مجلس میں شریک ہونے کی تمنا نہ رکھتا ہو سب ان کی وعظ سنتے ہیں اور وہ علم کے موتی بکھیرتے چلے جاتے ہیں سب ان کے در کے بھکاری ہیں آتے ہیں اور خالی جھولیاں بھر کے لے جاتے ہیں اور وہ کسی کے محتاج نہیں خالد کی یہ گفتگو سن کر حجاج چیخ پڑا "قسم خدا کی یہی سرداری ہے۔"

آہ آج ہم علماء کی کیا قدر کر رہے ہیں سوچیئے ہم ان کی کیا خدمت کرتے ہیں۔ آج ہم جنہیں بھکاری سمجھتے ہیں میرے محبوب ﷺ کے ارشاد کے مطابق وہی اس دنیا میں بھی سخی ہیں اور قیامت کے دن بھی امیر ہوں گے ان کے پاس پوری پوری قوم کے برابر ثواب کی دولت ہو گی

کیونکہ اس دنیا میں جس نے بھی کوئی نیکی کی عبادت کی اس کی تعلیم بہر حال علماء ہی سے ملی پس یہ علماء نیکی کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب پاتے رہتے ہیں کتنا بلند مرتبہ ہے ان حضرات کا یہ ہے وہ دولت وہ عزت جو علماء دین کو راحت نبی ﷺ نے عطا فرمائی جو نہ ختم ہوئی ہے نہ اسے کوئی چھین سکتا ہے۔

کیا خوب فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم مال سے بہتر ہے مال کی حفاظت کرنا پڑتی ہے مگر علم تمہاری حفاظت کرتا ہے مال خرچ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے لیکن علم خرچ کرنے سے بڑھتا رہتا ہے علم حاکم ہے مال محکوم مال دار مرجاتے ہیں لیکن علم والے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔"

غور فرمائیے باب العلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسے حقائق بیان فرمائے ہیں ذرا اسی ارشاد کو سوچئے "مال خرچ کرنے سے ختم ہوتا ہے لیکن علم خرچ کرنے سے بڑھتا رہتا ہے۔" انسان کے پاس کتنی ہی دولت ہو خرچ کرنے سے ضرور کمی آتی ہے اور اگر اس کو بڑھایا نہ جائے تو ایک نہ ایک دن ختم ہی ہو جاتی ہے لیکن علم اللہ اکبر اس کو جتنا خرچ کیجئے اتنا ہی بڑھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالم کی عمر جتنی زیادہ ہوتی ہے اس کا علم اتنا ہی بڑھتا اور چمکتا ہے عالم کبھی ریٹائر نہیں ہوتا آخر دم تک وہ لوگوں کو اپنے علم سے فیض پہنچاتا رہتا ہے۔ اسی حقیقت کو قرآن کریم بیان فرماتا ہے۔

ما عندکم ینفد وما عنداللّٰہ باق

"جو (مال و دولت) تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو (رحمت

کے خزانے) اللہ کے پاس ہیں وہ باقی رہے گا۔ (نحل ۹۶)

ابن **المقنع** نے کہا اگر تمہیں دولت اور طاقت کی وجہ سے عزت ملے تو خوش نہ ہو کہ یہ چیزیں ناپائیدار ہیں اور ان سے ملنے والی عزت بھی ناپائیدار ہاں علم اور دین سے عزت ملے تو خوشی کا اظہار کرو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ یہ عزت ہمیشہ رہنے والی ہے۔

☆ لقمان حکیم نے کہا سب سے افضل مومن عالم ہے وہ جہاں جاتا ہے بھلائی پھیلاتا ہے اور سب سے مال دار وہ ہے جو سب سے زیادہ عالم ہے جو دوسروں کو اپنے علم سے فیض پہنچاتا رہتا ہے۔

☆ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے قیامت کے دن عالم کا عمل ترازو میں رکھا جائے گا تو وہ ہلکا ہو جائے گا پھر بادل جیسی ایک چیز لائی جائے گی اور اس میں رکھ دی جائے گی جس سے وہ پلہ بھاری ہو جائے گا پھر عالم سے یہ پوچھا جائے گا تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے وہ حیران و خاموش رہے گا اسے بتایا جائے گا یہ تیرا علم ہے جو تو لوگوں میں پھیلایا کرتا تھا۔ (اس علم ہی کے ذریعہ اس کی بخشش ہو گی)

پس عالم بڑا سخی ہے اس کے پاس نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے لیکن اسی وقت جب کہ وہ اپنے علم سے لوگوں کو فیض پہنچاتا ہے ان کی اصلاح کرتا ہے ورنہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

عن ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عنہ اللّٰہ منزلۃ یوم القیمۃ عالم لا ینفع بعلمہ

☆ " حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عالم سب سے برا ہے جس نے اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچایا۔"

عن ابی هريرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم مثل علم لا ينفع به كمثل كنز لا ينفق منه فى سبيل اللّٰه

☆ " حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو ایسی ہے جیسا کہ کوئی خزانہ جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا۔"

عن ابی هريره قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم من سئل عن علم علمه ثم كتمه الجم يوم القيمة بلجام من نار

" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص سے علمی بات معلوم کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی۔"

عن كعب ابن مالك قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم من طلب العلم ليجارى به العلماء اور يمارى به السفهاء اويصرف به وجود الناس اليه ادخله اللّٰه النار

☆ " حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس لئے علم حاصل کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے علماء پر فخر کرے یا ان پڑھوں سے جھگڑا کرے یا یہ سوچے کہ لوگ

اس کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔"

عن ابی هريره قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم من تعلم علما مما يبتغى به وجه اللّٰه لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيمة بفى ريحها

" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حاکم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا مندی کے حصول کی بجائے دنیاوی فوائد کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو اس کو قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی

علم اٹھنا

فخر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو حق ہے ایک زمانہ آئے گا جب دنیا سے دین کا علم اٹھنے لگے گا کیسے ملاحظہ فرمائیے۔

عن زياد ابن لبيد قال ذكر النبى صلى اللّٰه عليه و سلم شيئا فقال ذاک عند اوان ذهاب العلم قلت يارسول اللّٰه كيف يذهب العلم ونحن نقرا القرآن ونقرئه ابناء نا ويقرئه ابناء نا ابنائهم الى يوم القيمه فقال ثكلتک امک زياد ان كنت لارک من افقه رجل بالمدينة اوليس هذه اليهود والنصارى يقرؤن التورته والا نجيل لا يعلمون بشئى مما فيها

☆ " حضرت زیادہ بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی بات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم کے چلے جانے کا

وقت ہے میں نے عرض کیا کہ علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اپنی لولاد کو پڑھاتے ہیں لور اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا میری بات پر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے میں تجھ کو مدینہ کے عقلمندوں میں سے سمجھتا تھا کیا یہ یہودی لور نصرانی تورات و انجیل نہیں پڑھتے لیکن وہ اس کے احکام میں سے کسی پر عمل نہیں کرتے۔"

یعنی میری امت پر بھی ایک دور آئے گا بظاہر توبَ علماء موجود ہوں گے دینی مدارس بھی قائم ہوں گے علم کی قدر نہ رہے گی اس پر عمل نہ رہے گا آہستہ آہستہ لوگ علم حاصل کرنا چھوڑ دیں گے خود عالم اتنے بد دل ہو جائیں گے کہ اپنی لولاد کو اپنی جگہ کی حفاظت اور اپنے منصب کے لئے عالم نہ بنائیں گے۔

عن ابن مسعود قال قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم تعلموا العلم وعلموہ الناس تعلموا الفرائض وعلموھا الناس علموا القرآن ویعلموہ الناس فانی امرء مقبوض والعلم سینتقص ویظھر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضۃ لا یجدان احد یفصل بینھما

☆ " حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے راحت دو جہاں ﷺ نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ (تقسیم ترکہ) کا علم حاصل کرو اور دوسروں کو بتاؤ ۔ قرآن پڑھو اور دوسروں کو پڑھاؤ میرا وصال ہونے والا ہے علم کم ہوتا جائے گا اس کے بعد فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک

کہ دو آدمی فرض کے متعلق اختلاف کریں گے اور ان میں فیصلہ کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔"

عن عبداللّٰہ ابن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ان اللّٰہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رء وسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلو

☆ "حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو جب واپس لینا چاہے گا تو ان سے چھینے گا نہیں بلکہ علم کو اس طرح واپس لے گا کہ اہل علم کو اپنے یہاں بلالے گا اور جب دنیا میں عالم باقی نہ رہیں گے تو لوگ اپنا سردار جہلاء کو بنا لیں گے اور جب ان سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت افسوس کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ علماء دین اٹھتے جا رہے ہیں جہلاء علم کی مسندوں پر قابض ہو رہے ہیں لوگو علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ اسے اٹھالیا جائے علم کا اٹھ جانا اہل علم کا مٹ جانا ہے تم اس چیز کے پیچھے پڑے ہو جو بہر حال تمہیں ملنا ہی ہے۔ (یعنی مال و دولت اور رزق) مگر تم وہ چیز حاصل کرنے سے غافل ہو جس کا حاصل کرنا تمہارے لئے واجب ہے۔ (یعنی علم) میں

تمہارے بڑوں کو اچھی طرح جانتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جو نماز سے منہ موڑ لیتے ہیں قرآن کریم کان بند کر کے سنتے ہیں میں ڈرتا ہوں کہ اگلے چلے جائیں گے اور باقی رہنے والے علم نہ سیکھیں گے آہ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ تمہارے پیٹ کھانوں سے بھرے ہوئے ہیں اور سینے علم سے خالی ہیں۔

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر فرمایا جسے علم اٹھتا دیکھنا ہو وہ آج دیکھ لے نیز آپ نے فرمایا عالم مرتے جائیں گے اور ان کے ساتھ ہی حق کے نشان مٹتے جائیں گے یہاں تک کہ جب عالم اٹھ جائیں گے اس طرح گمراہی کا نزول مکمل ہو جائے گا۔

نیز آپ نے فرمایا "علم کو اس کے ختم ہونے سے پہلے حاصل کر لو علم کا ختم ہونا علماء کی موت ہے۔"

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علم اس طرح ختم نہ ہو گا کہ سینوں سے نکال لیا جائے گا بلکہ علماء ختم ہوتے جائیں گے اور ان کی جگہ لینے والا کوئی نہ ہو گا۔"

☆ ابن شہاب زہری فرماتے ہیں " راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہی ذریعہ نجات ہے علم بڑی تیزی سے سلب ہو جاتا ہے علماء کے وجود سے ہی دین و دنیا باقی ہے اور علم کی تباہی (ناقدری) دین و دنیا کی بربادی ہے۔"

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم جانتے ہو علم کیسے اٹھ جائے گا علم کا اٹھ جانا اہل علم کی موت ہے میں تم کو بتادوں کہ سب سے پہلے خلوص ختم ہو گا کہ لوگوں کی نیتوں میں خلوص نہ رہے گا۔

☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے " عالم کی موت سے اسلام میں ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے کہ کوئی اسے پر نہیں کر سکتا۔ "

☆ حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ افسوس کیا کرتے تھے کہ علم تو جا چکا اب تھوڑی کمر جن سیدہ رخوں میں باقی رہ گئی ہے۔ "

☆ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ قیامت آنے اور مخلوق کے برباد ہونے کی کیا علامت ہے آپ نے فرمایا " علماء کا اٹھ جانا "

☆ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ عسقلان تشریف لے گئے تین دن گذر گئے کسی نے کوئی مسئلہ نہ پوچھا یہ حالت دیکھ کر آپ نے اپنے میزبان سے فرمایا " میرے لئے سواری کا انتظام کرو تاکہ میں جلد سے جلد یہاں سے چلا جاؤں " پوچھا گیا اتنی جلدی کیا ہے فرمایا " میں اس بستی سے نکل جانا چاہتا ہوں جہاں علم کی کوئی قدر نہ ہو۔ "

یہ سب بزرگ تقریبا پہلی صدی ہجری کے تھے جو اپنے زمانہ میں ایسی باتیں فرما گئے جو در حقیقت ہمارے لئے ایسا محسوس ہوتا کہ آج کوئی ہم سے یہ سب باتیں کہہ رہا ہے کہ ہمارا یہی حال جو عالم گیا اس کی جگہ والا کوئی نہیں اکثر علماء کی اولاد بھی عالم نہیں ہو رہی ہم اپنے بزرگوں میں ایسے مشہور معروف علماء کو جانتے ہیں جن کے چلے جانے کے بعد ان کی اولاد نے ان کے جبے کرتے پگڑیاں کتابیں سب کچھ تقسیم کر دیا اب اس گھر میں علم تو بڑی بات ہے دین بھی رسما ہی نظر آتا ہے آج علماء کی قدر و منزلت کہاں علم کا ذوق و شوق کہاں تین دن نہیں مہینوں کوئی مسئلہ پوچھنے نہیں آتا

غرضیکہ قیامت کی ایک علامت ہے کہ لوگ علم اور علماء دین سے متنفر ہو رہے ہیں خود ہی اپنی تباہی کو دعوت دے رہے ہیں آج ہمارے پیٹ دولت سے بھرے ہوئے ہیں لیکن سینے علم سے خالی ہیں اسی لئے کچھ مل جائے کتنا ہی مل جائے کافی نہیں ہوتا ہر وقت مزید تلاش ہے کاش ہم اپنی حالت پر غور کریں اگر علم کی بھوک بیدار ہو جائے تو ہر بھوک مٹ جائے گی چین و سکون کی زندگی میسر آئے گی علم سے دوری کی علماء کی نا قدری یقیناً قیامت کی نشانیوں میں سے ہے ملاحظہ ہو۔

عن انس قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویثبت الجھل ویشرب الخمر ویظھر الزنا (بخاری)

☆ " حضرت انس سے مروی ہے معلم اخلاق ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل اس کی جگہ پائے گا۔ لوگ شراب پئیں گے اور زنا عام ہو جائے گا۔ "

یقول من اشراط الساعۃ ان یقل العلم ویظھر الجھل ویظھر الزنا وتکثر النساء ویقل الرجال حتی یکون لخمسین امراۃ القیم الواحد (بخاری)

" محبوب ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم کم ہو جائے گا جہل اور زنا کی کثرت ہو جائے گی عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے۔ حتی کہ پچاس عورتوں کا نگہبان (قیم ایک مرد ہو گا۔ "

عن سالم قال سمعت ابا ھریرہ عن النبی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و

سلم قال یقبض العکلم ویظھر الجھل والفتن ویکترا لھرج قیل یا رسول اللّٰہ وما الھرج فقال ھکذا بیدہ فحرکھا کانہ یرید القتل (بخاری)

☆ " حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے تسکین جاں صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علم اٹھالیا جائے گا۔ جہل پھیل جائے گا اور فتنوں کی کثرت ہو جائے گی پوچھا گیا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے ؟ تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اس طرح ! ہاتھ کو خم کر کے) گویا اس سے آپ کی مراد قتل تھی)۔ "

احادیث بالکل واضح اور ہمارے حال کے عین مطابق ہیں ۔ علم کی کمی جہالت کی کثرت شراب و زنا کا عام ہونا مردوں سے زیادہ عورتوں کی تعداد ہر گھر میں بیٹیوں بوڑھی یا بیوہ عورتوں وغیرہ کی ایک مرد پر ذمہ داری فتنہ و فساد کا عام ہونا کہ کہیں مال و عزت محفوظ نہیں آج یہ سب کچھ نہیں ہو رہا ہے کون سا ملک محفوظ ہے پس ضرورت ہے کہ ہم اپنے آپ کو تباہی و بربادی سے بچائیں اس طرح کہ علم کی شمع روشن کریں اسلام کا پیغام امن و سکون گھر گھر پہنچائیں جس طرح رات کے اندھیرے کے ساتھ طرح طرح کی بلاؤں کا تعلق ہے اسی طرح جہالت کی تاریکی تمام بدکاریوں اور برائیوں کی اصل ہے اگر آج ہم اپنے آپ کو جہالت کے اندھیرے سے نکال لیں علم حاصل کریں علم کی اشاعت و خدمت میں علماء کے ساتھ تعاون کریں تو یقیناً تمام مہلک کیڑے خود بخود ختم ہو جائیں گے برائیوں کی جگہ اچھائیاں ہوں گی فتنہ

وفساد کی جگہ امن و سکون ہو گا۔

یہ چند اوراق ہم نے علم کی اہمیت سے متعلق آپ کی خدمت میں پیش کئے جن کے مطالعہ کے بعد آپ نے یقیناً یہ تسلیم کرلیا ہو گا کہ اللہ اور اس کے محبوب ﷺ نے کس قسم کا علم حاصل کرنے کا ہمیں حکم دیا ہے اور یہ علم کس طرح دنیا و آخرت کی بھلائی کا ذریعہ ہے تو پھر ہم میں سے ہر ایک کو کم از کم ضرورت کے مطابق علم حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

اب آئندہ صفحات پر قرآن و حدیث کی روشنی میں اہل علم علماء کا مرتبہ و مقام ملاحظہ کیجئے تاکہ ہمارے دلوں میں ان کا وہ احترام پیدا ہو جس کے وہ مستحق ہیں۔

احادیث اور علماء

قرآن کریم کی آیات سے علماء کے مقام کا آپ اندازہ کر چکے اب ملاحظہ فرمائیے معلم کامل ﷺ کے چند ارشادات جن پر ہمارا اور ہر مسلمان کا مکمل ایمان و یقین ہے۔

عن کثیر ابن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءہ رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتک من مدینۃ الرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لحدیث بلغنی انک تحدثہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما جئت لحاجۃ قال فانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ و سلم یقول من سلک طریقا یطلب فیہ علما

سلک اللّٰہ بہ طریقا من طرق الجنۃ و ان الملئکۃ لتضع اجنحتھا رضا لطالب العلم و ان العالم لیستغفر لہ من فی السموت ومن الارض الحیتان فی جوف الماء و ان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب و ان العلماء ورثہ الانبیاء و ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما و انما ورثوا العلم من اخذہ اخذ بحظ رافر

" حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے جناب ابو الدرداء سے کہا کہ میں مدینہ سے صرف اس حدیث کو سننے کے لئے آیا ہوں جس کے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف آپ ہی روایت کرتے ہیں اور یہی غرض مجھے یہاں لائی ہے یہ سن کر جناب ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے طلب علم کے لئے راہ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راہ پر گامزن کرا دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضا مندی کے حصول کے لئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں بے شک آسمان و زمین کی تمام چیزیں حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں ۔ اور عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو ستاروں پر ۔ بلا شک و شبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں در حقیقت انبیاء نے سونا چاندی ترکہ میں نہیں چھوڑا بلکہ ان کا ترکہ علم ہے جس نے اس

علم سے حصہ لیا اس نے پورا فائدہ اٹھایا۔"

یہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی وہی حدیث ہے جس کا تذکرہ ہم گزشتہ صفحات میں کر چکے ہیں اب ذرا اس حدیث شریف پر غور فرمایئے اور علماء کے مقام کا اندازہ کیجئے۔

طلبِ علم

علم کی تلاش ہی سے مسلمان کے بلند مقام کا آغاز ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہنم سے خود اس کو محفوظ کر دیتا ہے اس طرح کہ اس سے اپنے دین کا کوئی بھی ایسا کام لے لیتا جس سے وہ جنت کے راستے پر آ جاتا ہے اور پھر اس چلتے پھرتے جنتی کے لئے فرشتے اپنے پر بچھانے لگتے ہیں اس کا احترام کرتے ہیں اس سے محبت کرتے ہیں۔

عالم علم کی تلاش میں زندگی بھر مصروف رہتا ہے کیونکہ چند کتابیں پڑھ لینا کسی مدرسے سے سند حاصل کر لینا علم کی انتہا نہیں بلکہ عالم وہ ہے کہ جتنا اس کا علم بڑھتا جائے اتنا ہی اس میں علم کی تلاش کا جذبہ زیادہ ہو جتنی عمر زیادہ ہو اتنی ہی اسے علم کی پیاس زیادہ ہو عالم وہ ہے جس کو قرآن و حدیث پر غور، مسائلِ تحقیق سے زیادہ دنیا کی کسی چیز میں مزانہ آئے۔

حضرت ابن غسان رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے. انسان اس وقت تک عالم ہے جب تک طالب علم ہے علم کی تلاش سے رک جانے والا جہالت کو دعوت دیتا ہے۔"

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ ہر وقت اپنے ساتھ قلم

دوات رکھا کرتے تھے اور جس سے بھی علم کی کوئی بات سنتے لکھ لیا کرتے ایک مرتبہ آپ کے ایک ساتھی نے دیکھا کہ آپ مسلسل لکھتے چلے جا رہے ہیں کہنے لگے اے احمد اب تمہارا مقام اتنا بلند ہو گیا ہے کہ دنیا تمہاری عزت کرتی ہے اور تمہیں سب امام کہتے ہیں پھر تم ہر وقت اپنے ساتھی عالموں سے کچھ نہ کچھ پوچھتے اور لکھتے رہتے ہو آخر کب تک تمہاری یہ عادت رہے گی آپ نے فرمایا۔

"جب تک قبر کا منہ نہ دیکھ لوں قلم دوات نہیں چھوٹ سکتا"

پس تلاش علم ساری زندگی جاری رہتی ہے اور فرشتے عالم کے لئے پر بچھاتے رہتے ہیں اس کا احترام کرتے رہتے ہیں اور اللہ عالم کی مدد فرماتا ہے کہ اس سے ایسے کام لیتا ہے جو اس کو جنت کی طرف لے جائیں اور عالم جنتی کیوں نہ ہو گا کہ فرضی عبادتوں کے بعد علم کی تلاش علم کی خدمت دین کی تبلیغ سے افضل کوئی عبادت نہیں

طلبِ مغفرت

صاحب علم پر رب کریم کا خصوصی فضل یہ ہے کہ اس سے فرشتوں کے علاوہ زمین و آسمان کی ہر چیز مچھلیاں تک عالم کی بخشش اور مغفرت کے لئے دعا کرتی رہتی ہیں وجہ صرف یہی ہے کہ عالم ہر وقت اس دین کی اشاعت و تبلیغ میں مصروف رہتا ہے جو انسانوں جانوروں سب کے لئے عافیت کا ذریعہ ہے بھلائی کا ذریعہ ہے عالم اس علم کو پھیلاتا ہے جو جہالت کے اندھیروں کو چھانٹ دیتا ہے جو انسان کو ایسا مہذب بنا دیتا ہے کہ وہ ظلم و ستم فتنہ و فساد جیسے گھناؤنے عیبوں سے پاک ہو جاتا ہے اس کے دل میں اللہ کی تمام مخلوق کے لئے رحم، محبت

شفقت کے جذبات بیدار ہو جاتے ہیں وہ سمندر کی مچھلیوں تک کو ضرر اور نقصان پہنچانا گوارا نہیں کرتا عالم کا دل علم کے نور سے روشن و منور ہوتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا ارشاد ہے سینے میں علم ایسا ہے جیسے اندھیرے گھر میں چراغ " پس خدا کے اس بندے عالم سے ہر چیز محبت کرنے لگتی ہے اور اس کی مغفرت کی دعا کرتی ہے۔

چودھویں کا چاند

یہ علم کا نور ہی ہے جو عالم کو ایسا چمکا دیتا ہے جیسا چودھویں کا چاند کہ اس کے سامنے سب تاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے دنیا کے وہ مراتب جن سے انسان تاروں کی طرح چمکتا ہے عالم کے مرتبہ کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے عالم کے سامنے سب کی روشنی پھیکی پڑ جاتی ہے جو عالم کسی محفل میں آتا ہے تو دولت مند لیڈر حاکم اور وزیر کتنا ہی چمکنے کی کوشش کریں ناکام رہتے ہیں نہ کوئی ان کے جوتے اٹھاتا ہے نہ ہاتھ چومتا ہے یہ اعزاز صرف عالم ہی کو نصیب ہوتا ہے کیوں نہ ہو علم کے نور نے اسے چودھویں کا چاند بنا دیا ہے جس کے ہوتے ہوئے تاروں کو کون تلاش کرے گا اس چاند کے سامنے تاروں کی روشنی کیا فائدہ دے گی۔

میرے محبوب ﷺ نے عالم کو چودھویں کا چاند قرار دیا سورج نہیں جبکہ روشنی چمک سورج کی چاند سے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ سورج میں وہ کشش نہیں جو چاند میں ہوتی ہے۔ سورج اپنے اوپر کسی کو نظر نہیں جمانے دیتا سورج میں حدت ،گرمی تمازت تپش ہوتی ہے عالم چاند کی طرح ہر ایک کو اپنے نور کی

طرف کھینچتا ہے اس میں بے چین دلوں کو سکون بخشنے والی خنکی ہوتی ہے غصہ و نفرت پیدا کرنے والی گرمی اور تپش نہیں پس عالم کو چودھویں کا چاند قرار دینا نہ صرف اس کی چمک کی مثال ہے بلکہ اس کے عادات و اطوار کی طرف بھی نہایت ہی پیارا اشارہ ہے نیز چاند کی روشنی اپنی نہیں بلکہ سورج کی روشنی سے وہ چمک پاتا ہے اسی طرح عالم کی چمک اس کا مرتبہ اس کا مقام اپنا ذاتی نہیں یہ فیض ہے اس معلم کامل ﷺ کا جو دنیا میں علم کی شمع روشن کرنے کے لیئے تشریف لائے جنہوں نے آپ سے بلا واسطہ فیض حاصل کیا۔ وہ صحابی کہلائے امت کے سب سے اعلیٰ و اشرف افراد قرار پائے اور جنہوں نے باواسطہ حاصل کیا وہ علماء وارثین انبیاء کے مرتبہ کو پہنچے چمک رفعت اور بلندی کا ذریعہ بہرحال اس ذات کی ہے جو سراج منیر سب کو چمکانے والا ہے جو اول نور کائنات میں پہلی کرن ہے ہم کیا انبیاء سابقین کو بھی اسی کے نور کا فیض نصیب ہوا۔

فانہ شمس فضل ھم کواکبھا یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

محبوب دو جہاں ﷺ فضل الٰہی کا آفتاب ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام اسی آفتاب سے چمکنے والے تارے ہیں جو لوگوں کے لئے تاریکی میں نور ہیں۔

(قصیدہ بردہ شریف)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

(حدائق بخشش اعلیٰ حضرت)

پس وہی علماء قمر منیر چودھویں کا چمکتا چاند ہیں جو محبوب کریم ﷺ سے رشتہ عشق و محبت مستحکم کر کے علم نبوت سے فیض حاصل کریں آپ سے عشق و محبت کی تبلیغ کریں آپ کی عظمت اور بلند مقام کو عوام کے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں

وارث انبیاء

چودھویں کے چاند علماء کا مزید مرتبہ و مقام بیان کرتے ہوئے راحت دو جہاں ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں ہر امت کے عالم اپنے نبی کے وارث ہیں اور اس امت کے علماء سید الانبیاء ﷺ کے وارث ہوئے اس وارثت کا ظاہر یہ مطلب نہیں کہ علماء کو اپنے نبی کی جائیداو دولت وغیرہ ملی کہ نبی تو خود دنیا میں دولت جمع کرنے جائیداو بنانے نہیں آتا وہ واضح اعلان فرماتا ہے۔

انی لکم رسول امین فاتقواللّٰہ واطیعون وما اسئلکم علیہ من اجران اجری الا علی رب العلمین

میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں پس اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا' میرا معاوضہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔"

(شعراء' ۱۴۳ تا ۱۴۵)

قل ما سألتکم من اجر فھو لکم ان اجری الا علی اللّٰہ و ھو علی کل شھید

فرما دیجئے (اے محبوب ﷺ) جو معاوضہ (اگر میں نے تم سے مانگا ہے وہ تم اپنے پاس رکھو (واپس لے لو میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔"

(سبا' ۴۷)

میرے محبوب ﷺ کے سامنے اگر دولت کا ڈھیر بھی ہوا تو وہ آپ نے غلاموں میں تقسیم فرما دیا چندہ جمع کیا لیکن کبھی اپنے لیئے نہیں ضرورت مندوں کی امداد یا جہاد کا خرچ پورا کرنے کے لیئے قرض لیا تو غریبوں کی مدد کے لیئے اپنے گھر کا جو حال تھا وہ سیرت کی کتابوں میں موجود ہے اور امت کے لیئے قابلِ تقلید ہے پس نبی کچھ نہیں چھوڑتا اگر کچھ چھوڑا تو وہ امت کا حق بنا ہاں نبی کا ترکہ علم ہے وہ علم جو وہ اللہ سے بلا واسطہ لے کر آیا امت کے لیئے اس نے وہی چھوڑا جس خوش نصیب نے یہ علم حاصل کر لیا وہ "نبی کا وارث کہلایا بڑا عزت والا عظمت والا مقام ہے نبی کا وارث ہونا کسی کو بادشاہ کا وارث بننے پر کسی کو امیر باپ کا وارث بننے پر بڑے تاجر کا وارث بننے پر فخر ہوتا ہے خوشخبری ہے علماء کے لیئے کہ وہ اس کے وارث ہیں جو اللہ کے بعد سب سے بڑا ہے

دیکھو بڑوں کی عزت کرنے والا بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ پس جو بڑا ہونا چاہتا ہے وہ علماء کی عزت کرے ان کا احترام کرے کہ امت میں ان سے بڑا کوئی نہیں ہوتا یہ "نبی کے وارث ہیں ان کی عزت در حقیقت نبی کی عزت ہے ایک بزرگ عالم کو کسی نے گالی دی وہ رونے لگے اور گالی دینے والے کے لیئے دعا کرنے لگے اے اللہ تو اس کو معاف کر دے کسی نے ان سے رونے کا سبب پوچھا تو بولے

میری جو کچھ عزت ہے صرف اس لیئے ہے کہ میں اپنے نبی کا وارث ہوں اس اللہ کے بندے نے گالی دے کر مجھے نہیں نبی کو تکلیف پہنچائی مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس پر اللہ کا عذاب نازل نہ ہو جائے تو عالم وارث نبی ہے اس کو تکلیف پہنچانا یا اس کو حقیر جاننا در حقیقت رسول ﷺ کو تکلیف پہنچانا ہے اللہ محفوظ رکھے۔

لوگ عالم کو کتنا ہی ستائیں کتنا ہی حقیر جانیں اس کے مرتبے میں کمی نہیں آ سکتی رسولؐ کا منبر اور محراب اس سے کوئی نہیں چھین سکتا بلکہ لوگوں کی بد سلوکی عالم کی مغفرت اور بخشش کا ذریعہ بنتی ہے علامہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی رحمتہ اللہ عالیٰ علیہ اپنی کتاب "الخیرات الحسان میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا بخش دیا گیا عرض کیا علم و تقویٰ کی وجہ سے فرمایا نہیں اس کا حساب تو باقی ہے بخشش تو حاسدین اور گالیاں دینے والوں کی گالیوں کی بدلے ملی ہے۔

علماء کو نبی کا وارث قرار دینے سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ عالم کہلانے کا مستحق وہی شخص ہے جس نے علم کا نور محبوبِ کریم ﷺ کے علم یعنی قرآن و حدیث سے حاصل کیا ہو ہر پروفیسر، وکیل، ڈاکٹر ایرا غیرا نتھو خیرا عالم نہیں ہو سکتا جب کہ آج علماء کو حقیر کرنے کی غرض سے کیا جا رہا ہے کہ اخبارات میں مذہبی عنوانات پر ایسے لوگوں کے مضامین شائع ہوتے ہیں یا ٹی وی پر ایسی لوگوں کو موقع دیا جاتا ہے جو نہ صورت و شکل سے وارث نبی نظر آتے ہیں اور نہ ہی

علم دین سے ان کا کوئی تعلق یہ علم اتنا آسان نہیں کہ کوئی بھی ریٹائر افسر بیکار ہو جانے کے بعد چند کتابوں کا مطالعہ کر لے اور وارث نبی بن جائے یہی لوگ ہیں جو اپنی خود فہمی کے باعث خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں دینی کتابوں کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے اور بوقت ضرورت علماء سے رہنمائی حاصل کرنا چاہیئے لیکن صرف اپنی ذاتی اصلاح اپنی اولاد و اہل خانہ کی صحیح تربیت کے لیئے رشد و ہدایت و عظ و تقریر اور تبلیغ ان علماء ہی کا کام ہے جو دن رات قرآن و حدیث کے علوم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

عابد و عالم

یہ ایک بڑی غلط فہمی ہے کہ تقویٰ زہد بس یہ ہے کہ سارا دن روزے رکھے جائیں ساری رات نوافل میں گزرے ایسے لوگ اپنے کو بہت ہی اعلیٰ و افضل سمجھتے ہیں کچھ صوفی کہلاتے ہیں کچھ پیر اور شیخ زادہ حضرات نہ صرف خود علماء سے دور رہتے ہیں بلکہ اپنے معتقدین اور مریدین کو بھی دور رکھتے ہیں ان کے خیال میں عالم کی کوئی حیثیت نہیں جب کہ میرے آقا معلم کامل ﷺ نے واضح طور پر بتایا کہ عالم عابد سے افضل ہوتا ہے۔

و عن ابی امامة الباهلی قال ذکر لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله و سلم رجلان احدهما عابد والاخر عالم فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله و سلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله و سلم ان اللّٰه وملئکة واهل السموت والارض حتی انملة فی جحرها وحتی الحوت لیصلون علی معلم

الناس الخیر

" حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بار گاہ میں دو شخصوں کے بارے میں تذکرہ ہوا ان میں ایک عالم اور دوسرے عابد تھے اس موقعہ پر محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے ایک ادنیٰ فرد پر اس کے بعد سرکار نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے زمین و آسمان کے بسنے والے یہاں تک کہ بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں دریا میں رہنے والی مچھلیاں بھی اس شخص کے لیئے دعائے خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے۔

حدیث پاک پر غور فرمائیے ایک شخص اگر طہارت کے مسائل نماز کے مسائل روزے زکوٰۃ اور حج کے مسائل نہیں جانتا اور وہ وظائف پڑھتا ہے لیکن ان کا مطلب نہیں سمجھتا وہ کس طرح یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ عالم سے زیادہ متقی پرہیز گار ہے جب کہ عالم چاہے کوئی نفلی عبادت نہ کرے پھر بھی دن رات قرآن و حدیث کے مطالعہ اور مسائل کی تحقیق میں ہی مصروف رہتا ہے اور یہ سب کچھ وہ اپنے لیئے نہیں کرتا بلکہ جاہل عبادت گذار کی عبادت صحیح کرنے اس کو شریعت کی تعلیم دینے کے لیئے کرتا ہے عابد اگر پوری احتیاط کے ساتھ عبادت کرتا ہے تب بھی اس عبادت کا فائدہ اس کو ہوتا ہے جب کہ عالم کے علم سے ہر کوئی فائدہ حاصل کرتا ہے ایک عالم نہ جانے کتنے جاہلوں کو گمراہی سے بچاتا ہے اور جہالت کی تاریکی میں ٹھوکریں کھانے والے کتنے انسانوں کو علم کی روشنی سے منزل تک پہنچا دیتا ہے اس لیئے شیطان پر ایک عالم ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ

بھاری ہوتا ہے

و عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی بھاری ہے۔"

(ترمذی ابن ماجہ)

اور اسی لئے فرشتے زمین و آسمان کی ہر چیز چیونٹیاں مچھلیاں تک عالم کی درازی عمر بھلائی کی دعا کرتے ہیں پس سوچنا چاہیے جاہل عبادت گذاروں کو کہ وہ عالموں سے افضل ہونے کا دعویٰ کسی بنیاد پر کرتے ہیں دیکھئے اپنے وارثین علماء کے لئے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے پیارے انداز سے دعا فرماتے ہیں۔

عن ابی مسعود قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم یقول نضر اللّٰہ امراء سمعا منا شیئا فیلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی لہ من سامع

" حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اللہ اس شخص کو ترو تازہ رکھے جس نے ہم سے کچھ سنا پھر جیسا سنا تھا ویسے دوسروں تک پہنچایا گیا ہے وہ بسا اوقات سننے والے سے (عالم) زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔"

ترمذی شریف)

یہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ہی کا اثر ہے کہ آج تک علماء کا مرتبہ و

مقام محفوظ ہے ورنہ ہر دور میں دنیا والوں نے علم کی شمع روشن رکھنے والوں پر ظلم و ستم کیے انہیں ستایا پریشان کیا لیکن دولت و اقتدار کے پوجاری چلے گئے آج کوئی ان کا نام لینے والا بھی نہیں اور علماء دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں ان کا نام عزت و احترام سے ہی لیا جاتا ہے لوگ ان کے چھوڑے ہوئے علم سے نہ صرف فیض حاصل کرتے ہیں بلکہ اپنی زندگی کے بہت سے مسائل اور الجھنیں دور کر لیتے ہیں ہمارے اس دور میں ہی علماء کا حال دیکھئے انہیں نہ حکومت کی سرپرستی حاصل ہے نہ ہی عوام ان کی قدر کرتے ہیں اماموں کو مساجد سے اور مدرسین کو مدرسوں سے جو تنخواہ ملتی ہے وہ کسی دفتر کے ایک کلرک کی تنخواہ سے زیادہ نہیں ہوتی مقررین مبلغین مصنفین کے اخراجات کی ذمہ داریاں قبول کرنے والا آج کوئی نہیں لیکن بحمد اللہ پھر بھی دین دین کے یہ خادم اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہیں ان کے اخراجات دوسروں سے زیادہ ہوتے ہیں لیکن پورے ہوتے ہیں ان کی زندگی ان سے زیادہ پر سکون ہے جو دن رات دھکے کھا کر دولت کے ڈھیر لگا لیتے ہیں لیکن سکون و اطمینان ان کے قریب نہیں ہوتا الحمد اللہ علماء ترو تازہ ہیں اور ہمیشہ رہیں گے کہ راحت جان ﷺ کی دعا مقبول ہے اور نہ صرف یہ بلکہ دیکھئے ان لوگوں کو جو علماء کی قدر کرتے ہیں ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کے دینی و ذاتی معاملات میں ان کی مدد کرتے ہیں اللہ رب العزت ان پر بھی کرم فرماتا ہے کہ انہیں ہر طرح اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے سکون کی زندگی بخشتا ہے کہ یہ اثر اس دعا کا ہے جو محبوب دو جہاں ﷺ نے اپنے وارثین کے لئے کی۔

عالم کا تورات کو تھوڑی دیر علم سکھانا نوافل پڑھنے کے لیئے ساری رات جاگنے سے افضل ہے

و عن ابن عباس قال تدارس العلم ساعة من اللیل خیر من احیائها

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علم سکھانے کے لیئے تھوڑی دیر جاگنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔"

امامِ وقت حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم عن رجلین کانا فی بنی اسرائیل احدھما کان عالما یصلی المکتوبة ثم یجلس فیعلم الناس الخیر والا خیر یصوم النھار و یقوم اللیل ایھا افضل قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم فضل ھذا العالم الذی یصلی المکتوبة ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النھار و یقوم اللیل کفضلی علی ادناکم

"راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو افراد کے بارے میں دریافت کیا گیا ان میں سے ایک عالم تھے جو فرض نماز ادا کر کے بیٹھے اور لوگوں کو دینی تعلیم دیتے اور دوسرے کا حال یہ تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے اس پر محبوبِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھ کر رات کو عبادت کرتا ہے اتنی ہی فضیلت حاصل ہے جتنی کہ مجھے تمہارے ادنیٰ آدمی پر حاصل ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

غرضیکہ عالم عابد سے بہر حال افضل ہوتا ہے عالم کی عمل مصروفیات ہی

فرائض کے بعد سب سے بڑی عبادت ہے پس جو لوگ اپنی ظاہری عبادتوں پر ناز کرتے اور اپنے آپ کو عالموں سے افضل سمجھنے لگتے ہیں انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ آقائے کائنات ﷺ کے ارشادات کی مخالفت کر رہے ہیں اور بڑی ہی غلط فہمی میں مبتلا ہیں

علماء کی مغفرت

گزشتہ صفحات پر علماء کا جو مرتبہ و مقام بیان کیا گیا اس سے یہ واضح ہے کہ اللہ رب العزت جل جلالہ اپنے نبی کے وارثین دین کے خادموں اور قرآن و حدیث کی اشاعت کرنے والوں کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھے گا ان کے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اپنے فضل و کرم سے یقیناً ان کی مغفرت و بخشش فرمائے گا جیسا کہ صاحب تفسیر مظہری نے ایک حدیث نقل فرمائی جس کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ راحت دو جہاں ﷺ نے فرمایا محشر میں اللہ اپنے سب بندوں کو جمع فرمائے گا ان میں سے علماء دین کو ایک ممتاز مقام پر جمع ہونے کا حکم دے گا اور ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمائے گا

انی لم اضع علمی فیکم الا لعلمی بکم ولم اضع علمی فیکم لا عذبکم انطلقوا قد غفرت لکم

"میں نے اپنا علم تمہارے دلوں میں اس لیئے رکھا تھا کہ میں جانتا تھا کہ تم اس امانت کا حق ادا کرو گے اور میں نے تمہارے سینوں میں اپنا علم اس لیئے نہ رکھا تھا کہ تمہیں عذاب دوں تو جاؤ میں نے تم سب کو بخش دیا۔

بلا شبہ وہ غفور و رحیم ہے اس کے کرم پر کیا شبہ کیا جا سکتا ہے کہ جسے چاہے

بغیر حساب و کتاب کے بخش دے اور علماء کے پاس تو اپنے بے شمار گناہوں کے باوجود یہ مضبوط سہارا موجود ہے کہ شفیع المذنبین ﷺ کے وارث ہیں۔ یقیناً وہ ہم جیسے گنہگاروں سے بہت افضل ہیں کہ ان کی زندگی ہر لمحہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات کو پڑھنے ان پر غور کرنے ان کی اشاعت کرنے میں گزرتا ہے پس اگر ہم ان کا احترام کریں ان سے ان کے علم کی وجہ سے محبت کریں ان کی خدمت کریں ان کی دینی کاموں میں اپنے وقت اپنی دولت سے مدد کریں تو کیا عجب ان کے صدقے سے ہمارے گناہوں کو بھی بخش دیا جائے

علماء کے لیئے تو محبوب کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین (بخاری)

" اور محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔"

پس علماء کو تو بھلائی نصیب ہو گی دنیا میں بصورت عزت و شہرت اور آخرت میں نجات کی صورت میں لیکن سوچنا اس دور کے مسلمانوں کو ہے کہ کیا وہ دین اور علماء دین سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہے ہیں سوچنا ہمیں ہے کہ علماء کے ساتھ کیا برتاؤ کر رہے ہیں آج ہماری لا پرواہی کا شکار ہونے کے سبب دین کے یہ خدام اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے قاصر رہتے ہیں وہ علم کا نور پھیلانے کے لیئے مدرسے کھولتے ہیں لیکن ہم اپنے بچوں کو دین کی تعلیم کے لیئے مدرسوں میں بھیجنا گوارا نہیں کرتے علماء مساجد میں درس قرآن دیتے ہیں

لیکن ہمارے پاس اس میں شریک ہونے کے لیئے وقت نہیں علماء کتابیں تصنیف کرتے ہیں لیکن ہماری لاپرواہی کے باعث وہ ان کی اشاعت سے قاصر رہتے ہیں اگر وہ دولت مانگیں تو ہم انہیں بھکاری کہتے ہیں اگر نہ مانگیں تواز خود ہمیں توفیق نہیں کہ ان کی خدمت کریں بتائیے ان حالات میں علماء دین کی خدمت کیسے کریں علم کا نور کیسے پھیلائیں امت کی لاپرواہی کا یہ طوفان ہی علم کی شمع کو دن بدن مدھم کئے دے رہا ہے۔

بلند درجے

یہی علماء کرام ہیں جن کے درجات بلند فرمانے کا اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا

یرفع اللّٰہ الذین امنوا منکم والذین اوتو العلم درجت واللّٰہ بما تعلمون خبیر (مجادلہ)

" اللہ تعالیٰ درجے بلند فرماتا ہے تم میں سے ان کے جو ایمان لے آئے اور جن کو علم دیا گیا۔

مرتبہ چاہے دنیا کا ہو یا آخر کا ایمان والوں اور علم والوں ہی کو نصیب ہوتا ہے اہل علم پر اللہ کا یہ کیا کم احسان ہے کہ زندگی میں دنیا ان کی گرد جمع رہتی ہے اور مرنے کے بعد ہمیشہ ان کا نام احترام ہی سے لیا جاتا ہے یہ کیا کم احسان ہے کہ ان میں ایسی قوت و طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ دنیا کا لالچ ظالموں کا ظلم کوئی چیز انہیں خدمت علم و دین سے نہیں روک پاتی یہ کیا کم احسان ہے کہ ان کا مقام یا تو رسول ﷺ کا منبر ہوتا یا مصلیٰ ' دنیا ان کو کتنی ہی حقیر نظروں سے دیکھے لیکن وعدہ الٰہی کے مطابق ان کا درجہ مرتبہ بلند ہی رہتا ہے صاحبِ حکومت و

اقتدار لوگوں کو مجمع ہو یا دولت مندوں کا علماء ان میں تاروں کی طرح چمکتے ہی نظر آتے ہیں ماضی میں بھی یہی مقام تھا آج بھی یہی ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا کہ یہ مرتبہ اللہ کا دیا ہوا ہے کوئی نہیں چھین سکتا دولت چھینی جا سکتی ہے اقتدار چھین لیا جاتا ہے لیکن علم ان سے کون چھین سکتا ہے کیا خوب فرمایا حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

"علم، مال سے بہتر ہے مال کی حفاظت کرنا پڑتی ہے مگر علم تمہاری حفاظت کرتا ہے مال خرچ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے مگر علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے علم حاکم ہے مال محکوم مالدار چل بسے مگر علم والے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں علم والوں کے جسم تو مٹ سکتے ہیں مگر ان کے کارنامے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔"

پھر علماء کرام کے ادب و احترام کی تعلیم دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"جب تم کسی عالم کے پاس پہنچو تو پہلے عالم کو پھر دوسروں کو سلام کرو عالم کے سامنے نہایت ادب سے بیٹھو ہاتھوں سے اشارے نہ کرو آنکھیں نہ پھیرو عالم سے حجت نہ کرو بحث نہ کرو سوالوں سے پریشان نہ کرو کہ عالم اس درخت کی طرح ہے جو پھلوں سے لدا ہوا ہے اور اپنے میٹھے پھل کو برابر ٹپکاتا رہتا ہے (یعنی ہر قسم کے سوال کا جواب دیتا ہے) اور عالم کے لئے ضروری ہے کہ باوقار اور سنجیدہ ہو ادھر ادھر بلا ضرورت نہ دیکھے شور و غل نہ کرے کھیل کود نہ کرے روکھا اور بے مروت بیہودہ باتیں کرنے والا نہ ہو۔

گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر بنی اسرائیل کا قائد " طالوت " کو مقرر فرمایا تھا جبکہ نہ اس کا خاندان بڑا تھا نہ ہی وہ

دولت مند تھا نہ اسے کوئی شہرت حاصل تھی وہ تو اس وقت کے نبی کے پاس اپنے باپ کے گمشدہ گدھے کے مل جانے کی دعا کرانے آیا تھا " طالوت " کو تو پتہ ہی نہ تھا کہ یہاں امارت و قیادت اس کا انتظار کر رہی ہے نبی نے اللہ کی بتائی ہوئی علامات اس میں پائیں اور بنی اسرائیل کو جمع کر کے اعلان کر دیا کہ یہ ہے تمہارا امیر اور جب انہوں نے اس کی حیثیت کو چیلنج کیا تو نبی نے علم ہی کو اس کے بلند مرتبہ کا ذریعہ بتایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قال ان اللّٰہ اصطفٰہ علیکم وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم

" نبی نے کہا بے شک اللہ نے اسے (طالوت کو) تمہارے مقابلے میں چن لیا ہے اور اس کو علم اور جسم میں کشادگی عطا فرمائی ہے۔ "

((البقرہ)

یہ ہے وہ بلند درجہ جو اللہ اہل علم کو عطا فرماتا ہے

عالم و جاہل

ایک سوال کی صورت میں اللہ کا اعلان ہے کہ علم والے اور جاہل ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوالالباب

" (اے محبوب ﷺ) آپ پوچھئے کیا برابر ہو سکتے ہیں علم والے اور جاہل البتہ صرف عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ "

(زمر ۹)

علم والے اور جاہل کیسے برابر ہو سکتے ہیں جاہل جو قرآن کا پیغام سمجھنا تو در کنار

قرآن کے الفاظ تک نہیں پڑھ پاتا جو نماز روزہ حج و زکوۃ کے ضروری مسائل تک نہیں جانتا جو اپنے ماں باپ کا جنازہ تک نہیں پڑھ سکتا جو والدین اور بیوی بچوں کے حقوق میں فرق نہیں کرپاتا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی اہمیت کا احساس تک نہیں رکھتا ایسا شخص عالم کے برابر کیسے ہو سکتا ہے عالم جو جانتا ہے کہ انسان کا مقصد زندگی کیا ہے جو سمجھتا ہے کہ عبادات کی اہمیت اور فائدہ کیا ہے جو بندوں کے حقوق پہچانتا اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے جو دین پر دنیا کو قربان کرتا ہے جو شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے جو خود سیدھے راستے پر ہوتا ہے اور دوسروں کو اچھی راہ دکھاتا ہے جو اپنی منزل پہچانتا ہے " عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے " یہ ایک حقیقت ہے لیکن اس حقیقت کو دنیا کے پجاری دولت کے نشے میں مست نہیں تسلیم کر سکتے۔ اس کو تو عقلمند ہی مانتے ہیں اسی لئے حضرت ابن شہاب زہری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں علماء حق کے وجود سے دین و دنیا کا استحکام ہے اور علم کی تباہی دین و دنیا کی تباہی ہے۔"

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں " عالم کی موت سے اسلام میں ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے مدتیں گزرنے کے باوجود بھی پُر نہیں ہوتا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ قیامت آنے اور لوگوں کے برباد ہونے کی کیا علامت ہے آپ نے فرمایا " علما کا اٹھ جانا "

آج کی تباہی جس کا سب ہی رونا روتے ہیں اسی لئے تو ہے کہ ہم جہالت کو علم سمجھ بیٹھے اور جاہلوں کا احترام کرنے لگے اصل علم کی ہمارے نزدیک کوئی قدر

نہ ہی علماء کی ہماری نظروں میں کوئی وقعت نہ رہی دنیا کا علم رکھنے والے ہماری قیادت اور رہبری کے حقدار قرار دیئے جانے لگے علماء کے سپرد صرف نکاح پڑھانے مردے نہلانے جنازہ پڑھانے کا کام کر دیا گیا امریکہ و یورپ کی یونیورسٹیوں سے ڈگریاں حاصل کرنے والوں کو اعلیٰ تعلیم یافتہ کہا جانے لگا اور قرآن و حدیث کے علوم حاصل کرنے میں زندگیاں گذار دینے والوں کو فرسودہ خیال اور رجعت پسند قرار دے دیا گیا۔ یہ دنیا جو چاہے کرشمہ دکھائے حقیقت اپنی جگہ حقیقت ہی رہے گی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ ملکہ سبا کا قیمتی تخت ان کے دربار میں پیش کیا جائے تو درباریوں سے فرمایا تم میں سے کون اس تخت کو لا سکتا ہے تو ایک طاقتور امانت دار جن نے کہا" میں اس کو لاتا ہوں مجلس برخاست ہونے سے پہلے تو ایک اللہ کا بندہ جس کے پاس علم تھا بولا میں اس کو آپ کے آنکھ جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا" آپ نے اجازت دی اور تخت دربار میں موجود تھا قرآن کریم میں ہے۔

قال یایها الملوا ایکم یاتینی بعر شها قبل ان یاتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا اتیک به قبل ان تقوم من مقامک و انی علیه لقوی امین قال الذی عنده علم من الکتب انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک فلما راه مستقرا عنده قال هذا من فضل ربی لیبلونی ء اشکر اشکرام اکفر ومن شکر فانما یشکر لنفسه ومن کفر فان ربی غنی کریم

" آپ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اے میرے درباریو تم میں سے کون میرے پاس اس تخت کو لے آئے گا اس سے پہلے کہ وہ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں فرمانبردار بن کر جنات میں سے ایک عفریت نے کہا (اگر حکم ہو تو) میں اس کو لاتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے کھڑے ہوں اور بے شک میں اس کو اٹھانے کی طاقت بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔ (اسی وقت وہ) شخص بولا جس کے پاس کتاب کا علم تھا (اگر اجازت ہو تو) میں اسے لاتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے پھر جب آپ نے تخت اپنے سامنے رکھا دیکھا تو فرمانے لگے یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جس نے شکر کیا وہ اپنے بھلے ہی کے لیئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے (وہ اپنا نقصان کرتا ہے) بے شک میرا رب غنی بھی ہے اور کریم بھی۔"

(نحل، ۳۸۔۴۰)

عفریت جن چاہے کتنی ہی طاقت رکھتا تھا اور کتنا ہی امانت دار تھا لیکن علم والے کا مقابلہ کہاں کر سکتا تھا جس کو اللہ علم دیتا ہے وہ سب سے زیادہ قوت و طاقت والا ہو جاتا ہے اور سب سے زیادہ امانت دار بھی

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس علم والے نے آنکھ جھپکنے کے وقفہ میں عظیم الشان تخت حاضر کیا اس کے پاس جادو کا علم نہ تھا اور نہ ہی وہ کوئی سائنس دان تھا کہ جادوگر اور سائنس دان بڑے بڑے کارنامے دکھاتے ہیں لیکن ان کے کاموں پر یقین و اعتماد نہیں کیا جا سکتا جادوگر تماشہ دکھاتے ہوئے روپیہ کا ڈھیر

بنا کر دکھا دیتا ہے لیکن وہ روپیہ کسی کام نہیں آ سکتا کہ فوراً غائب ہو جاتا ہے اور سائنس دانوں کا تو یہ حال ہے کہ ایک چیز دوسری چیز کے بغیر نہیں بنا سکتے۔ ہوائی جہاز بنا تو دیا لیکن اگر اللہ کا پیدا کردہ تیل نہ ہو تو لاکھوں کا ہوائی جہاز لوہے کا ڈھیر ہے پھر ہوائی جہاز اڑتا ہے لیکن منزل تک پہنچنے کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا نہ جانے کتنے ہوائی جہاز تباہ ہو گئے اور برسوں تحقیقات کے باوجود وجہ خرابی کا پتہ نہ چل سکا علم الٰہی سے جو کام ہوتا ہے وہ یقینی ہوتا ہے جس نے تخت حاضر کیا اس کے پاس کتاب کا علم تھا اللہ کی کتاب کا جس پر اسے پورا پورا اعتماد تھا لہٰذا اس نے سلیمان علیہ السلام جیسے بارعب نبی اور بادشاہ کے سامنے پورے اطمینان سے کہا کہ " اجازت ہو تو تخت میں حاضر کروں اور صرف آنکھ جھپکنے کے وقفہ میں " اجازت ملی اور تخت حاضر ہو گیا" طاقت و قوت کا سہارا لینے والا چاہے جن ہو یا انسان عالم کے برابر نہیں ہو سکتا۔"

عالم و جاہل برابر نہیں ہو سکتے جیسے اندھا نابینا تاریکی 'نور' سایہ' تیز دھوپ زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے یہ ایک حقیقت ہے جس کا سب ہی اعتراف کرتے ہیں اور اہل ایمان کے لئے اس کو قرآن کریم بیان فرماتا ہے۔

وما یستوی الاعمی والبصیر ولا الظلمت ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما یستوی الاحیاء ولا الاموت

" اور برابر نہیں ہے اندھا اور نابینا اور نہ اندھیرے اور نور اور نہ سایہ اور تیز دھوپ اور نہ ایک جیسے ہیں زندے اور مردے۔"

(فاطر ۱۹ ـ ۲۲)

جاہل اندھا ہوتا ہے اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتا ہے اپنی جہالت سے لوگوں پر ظلم و ستم کرتا اور تیز دھوپ کی طرح انہیں ستاتا ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے عالم بینا ہے علم کے نور سے اس پر ہر چیز روشن رہتی ہے وہ اپنے علم سے لوگوں کو راحت پہنچاتا ہے ان کے حقوق ادا کرتا ہے لوگ سکون کی زندگی حاصل کرنے کے لئے اس کی طرف ایسے ہی دوڑتے ہیں جیسے سخت دھوپ میں تپنے والا سایہ کی طرف بھاگتا ہے وہ زندہ دل لے کر زندگی بسر کرتا ہے اور مرنے کے بعد بھی اس کے کارنامے اس کی نیکیاں اس کو زندہ رکھتی ہیں۔ پس مان لو کہ۔

"عالم اور جاہل کسی طرح برابر نہیں ہو سکتے۔"

فضائل حصول علم دین

انما یخش اللّٰہ من عبادہ العلماء (سورہ الفاطر ۲۸)

ترجمہ۔ اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے لئے خیر کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ راحت جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے دودھ پی لیا میں نے دیکھا کہ (سیر ہونے کی وجہ سے) دودھ میرے ناخنوں سے نکل رہا تھا میں نے اپنا پس خوردہ حضرت عمر بن الخطاب کو دیا صحابہ نے

پوچھایا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس سے کیا تعبیر لی! آپ نے فرمایا علم!

☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب دو عالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندوں کے سینوں میں سے علم کو نہیں نکالے گا لیکن علماء کو اٹھا کر علم اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے ان سے سوال کیا جائے گا اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے سو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا صرف دو چیزوں پر رشک کرنا مستحسن ہے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو نیکی کے راستہ میں خرچ کرتا ہو اور ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی وہ اس کے مطابق فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا۔ جو آدمی علم کو تلاش کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جو قوم کتاب اللہ کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کے ساتھ درس کا تکرار کرے ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس فرشتوں میں کرتا ہے اور جس شخص کو اس کا علم پیچھے کر دے تو اس کو اس کا نسب آگے نہیں بڑھاتا

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا جو شخص علم کی طلب میں نکلے وہ لوٹ کر آنے تک اللہ کے

راستہ میں ہے۔

☆ حضرت سنجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص علم کو طلب کرے وہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس مشرق کی طرف سے کچھ لوگ علم حاصل کرنے آئیں گے پس وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔

☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ۔ " اللہ تعالیٰ اس شخص کو تازہ تابندہ رکھے جو ہم سے حدیث سن کر اس کو یاد رکھتا ہے حتیٰ کہ کسی اور شخص کو وہ حدیث پہنچا دیتا ہے بسا اوقات ایک فقہ کا حامل اپنے سے زیادہ فقیہ کو پہنچاتا ہے اور بعض اوقات ایک فقہ کا حامل خود فقیہ نہیں ہوتا۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے سواری طلب کی آپ کے آپ کے پاس سواری نہیں تھی آپ نے اس کی کسی اور شخص کی طرف رہنمائی کی اس نے اس کو سواری دے دی اس شخص نے آکر راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اس نے سواری دے دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نیکی کی رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی مثل ہے۔

☆ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی اچھے کام کو شروع کیا پھر اس کام کی

پیروی کی گئی تو اس نیکی کا بھی اجر ملے گا اور نیکی کی پیروی کرنے والوں کا بھی اجر ملے گا اور ان کے اجروں میں کمی نہیں ہو گی اور جس نے کسی برے کام کی ابتداء کی اور اس کام کی پیروی کی گئی تو اس کو اپنی برائی کا گناہ بھی ہو گا اور پیروی کرنے والے کا بھی گناہ ہو گا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ یاد رکھو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں یاد رکھوں گا آپ نے فرمایا جس شخص نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر عمل ترک کیا جا چکا تھا تو اس کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا اور ان کے اجروں میں کمی نہیں ہو گی اور جس شخص نے کسی ایسی بدعت سیئہ کو شروع کیا جس سے اللہ اور اس کا رسول ناراض ہوں تو اس کو بدعت پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ہو گا اور ان لوگوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک فقہ ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں اچھے اخلاق اور دین کا علم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم (مجھ سے احادیث) سنتے ہو اور تم سے سماع کیا جائے گا اور جنہوں نے تم سے سنا ہے ان سے سماع کیا جائے گا۔

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخدا اگر اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

☆ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں راحت جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن مجید کا علم سیکھے اور سکھائے۔

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کردے گا اور اسے اس کے گھر کے ان دس افراد کے لیئے شفاعت کرنے والا بنادے گا جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے۔

☆ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو ذر! اگر تم صبح اٹھ کر قرآن مجید کی ایک آیت کا علم حاصل کرلو تو وہ تمہارے لیئے سو رکعات پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تم صبح اٹھ کر علم کا ایک باب (سبق) پڑھ لو خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو تو وہ ایک ہزار رکعات پڑھنے سے بہتر ہے۔

☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے علم کو طلب کیا اور اس کو پالیا اس کو دو اجر ملیں گے اور جو نہ پاسکا اس کو ایک ایک اجر ملے گا۔

☆ ضحاک کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس

حال میں صبح کرو کہ تم عالم ہو یا **متعلم** ان کے علاوہ اور کسی میں خیر نہیں ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معلم اخلاق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنے ہوں گے صبح انسان مومن ہو گا اور شام کو کافر سوا اس شخص کے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ زندہ رکھا۔

☆ حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنو اسرائیل کے دو آدمیوں کے متعلق سوال کیا گیا ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا اور دوسرا شخص عابد تھا جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا ان میں سے کون سا افضل ہے راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا ہے اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا ہے اس کی دن میں روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسی میری تم میں سے کسی ادنیٰ درجہ کے شخص پر فضیلت ہے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نیکی کے معلم کے لیئے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا یہ دونوں نیکی پر ہیں اور ایک دوسرے سے افضل ہے بہر حال یہ گروہ نیکی کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کر رہا ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو نہ دے اور رہے یہ لوگ تو یہ فقہ اور علم کو حاصل کر رہے ہیں اور اَن پڑھ لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں سو افضل یہ ہیں اور میں بطورِ معلم ہی معبوث ہوا ہوں پھر آپ

ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔

☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص احیاء اسلام کے لئے علم کو طلب کر رہا تھا اور اس حال میں اس کو موت آگئی اس کے اور انبیاء کے درمیاں جنت میں صرف ایک درجہ ہو گا۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا اللہ کے گھروں میں سے جس گھر میں بھی جمع ہو کر جو لوگ کتاب اللہ کا تذکرہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں ان پر فرشتے اپنے پروں سے اس وقت تک سایہ کیئے رہتے ہیں جب تک وہ کسی اور کام میں مشغول نہیں ہوتے اور جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستہ پر جائے اللہ تعالیٰ اس کے لیئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے اور جس شخص کو اس کا علم مؤخر کر دے اسے اس کا نسب مقدم نہیں کرتا

☆ عطاء نے **اطیعو اللّٰہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم** کی تفسیر میں کہا اصحاب امر سے مراد علم اور فقہ والے ہیں اور اطاعت رسول سے مراد کتاب اور سنت کی اتباع ہے

☆ **احنف** بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عہدہ کی ذمہ داری لینے سے پہلے فقہ حاصل کرو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رات کی ایک ساعت میں علم حاصل کرنا ساری رات جاگنے سے افضل ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں رات کے تین حصے کرتا ہوں تہائی رات میں سوتا ہوں تہائی رات میں قیام کرتا ہوں اور تہائی رات میں راحت جاں

ﷺ کی احادیث یاد کرتا ہوں۔

☆ ابراہیم نے کہا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تھوڑا سا علم بھی حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قدر کفایت عطا فرمائے گا ابو جعفر نے کہا ابلیس کے نزدیک عالم کی موت ستر عابدوں کی موت سے زیادہ محبوب ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا ہر چیز کا ستون ہے اور اسلام کا ستون دین کی فقہ ہے اور ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔

☆ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آدمیوں کا ذکر کیا گیا ایک عابد تھا دوسرا عالم تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح میری تم میں سے کسی ادنیٰ پر فضیلت ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمانوں اور زمینوں والے حتیٰ کہ چیونٹی بھی اپنے سوراخ میں اور حتیٰ کہ مچھلی بھی لوگوں کے معلم خیر کے لیۓ دعا کرتی ہے۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مومن نیکی کی بات سننے سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں معلمِ اخلاق ﷺ نے فرمایا حکمت کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے وہ بات جہاں ملے مومن اس بات کا زیادہ حقدار ہے

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمین پر علماء آسمان پر ستاروں کی طرح ہیں جن سے سمندر اور خشکی پر ہدایت حاصل کی جاتی ہے اور جب ستارے چھپ جائیں گے تو قریب ہے کہ ہدایت حاصل کرنے والے بھٹک جائیں

☆ حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم کی عابد پر ستر درجہ فضیلت ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین جتنا فاصلہ ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اگر آدمی علم کا ایک باب پڑھ لے تو وہ میرے نزدیک ہزار نفل پڑھنے سے بہتر ہے ان دونوں نے کہا کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب طالب علم کو طلب علم کی حالت میں موت آئے تو وہ شہید ہے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو چر لیا کرو صحابہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ !جنت کی کیاریاں کیا ہیں ؟ آپ نے فرمایا علم کی مجلسیں۔

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علماء انبیاء کے خلفاء ہیں۔

☆ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنی کرسی پر رونق افروز ہو گا علماء سے فرمائے گا میں نے اپنا علم اور حکم

تم میں صرف اس لیے رکھا تھا کہ میں باوجود ان خطاؤں کے جو تم میں ہیں تمہاری مغفرت کردوں اور میں پرواہ نہیں کرتا اس کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے۔

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو الگ کرلے گا پھر فرمائے گا اے علماء کی جماعت میں نے تم میں اپنا علم تم کو عذاب دینے کے لئے نہیں دیا تھا جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا۔

☆ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم زمین پر اللہ کا سلطان ہے جو اس کی مذمت کرے گا وہ ہلاک ہو گا۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علماء انبیاء کے وارث ہیں آسمان والے ان سے محبت کرتے ہیں اور جب وہ فوت ہو جائیں تو قیامت تک سمندر کی مچھلیاں ان کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علماء کی اتباع کرو کیونکہ وہ دنیا اور آخرت کے چراغ ہیں۔

☆ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلبِ علم میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا ضامن ہے۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم کی موت سے اسلام میں سوراخ ہو جاتا ہے جو وقت

کے گزرنے سے پر نہیں ہوتا۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن علماء کے لکھنے کی روشنائی کو شہداء کے خون کے ساتھ وزن کیا جائے گا تو علماء کی روشنائی کا شہداء کے خون سے زیادہ وزن ہو گا

علمی کاوشیں

تحصیل علم ایک سنجیدہ کام ہے افسوس کہ آج تعلیم کی طرف سب سے کم توجہ دی جاتی ہے حکومت نے بھی جس شعبے کو بالکل نظرانداز کر رکھا ہے وہ تعلیم ہی کا شعبہ ہے سب سے زیادہ کرپشن بھی اس شعبے میں در آئی ہے

طلبہ میں ذوق و شوق اور جوش و جذبہ بالکل مفقود ہوتا جا رہا ہے ہمارے کالج اور ہماری یونیورسٹیاں کلرک پیدا کرنے والی فیکٹریاں بن کر رہ گئی ہیں چند صفحات میں یہ بتانا مقصود ہے کہ ہمارے عظیم صاحباں علم اپنے آپ کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیئے کس قدر پر خلوص محنت کرتے تھے طویل سفر کی صعوبتیں برداشت کیا کرتے تھے پھر جا کر کہیں ائمہ وقت کہلائے اور آج بھی اس اعزاز سے یاد کیئے جاتے ہیں چند مثالیں نذر قارئین ہیں۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

☆ حضرت ابن فرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مشہور محدث ہیں آپ کا جب انتقال ہوا تو کتابوں سے بھرے ہوئے اٹھارہ صندوق چھوڑے جن میں اکثر

کتابیں خود ان کے اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی تھیں اور کمال یہ ہے کہ محدثین کے نزدیک ان کا لکھا ہر لحاظ سے حجت ہے۔

☆ حضرت امام ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ تین سال کے تھے کہ ان کے باپ کا انتقال ہو گیا یتیمی کی حالت میں پرورش پائی ہر وقت مطالعہ میں مشغول رہتے سوائے نماز جمعہ کے گھر سے کہیں دور نہ جاتے آپ نے کتابوں کی دو ہزار جلدیں خود اپنے ہاتھ سے لکھیں ان کی اپنی تصانیف کی تعداد اڑھائی سو سے زیادہ ہے آپ کے درس کا یہ عالم تھا کہ مجلس میں بعض دفعہ ایک لاکھ سے زیادہ شاگردوں کا اندازہ کیا گیا سلاطین ' وزراء اور امراء آپ کے درس میں حاضر ہوتے اور اسے اپنی سعادت سمجھتے تھے ایک لاکھ افراد آپ سے بعیت ہوئے بیس ہزار افراد نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا احادیث پاک لکھتے وقت جب قلم بناتے تو اس کے تراشے جمع کرتے جاتے مرتے وقت وصیت فرمائی کہ میت کو غسل دینے کے لیئے انہی تراشوں سے پانی گرم کیا جائے روایت ہے کہ قلموں کے یہ تراشے اس قدر زیادہ تھے کہ غسل کے لیئے پانی گرم کرنے کے بعد بھی کافی مقدار میں بچ رہے۔

☆ حضرت یحییٰ بن معین رحمتہ اللہ علیہ حدیث پاک کے بہت مشہور استاد ہوئے ہیں آپ فرماتے ہیں میں نے دس لاکھ حدیثیں خود اپنے ہاتھ سے لکھی ہیں۔

☆ ابن جریر طبری رحمتہ اللہ علیہ مشہور مورخ ہیں چالیس سال تک ہر روز چالیس صفحات اپنے ہاتھ سے لکھتے رہے ان کی تاریخ بہت مشہور ہے اور

ہر جگہ دستیاب ہے اسی طرح آپ کی تفسیر بھی بہت مشہور ہے اور عام طور پر دستیاب ہے

☆ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کو تین لاکھ حدیثیں یاد تھیں اور آپ نے صحیح بخاری کا انتخاب چھ لاکھ **حدیثوں** سے کیا تھا

☆ امام شمس الدین سرخسی رحمتہ اللہ علیہ نے تیس ضخیم مجلدات پر مشتمل مبسوط جیسی عظیم کتاب بغیر کسی کتاب کے مطالعہ کئے زبانی املاء کرائی اور صرف مبسوط ہی نہیں امام سرخسی رحمتہ اللہ علیہ نےمبسوط جیسی کئی ضخیم کتابیں قید خانہ میں بغیر مطالعہ کے زبانی املاء کرائیں

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے ستر ہزار سے زائد احادیث بیان کی ہیں اور چالیس ہزار احادیث سے کتاب الاثار کا انتخاب کیا ہے۔

☆ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں علامہ زرقانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ نے نو سو سے زیادہ مشائخ اور بزرگان دین سے علم دین حاصل کیا ہے امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کو تحصیل علم کی بے حد لگن تھی زمانہ طالب علمی میں آپ کے پاس کچھ زیادہ مال نہ تھا کتابوں کا اشتیاق اس قدر تھا کہ مکان کی چھت توڑ کر اس کی کڑیاں فروخت کی اور کتابیں خریدیں امام زرقانیؒ بیان کرتے ہیں کہ امام مالکؒ نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث تحریر کی ہیں

☆ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۵ سال کی عمر میں حدیث پاک کا سماع شروع کیا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کو درس و تدریس میں کئی بار

مشکلات اٹھانی پڑیں مامون رشید کے عہد میں جبراً آپ کو افتاء اور تدریس سے روک دیا گیا لیکن کسی دور میں بھی قید و بند کی صعوبتیں اور جبر واستبداد کی زنجریں میدان تدریس میں آپ کا راستہ نہ روک سکیں اور علم حدیث میں آپ کا فیضان سیل رواں کی مانند بڑھتا چلا گیا دس لاکھ **حدیثیں** زبانی یاد تھیں آپ کے جنازہ میں دس لاکھ سے زیادہ لوگ تھے

☆ امام محمد رحمتہ اللہ علیہ آپ نے ایک لاکھ سے زیادہ مسائل مستنبط کیئے ہزار کے لگ بھگ کتابیں تصنیف فرمائیں اور بے شمار شاگرد چھوڑے ہیں

آپ رات کے تین حصے کرتے ایک حصہ میں عبادت کرتے ایک حصہ میں مطالعہ اور باقی ایک حصہ آرام کیا کرتے تھے امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں امام محمدؒ کے پاس ٹھہرا میں ساری رات نفل پڑھتا رہا اور امام محمد چارپائی پر لیٹے رہے صبح کو امام صاحب نے بغیر وضو کیئے نماز پڑھی میں نے پوچھا حضرت آپ نے وضو نہیں کیا فرمایا تم نے ساری رات اپنے نفس کے لیئے عمل کیا نوافل پڑھے میں نے تمام رات محبوب دو جہاں ﷺ کی امت کے لیئے عمل کیا اور کتاب اللہ سے مسائل کا استنباط کرتا رہا اور اس رات میں نے ہزار سے زیادہ مسائل کا استخراج کیا امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اپنی شب بیداری پر امام محمدؒ کی شب بیداری کو ترجیح دی مولانا عبد الحئیؒ لکھنوی اور مولانا فقیر محمد جہلی نے لکھا ہے کہ امام صاحب نے ۹۹۹ کتابیں لکھی ہیں اور اگر ان کی عمر وفا کرتی

تو وہ ہزار کا عدد پورا کر دیتے

☆ امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب آپ کی عمر دس سال کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں علم حدیث کی تحصیل کا شوق پیدا کیا اور آپ نے بخارا کے درس حدیث میں داخلہ لے لیا علم حدیث پاک کو آپ نے انتہائی کاوش اور محنت سے حاصل کیا متن کو محفوظ اور سند کے ایک ایک راوی کو ضبط کیا حتیٰ کہ ایک سال کے بعد متن حدیث اور اس کی سند پر آپ کے عبور کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات اساتذہ بھی آپ سے اپنی تصحیح کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کے استاذ داخلی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا

حدثنا سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم

آپ نے فرمایا ابو الزبیر کی ابراہیم سے کوئی روایت نہیں استاذ نے ناراض ہو کر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تہدید کی آپ نے کہا اگر آپ کے پاس اصل ہے تو اس میں دیکھ لیجئے استاذ نے اصل کی طرف رجوع کیا اور کہا اچھا پھر بتلاؤ یہ روایت کس طرح ہے آپ نے عرض کیا **حدثنا سفیان عن زبیر بن عدی عن ابراہیم** اور بتلایا کہ یہ لفظ ابی الزبیر نہیں عدی ہے استاذ صاحب حیران رہ گئے اور انھوں نے بھری مجلس میں امام بخاری کی تحسین کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یونہی تیزی اور مہارت سے علوم **دینیہ** حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ سولہ سال کی عمر میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن مبارک ' **وکیع** اور دیگر اصحاب ابی حنیفہ کی کتابوں کو ازبر کر لیا تھا۔

امام بخاریؒ نے روایت حدیث کے سلسلہ میں بارہا دور دراز شہروں کا سفر کیا اور برس ہا برس وطن سے دور بیٹھے اکتساب علم کرتے رہے انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ میں طلب حدیث کے لیئے مصر اور شام دو مرتبہ گیا چار مرتبہ بصرہ گیا چھ سال حجاز مقدس میں رہا اور ان گنت مرتبہ محدثین کے ہمراہ کوفہ اور بغداد گیا حاشر بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ امام بخاریؒ لڑکپن میں ہمارے ساتھ حدیث کے سماع کے لیئے مشائخ بصرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے امام بخاریؒ کے سوا ہم تمام ساتھی احادیث ضبط تحریر میں لے آتے تھے سولہ دن گزر جانے کے بعد ایک روز ہمیں خیال آیا اور ہم نے امام بخاریؒ کو ملامت کی اور کہا کہ تم نے خود احادیث ضبط نہ کر کے اتنے دنوں کی محنت ضائع کر دی امام بخاریؒ نے ہم سے فرمایا اچھا تم اپنے ضبط شدہ نوٹ لے آؤ ہم اپنے اپنے نوٹ لے کر آئے اور امام بخاریؒ نے سلسلہ وار احادیث سنانی شروع کر دیں یہاں تک کہ انہوں نے پندرہ ہزار سے زیادہ احادیث بیان کر ڈالیں اور یہ سن کر ہمیں یوں گمان ہوتا تھا گویا یہ روایات ہمیں امام بخاریؒ نے لکھوائی ہیں۔

تحصیل علم کے ابتدائی دور میں امام بخاریؒ کو ستر ہزار احادیث حفظ تھیں اور بعد میں جا کر یہ عدد تین لاکھ تک پہنچ گیا جن میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں ایک مرتبہ بلخ تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی آپ اپنے شیوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں

سلیمان بن مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دن میں محمد بن سلام بیکندی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا محمد بن سلام نے کہا اگر تم کچھ دیر پہلے میرے پاس آتے تو میں تم کو وہ بچہ دکھاتا جس کو ستر ہزار احادیث یاد ہیں سلیمان نے اس مجلس سے اٹھ کر امام بخاریؒ کی تلاش شروع کر دی بالا آخر سلیمان نے امام بخاریؒ کو ڈھونڈ لیا اور پوچھا کیا تم ہی وہ شخص ہو جس کو ستر ہزار احادیث حفظ ہیں امام بخاریؒ نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ احادیث یاد ہیں اور میں جن صحابہ سے روایت کرتا ہوں ان میں سے اکثر کی ولادت اور وفات کی تاریخ اور ان کی جائے سکونت پر اطلاع رکھتا ہوں نیز میں کسی حدیث کو روایت نہیں کرتا مگر کتاب اور سنت سے اس کی اصل پر واقفیت رکھتا ہوں۔

امام بخاریؒ کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے انہوں نے شہر در شہر اور قریہ در قریہ جا کر علم حدیث حاصل کیا امام بخاریؒ نے حصول روایت میں اکابر، اماثل اور اصاغر کے فرق کا بھی خیال نہیں رکھا آپ کو جہاں سے بھی روایت ملتی اخذ کر لیتے خواہ بیان کرنے والا آپ سے برتر ہو مساوی ہو یا کمتر امام بخاریؒ کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے لوگوں نے بارہا فن حدیث میں امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قابلیت کا امتحان لیا لیکن وہ اپنی خدا داد ذہانت اور بے مثال حافظہ کی وجہ سے ہمیشہ سرخرو رہے۔

حافظ احمد بن عدی بیان کرتے ہیں کہ جب اہل بغداد کو معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ بغداد آ رہے ہیں تو بغداد کے محدثین نے امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا امتحان لینے کے لیئے ایک سو احادیث کے متون اور اسناد میں

رو و بدل کر دیا ایک حدیث کی سند کو دوسری حدیث کے ساتھ اور اس کی سند کو پہلی حدیث کے ساتھ لگا دیا اور اس طرح ایک سو احادیث کے متن اور سند الٹ پلٹ کر دیئے اور دس آدمیوں میں یہ احادیث اس طرح تقسیم کر دیں کہ ہر شخص ایک ایک کر کے دس احادیث کے بارے میں امام بخاریؒ سے سوال کرے امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب بغداد میں داخل ہوئے تو اہل بغداد نے ان کے اعزاز میں ایک مجلس مزاکرہ منعقد کی جس میں علماء امراء اور عوام کی بہت بڑی اکثریت شامل تھی طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک شخص اٹھا اور اس نے سند مقلوب کے ساتھ پہلی حدیث پڑھی امام بخاریؒ سے پوچھا کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے آپ نے فرمایا نہیں اس نے پھر دوسری حدیث پڑھ دی پھر تیسری پھر چوتھی یہاں تک کہ اس نے دس احادیث پڑھ ڈالیں اور امام بخاریؒ نے ہر بار نفی میں جواب دیا جاننے والے اصل سبب سمجھ کر امام بخاریؒ کے علم پر حیران ہو رہے تھے اور انجان لوگ اس جواب کو امام بخاریؒ کا عجز سمجھ کر پریشان ہو رہے تھے پہلے شخص کے سوالات کے بعد اسی طرح دوسرے شخص نے اٹھ کر سوالات کئے اور امام بخاریؒ نے اسی طرح جواب دیئے پھر تیسرا اٹھا پھر چوتھا یہاں تک کہ دس آدمیوں نے سو احادیث پوری کر ڈالیں اور امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تمام احادیث کے جواب میں یہی کہا میں انھیں نہیں جانتا جب امام بخاریؒ نے دیکھا کہ یہ لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے اور اب کوئی شخص نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ پہلے شخص نے جو حدیث پڑھی اس کی اس نے یہ سند بیان کی تھی اور

اس کی سند یہ ہے اسی طرح ان لوگوں کی پڑھی ہوئی سو کی سو احادیث کی غلط اسناد بھی پڑھ کر سنائیں اور ان کی اصل اسناد بھی بیان کر دیں اور ہر حدیث کو اس کی اصل سند کے ساتھ لاحق کر دیا جیسے ہی امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بیان کو ختم کیا تمام مجلس میں تحسین و مرحبا کا غلغلہ اور آفرین آفرین کا شور اٹھا اور عوام و خواص سب نے امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے فضل کا اعتراف اور ان کی عظمت کا اقرار کر لیا۔'

حافظ ابو الازہر رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاریؒ کو مغالطہ دینے کے لیۓ شام کی اسناد عراق کی اسناد میں داخل کیں اور عراق کی شام میں اسی طرح حرم کی اسناد یمن میں داخل کیں اور یمن کی حرم میں وہ لوگ سات دن تک لگاتار اس قسم کے مضالطہ آمیز متون اور اسانید امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ پر پیش کرتے رہے لیکن ایک بار بھی وہ امام بخاریؒ کو نہ سند میں مضالطہ دے سکے نہ متن میں

(ھدیٰ الساری ج ۲ ص ۲۵۱۔ ارشاد الساری ج ا ص ۳۴)

امام بخاریؒ علم حدیث میں ہمہ قسم کی معلومات کے حامل تھے حدیث کے تمام طرف ان کی نظر میں ہوتے تھے ایک روایت جتنی اسانید سے مروی ہوتی تھی امام بخاریؒ کو ان تمام پر عبور ہوتا تھا اس زمانہ میں طریق واسانید پر ان سے زیادہ کسی کو دسترس نہیں تھی۔

امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی اور عملی کمالات اور ان کے

فضائل و مناقب کا ان کے زمانہ کے تمام اہل فضل حضرات نے اعتراف کیا ہے جن لوگوں نے آپ کی علمی اور عملی خدمات کو سراہا ان میں آپ کے مشائخ ! معاصرین اور تلامزہ کی ایک طویل فہرست ہے اگر امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حق میں بیان کیئے گئے تمام تعریفی کلمات کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے علامہ ابن حجر عسقلانی ؒ لکھتے ہیں کہ امام بخاری ؒ کی اس قدر مدح وثناء کی گئی ہے کہ قرطاس و قلم ختم ہو سکتے ہیں لیکن ان کے مناقب کا بیان ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ وہ بحر ہے جو اپنا ساحل نہیں رکھتا امام بخاری ؒ کے استاذ ابو مصعب احمد بن ابی بکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری ؒ حدیث میں امام احمد بن حنبل ؒ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل ؒ نے فرمایا ارضِ خراساں نے آج تک بخاری ؒ کی نظیر نہیں پیدا کی امام مسلم ؒ نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ امام بخاری ؒ کا کوئی مماثل نہیں ہے۔

☆ امام ابو جعفر طحاوی ؒ تیسری صدی کے عظیم محدث اور بے بدل فقیہ تھے محدثین اور فقہا کے طبقات میں ان کا یکساں شمار کیا جاتا تھا سلف صالحین میں ایسے جامع حضرات کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں شعبوں میں سند کی حیثیت رکھتے ہوں محدثین ان کو حافظ اور امام کہتے ہیں اور فقہا ان کو **مجتہد** منتسب قرار دیتے ہیں شیخ عبد القادر ؒ نے کہا کہ وہ ثقہ ' نبیل اور حدیث کا مسکن تھے سمعانی ؒ نے کہا وہ امام عاقل اور ثقہ شخصیت کے

مالک تھے اور ان کی وفات کے بعد دنیا آج تک ان کی نظیر نہیں پیش کر سکی
امام سیوطی ؒ نے فرمایا وہ حدیث اور فقہ میں امام علوم **دینیہ** کے ماوی اور
احادیث نبویہ کے ملجا تھے اور حافظ اور شیرازی کہا کرتے تھے کہ امام ابو جعفر
طحاوی ؒ اصحاب ابو حنیفہ کی علمی ریاست کے منتہا تھے اور اتقانی ؒ نے کہا مذہب
حنیفہ تو الگ رہا ابو جعفر طحاوی ؒ کی نظر کسی مذہب میں نہیں ملتی

☆ امام مسلم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تیسری صدی کے جن محدثین اور علماء
راسخین نے علم حدیث کی **تنقیع** اور توضیح کے لیئے متعدد فنون ایجاد کیئے اور
اس علم کی توسیع اور اشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دیں ان میں امام
مسلم رحمتہ اللہ علیہ کا نام نمایاں طور پر سامنے آتا ہے ابتدائی تعلیم سے فارغ
ہونے کے بعد اٹھارہ سال کی عمر میں امام مسلم ؒ نے علم حدیث کی تعلیم شروع
کی فن حدیث کو انہوں نے انتہائی لگن اور محنت سے حاصل کیا اور بہت جلد
نیشا پور کے عظیم محدثین میں ان کا شمار ہونے لگا۔ علم حدیث کی طلب میں
امام مسلم ؒ نے متعدد شہروں کا سفر اختیار کیا نیشا پور کے اساتذہ سے اکتساب
فیض کے بعد وہ حجاز ، شام ، عراق اور مصر گئے اور ان گنت بار بغداد کا سفر کیا
انہوں نے ان تمام شہروں کے مشاہیر اساتذہ کے سامنے زانو تلمذ تہ کیا امام
مسلم ؒ سے بے حساب لوگوں نے سماع حدیث کیا ہے ان سے روایت کرنے
والے تمام حضرات کے اسماء کا شمار مشکل ہے امام مسلم ؒ کی عمر کا اکثر حصہ
روایت حدیث کے حصول کے لیئے مختلف شہروں میں سفر کرتے ہوئے گزرا
ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ درس و تدریس میں بھی بے حد مشغول رہے

اس کے باوجود ان کی کافی ساری تصانیف ہیں ۔

(لسان المیزان ۔ تزکرۃ الحفاظ)

امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کا سبب بھی نہایت عجیب و غریب بیان کیا گیا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی" لکھتے ہیں کہ ایک دن مجلس مزاکرہ میں امام مسلم" سے ایک حدیث پاک کے بارے میں استفسار کیا گیا اس وقت آپ اس حدیث پاک کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے گھر آکر اپنی کتابوں میں تلاش شروع کر دی ، قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھی رکھا ہوا تھا امام مسلم" حدیث پاک کی تلاش کے دوران ایک ایک کھجور اٹھا کر کھاتے رہے ۔ حدیث تلاش کرنے میں امام مسلم" کے استغراق اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی طرف آپ کی توجہ نہ ہو سکی اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہو گیا اور غیر ارادی طور پر کھجوروں کا زیادہ کھالینا ہی آپ کی موت کا سبب بن گیا ۔

☆ اسی طرح امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے حصولِ علم کی خاطر خراساں عراق اور حجاز کے متعدد شہروں کا سفر کیا اور اپنے وقت کے بہترین افاضل ، علوم حدیث کے ماہرین اور جید اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا امام ترمذی" کے تلامذہ کی بھی ایک طویل فہرست ہے اور بے شمار لوگوں نے ان سے احادیث کا علم سیکھا

جامع ترمذی میں امام ترمذی" نے احادیث کے ذیل میں جو مباحث ذکر کیے ہیں وہ اپنے اندر متعدد علوم کو سموئے ہوئے ہیں حافظ ابوبکر بن العربی" نے

ارضی ے الاحوذی شرح ترمذی میں ان میں سے چودہ علوم کی نشان دہی کی ہے ہم نے مذید غور و فکر کر کے یہ عدد چوبیس تک پہنچا دیا اس کے باوجود اس عدد کو جامع ترمذی کے علوم کا آخری ہندسہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

☆ امام داؤد رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کے بعد علم حدیث کی طرف رغبت کی اور اپنے وقت کے مشہور اور جید اساتذہ اور جلیل القدر ائمہ حدیث سے اس علم کو حاصل کیا علم حدیث کی تحصیل کی خاطر انہوں نے متعدد اسلامی شہروں کا سفر کیا خاص طور پر مصر، شام، حجاز، عراق اور خراساں وغیرہ میں کثرت کے ساتھ

قیام کر کے حدیث حاصل کیا جن مشاہیر اور اعاظم اساتذہ حدیث سے امام ابو داؤد نے روایت حدیث کی ہے ان کی پوری فہرس بے حد طویل ہے

اسی طرح امام ابو داؤدؒ کے تلامذہ کا حلقہ بھی بے حد وسیع تھا محمد بن اسحاق صغانیؒ اور ابراہیم حربیؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امام داؤدؒ کے لئے علم حدیث اس طرح سہل کر دیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیئے لوہے کو ملائم کر دیا تھا اور موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابو داؤد کو دنیا میں خدمت حدیث کے لیئے اور آخرت میں جنت کے لیئے پیدا کیا تھا اور ابو حاتم بن حبانؒ نے کہا کہ ابو داؤدؒ علم حدیث، علم فقہ اور تقویٰ اور خدا خوفی میں دنیا والوں کے امام تھے۔ تزکرۃ الحفاظ)

☆ حضرت ابو العالیہ رحمتہ اللہ علیہ بہت جلیل القدر محدث تھے آپ کے شاگردوں میں سینکڑوں بڑے بڑے محدثین ہوئے ہیں علم میں کمال رکھتے تھے

☆ حضرت ابو بکر بن محمد انصاری رحمتہ اللہ علیہ یہ مدینہ منورہ کے قاضی تھے بہت ہی کثیر الحدیث محدث ہیں علم و فضل و تقویٰ و دیانت میں یکتائے روز ہونے کے ساتھ ساتھ شب بیداری و کثرت عبادت میں بھی اپنے دور کے ممتاز عابدوں میں سے تھے عطا بن خالد کہتے ہیں کہ ابوبکر بن محمد انصاری رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس برس تک رات میں بستر سے پیٹھ نہیں لگائی تمام رات نوافل پڑھتے یا مطالعہ کرتے رہتے تھے

☆ اسی طرح حضرت ان جریج رحمتہ اللہ علیہ آپ کا نام عبد الملک بن عبد العزیز ہے بہت ہی بلند پایہ حافظ حدیث تھے محدثین میں سب سے پہلے علم حدیث کی کتابیں تصنیف فرمانے والے یہی ابن جریج ہی ہیں ۔ (تذکرۃ الحفاظ)

☆ حضرت ابو قلابہ رحمتہ اللہ علیہ کا نام عبد الملک رقاشی ہے یہ بڑے پائے کے محدث

ہو گزرے ہیں محمد بن جریر طبریؒ نے تو یہاں تک کہا کہ میں نے ان سے بڑھ کر حدیث کا حافظ کسی کو نہیں دیکھا علم میں کمال رکھتے تھے علمی میدان میں آپ کا مقام بہت بلند ہے (بستان المحدثین)

☆ حضرت عبد اللہ الرحمٰن بن قاسم عتقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مصر میں مالکی مذہب کے مشہور فقیہ ہیں انہوں نے سال کے مہینوں کو اس طرح تقسیم کر رکھا تھا کہ چار مہینے اسکندریہ میں رہ کر جہاد کرتے اور تین مہینے حج و زیارت مدینہ منورہ میں صرف کرتے اور پانچ مہینے تصنیفات میں اپنی درس گاہ

میں علم حدیث کی تعلیم میں گزارتے علم سے بڑی محبت و لگن تھی ۔(تہذیب التذہب)

☆ حضرت امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ آپ تبع تابعین میں سے ہیں آپ کا زہد و تقویٰ مشہور زمانہ اور آپ کی امامت و بزرگی پر تمام اکابر کا اتفاق ہے آپ کا حافظہ بے حد قوی تھا ستر ہزار فتویٰ کا جواب آپ نے اپنے خط سے تحریر کرایا آپ جلیل الشان فقہہ محدث ہو گزرے ہیں بے شمار محدثین آپ کے شاگرد ہیں علم اور علماء سے بڑی محبت فرماتے ۔ (تزکرۃ الحفاظ)

☆ حضرت ابن علیہ رحمتہ اللہ علیہ آپ مشہور محدث ہیں اور ان کے شاگردوں میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہیں محدثین عام طور پر ان کو سید المحدثین اور ریحانہ الفقہاء (فقہاء کا پھول) کہا کرتے تھے انھیں بھی علماء اور علم سے بڑی محبت تھی (تہذیب التذیب)

☆ حضرت ابو زرعہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علم حدیث پاک کے مشہور امام ہیں اور امام مسلم و ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ محدثین آپ کے شاگردوں میں سے ہیں اور آپ فن حدیث میں امام بخاری کے ہم مرتبہ سمجھے جاتے تھے ایک بار امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ میرے علم میں صحیح **حدیثوں** کی تعداد (سات لاکھ ہے)ابوزرعہؒ ان میں سے چھ لاکھ **حدثیوں** کو زبانی یاد کر چکے ہیں آپ یقیناً اپنے زمانے کے امیرالمومنین فی الحدیث ہیں ۔

☆ حضرت یحیٰ بن معین بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کو اس زمانے کے محدثین

جبل الحدیث (حدیث کا پہاڑ کہتے تھے اور آپ کا لقب امام الجرح والتعدیل ہے آپ کے والد ماجد صوبہ ایران کے امیر خراج تھے لاکھوں روپے آپ کو اپنے والد کی میراث میں ملے تھے مگر آپ نے یہ ساری رقم علم حدیث حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالی دس لاکھ **حدیثوں** کو آپ نے اپنے قلم سے تحریر کیا محمد بن نصر طبری ؒ فرماتے ہیں کہ میں یحییٰ بن معین کی ملاقات کے لیئے گیا تو انہوں نے **حدیثوں** کے بہت سے دفتروں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جو حدیث ان دفتروں میں نہ ملے سمجھو لو کہ وہ جھوٹی ہے انتقال کے بعد تیس الماریاں اور بیس تھیلے **حدیثوں** کے دفتر کے بھرے ہوئے آپ کے گھر سے نکلے یہی ان کا ترکہ تھا

☆ حضرت یونس بن یوسف لیثی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کا وطن مدینہ منورہ ہے آپ بہت بڑے فاضل حدیث ہیں آپ کے علم و فضل کا اندازہ لگانے کے لیئے یہی کافی ہے کہ حضرت امام مالک ؒ اور حضرت ابن جریج ؒ نے بھی آپ کی درس گاہ میں حاضری دے کر علم حدیث کی تحصیل کی ہے۔

☆ حضرت مکی بن ابراہیم بلخی رحمتہ اللہ علیہ یہ بلخ کے رہنے والے امام فقہ استاد حدیث ہیں یہ خود صاحب علم و فضل تھے علم کی وجہ سے یہ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے بے حد معتقد اور مداح تھے چنانچہ ہر مجلس میں خصوصا نماز پنجگانہ کے بعد حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے لیئے دعائے خیر کرتے رہتے تھے۔

☆ حضرت معلیٰ بن منصور رازی رحمتہ اللہ علیہ فقہائے حنفیہ میں نہایت

بلند مرتبہ

اور اعلیٰ درجہ کے امام حدیث ہیں حافظ ذہبیؒ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ **كان من او عيه العلم** یعنی یہ علم کے بھرے برتنوں میں سے تھے

☆ مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز کا بھی امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے آپ نے فروغ علم کے لیئے بہت جد و جہد سے کام کیا تمام زندگی درس و تدریس میں گزار دی تقریبا ہر موضوع پر کتابیں تصنیف فرمائیں آپ کی تصانیف کی تعداد ہزار سے زائد ہے

☆ امام الشاہ احمد رضا فاضل بریلویؒ کا سینہ علوم و معارف کا خزینہ اور دماغ فکر و شعور کا گنجینہ تھا اپنے بیگانے سب ہی معترف ہیں کہ شخصی جامعیت ' اعلیٰ اخلاق و کردار قدیم و جدید علوم و فنون میں مہارت ' تصانیف کی کثرت ' فقہی بصیرت احیاء سنت کی تڑپ قوانین شریعت کی محافظت ' زہد و عبادت اور روحانیت کے علاوہ سب سے بڑھ کر قیمتی متاع و سرمایہ عشق محبوب دو جہاں ﷺ میں ان کے معاصرین میں ان کا کوئی ہم پلہ نہ تھا اور غالباً نہیں یقیناً آج بھی سطور بالا صفات میں عالم اسلام میں امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہمسر کوئی پیدا نہیں ہوا۔

امام احمد رضاؒ کی شخصیت میں بیک وقت کئی سائنس دان گم تھے ' ایک طرف ان میں ابوالھشیم جیسی فکری بصارت اور علمی روشنی تھی دوسری طرف جابر بن حیان جیسی صلاحیت الخوارزمی اور یعقوب کندی جیسی کہنہ مشقی تھی تو دوسری طرف الطبری رازیؒ اور بوعلی سینا جیسی دانشمندی فارابی ' البرونی

، عمر بن حیام ، امام غزالی علیہ الرحمتہ اور ابن رشد جیسی خداداد ذہانت تھی تو دوسری طرف امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے فیض سے فقیہانہ وسیع النظری اور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی و الحسینی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روحانی وابستگی اور لگاؤ کے تحت عالی ظرف امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہر رخ ایک مستقل علم و فن کا منبع تھا ان کی ذات میں کتنے ہی علم و عالم گم تھے

سید ریاست علی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ معارف رضا میں لکھتے ہیں

زمانہ طالب علمی میں ایک مرتبہ امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کو ریاضی اور جیومیٹری کی گتھیاں سلجھاتے ہوئے دیکھ کر والد گرامی حضرت مولانا نقی علی خان ؒ نے فرمایا بیٹا یہ تمام علوم تو ذیلی و ضمنی ہیں تم اپنے علوم دینیہ کی طرف متوجہ رہو بارگاہِ رسالت سے یہ علوم تمہیں خود عطا کر دیئے جائیں گے پھر واقعی ہی دنیا نے دیکھا کہ کسی کالج و یونیورسٹی اور کسی سائنسی علوم میں ماہر کی شاگردی کے بغیر تمام سائنسی علوم عقلیہ و نقلیہ حاصل ہوئے اور ایسے مشتاق ہو گئے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین کو ریاضی کے ایک لاینحل مسئلہ کے جواب کے لیئے امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ سے رجوع کرنا پڑا اور امام احمد رضا ؒ نے فی البدیہہ جواب لکھ کر دیا ، جبکہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب مسئلہ کے حل کے لیئے جرمنی جانا چاہتے تھے

امام احمد رضا ؒ کی ایک ہزار سے زائد تصنیفات (مطبوعہ و غیر مطبوعہ) کے جائزہ کے بعد محققین کی قطعی جدید تحقیق کے مطابق یہ بات پورے وثوق

سے کہی جا سکتی ہے کہ ۱۱۶ قدیم و جدید ' دینی ادبی اور سائنسی علوم پر امام احمد رضاؒ کو دسترس حاصل تھی ان کا شمار سطور ذیل میں کر دینا مناسب ہے

تاکہ کوئی اس تعداد کو مبالغہ نہ سمجھے مندرجہ بالا ۱۱۶ علوم میں ۴۰ یا اس سے زائد کا تعلق دینی علوم کی اساس اور فروغ سے ہے جبکہ ادب سے متعلق ۱۰ ' روحانیت سے متعلق ۸ ' تنقیدات و تجزیہ و موازیہ سے متعلق ۶ اور طب و ادویات سے متعلق ۲ علوم کے علاوہ بقایا ۵۰ کا تعلق علوم عقلیہ (سائنس) سے ہے امام احمد رضا محدث و فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سائنسی علوم پر کتب و رسائل کی تعداد ایک سو پچاس سے بھی زائد ہیں پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں کہ ۔

امام احمد رضاؒ نے یہ رسائل (جدید علوم سائنسی) اردو ' فارسی ' اور عربی تینوں زبان میں تحریر فرمائے ہیں بعض رسائل و کتب کی ضخامت سو سو صفحات سے بھی زیادہ ہے

بہر حال ۱۱۶ علوم و فنون جن پر اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت کو دسترس حاصل تھی مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱) ۔ علم قرآن	(۶) ۔ رسم خط القرآن
(۲) ۔ قراۃ	(۷) ۔ علم حدیث
(۳) ۔ علم تجوید	(۸) ۔ اصول حدیث
(۴) ۔ تفسیر	(۹) ۔ اسانید حدیث
(۵) ۔ اصول تفسیر	(۱۰) ۔ اسماء الرجال

(۱۱)۔ جرح و تعدیل

(۱۲)۔ تخریج احادیث

(۱۳)۔ نعت حدیث

(۱۴)۔ فقہ

(۱۵)۔ اصول فقہ

(۱۶)۔ رسم المفتی

(۱۷)۔ علم الفرائض

(۱۸)۔ علم الکلام

(۱۹)۔ علم العقائد

(۲۰)۔ علم المعانی

(۲۱)۔ علم البلاغت

(۲۲)۔ علم مباحثہ

(۲۳)۔ علم مناظرہ

(۲۴)۔ علم الصرف

(۲۵)۔ علم النحو

(۲۶)۔ علم الادب

(۲۷)۔ علم العروض

(۲۸)۔ علم البروالبحر

(۳۹ علم الحساب

(۳۰) ریاضی

(۳۱) زیجات

(۳۲) تکسیر

(۳۳) توقیت

(۳۴) جفر

(۳۵) رمل

(۳۶) لوگار تھم

(۳۷) ہندسہ جیومیٹری

(۳۸) اوفاق

(۳۹)۔ علم البدیع

(۴۰)۔ نجوم

(۴۱)۔ طب و حکمت

(۴۲)۔ جغرافیہ

(۴۳)۔ ادویات

(۴۴)۔ لسانیات

(۴۵)۔ طبیعات

(۴۶)۔ **مابعد الطبیعات**

(۴۷)۔ کیمیا

(۴۸)۔ نباتات

(۴۸) ۔ معدنیات

(۴۹) ۔ فلکیات

(۵۰) ۔ شماریات

(۵۱) ۔ اقتصادیات

(۵۲) ۔ ارضیات

(۵۳) ۔ معاشیات

(۵۴) ۔ مالیات

(۵۵) ۔ بنکاری

(۵۶) ۔ زراعت

(۵۷) ۔ صوتیات

(۵۸) ۔ تجارت

(۵۹) ۔ ماحولیات

(۶۰) ۔ سیاسیات

(۶۱) ۔ علم الاوقات

(۶۲) ۔ علم الاوزان

(۶۳) ۔ موسمیات

(۶۴) ۔ شہریات

(۶۵) ۔ عملیات

(۶۶) ۔ سیرت نگاری

(۶۷) ۔ فلسفہ

(۶۸) ۔ منطق

(۶۹) ۔ تنقیدات

(۷۰) ۔ روات

(۷۱) ۔ نعت

(۷۲) ۔ نثر نگاری

(۷۳) ۔ حاشیہ نگاری

(۷۴) ۔ **تعلیقات**

(۷۵) ۔ **تحقیات**

(۷۶) ۔ شاعری

(۷۷) ۔ پند و نصائح

(۷۸) ۔ ملفوظات

(۷۹) ۔ مکتوبات

(۸۰) ۔ خطبات

(۸۱) ۔ استعارات

(۸۲) ۔ تاریخ گوئی

(۸۳) ۔ علم الایام

(۸۴) ۔ تعبیر الرویا

(۸۵) ۔ علم الاحکام

(۸۶)۔ قانون

(۸۷)۔ رسم الخط (نستعلیق، شکستہ مستقیم)

(۸۹)۔ اذکار (اور اردو و ظائف)

(۹۰)۔ علم الادیان

(۹۱)۔ رد موسیقی

(۹۲)۔ عمرانیات

(۹۳)۔ حیاتیات

(۹۴)۔ نفسیات

(۹۵)۔ زائرچہ و زائچہ و تقاویم

(۹۶)۔ نقوش و تعویزات

(۹۷)۔ مناقب

(۹۸)۔ علم الانساب

(۹۹)۔ فضائل

(۱۰۰)۔ ہیات

(۱۰۱)۔ سلوک

(۱۰۲)۔ تاریخ و سیر

(۱۰۳)۔ جودل

(۱۰۴)۔ صحافت

(۱۰۵)۔ علم الاخلاق

(۱۰۶)۔ حیوانیات

(۱۰۷)۔ تصوف

(۱۰۸)۔ مکاشفات

(۱۰۹)۔ نظم و نثر فارسی و ہندی

(۱۱۰)۔ جبر و مقابلہ (الجبرا)

(۱۱۱)۔ مثلثات

(۱۱۲)۔ ارثما طیقی

(۱۱۳)۔ علم مساحت الارض

(۱۱۴)۔ علم تقویم

امام احمد رضاؒ کے تمام مجددانہ کمالات جذبہ عشق رسول ﷺ میں مضمر ہیں

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

امام احمد رضا کے علم نے تمام شعبہ ہائے علوم کا اور آپ کی شخصیت نے بحیثیت قائد و اہا تمام شعبہ ہائے حیات کے احاطہ کیا ہوا ہے جناب سید احمد جیلانی بن سید محامد اشرف ایڈیٹ "المیزان" بمبئ امام احمد رضا کے تجر علمی کے متعلق یوں رقمطراز ہوتے ہیں اگر ہم ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو ان کی ٦٦ سالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر ۵ گھنٹے میں امام احمد رضا ایک کتاب ہمیں دیتے ہوئے نظر آتے ہیں ایک متحرک ریسرچ انسٹیوٹ کا جو کام تھا امام احمد رضا نے تنِ تنہا انجام دے کر اپنی جامع وہمہ صفت شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے۔ (المیزان) امام احمد رضا نمبر مارچ ١٩٧٦ء سچ کہا ہے شاعر نے۔

معارف کا سمندر موجزن ہے جن کے سینے میں
وہ مقبول درخیر البشر احمد رضا تم ہو

☆ شیخ القرن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ کا بھی احسان ہے آپ نے بھی تمام زندگی تعلیم و تعلم میں گزاری اور تفسیر قرآن کا اہم کام کیا اچھوتے انداز میں تفسیر نعیمی تحریر فرمائی اس کے علاوہ دیگر تصانیف بھی عام دستیاب ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد رحمتہ اللہ علیہ نے بھی تمام زندگی قال قال رسول اللہ ﷺ میں یعنی فرمان محبوب ﷺ سکھانے میں گزار دی۔

منشاہی ہے سلسلہ قیل و قال کی
ہوتی رہے ثناء تیرے حسن و جمال

ہزاروں تلمیذ عالم میں فروغ علم کے لیۓ کام کر رہے ہیں شب و روز ان کے فیض کا سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

☆ اسی طرح پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمتہ اللہ علیہ شیخ العلماء حضرت علامہ عطاء محمد صاحب بندیالوی شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب الشاہ احمد نورانی صاحب پروفیسر مسعود احمد صاحب مفکر اسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

صاحب ان صاحبان کو بھی کئی کئی زبانوں پر عبور حاصل ہے فروغ علم کے لیئے شب و روز کوشاں ہیں سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائیں آپ اندازہ فرمائیں کہ شیخ الحدیث و **التفسیر** حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی صاحب نے ۲۱۵۰ کتابیں تصنیف فرمائیں جو کہ ملک بھر کے مکتبوں سے با آسانی مل سکتی ہیں اور یہ بحر بیکراں ابھی جاری و ساری ہے یاد رہے کہ قرآن مجید فرقان کے مفسر کے لیئے کم از کم ۵۵ علوم و فنون کا جاننا بلکہ ان علوم و فنون پر عبور ہونا ضروری ہے گزشتہ صفحات پر جن حضرات کا بھی ذکر کیا گیا ہے یہ تمام حضرات کئی کئی علوم کے ماہر تھے۔

محترم قارئین کرام!

ذرا ان مقدس بزرگ ہستیوں کی زندگیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے گریبان میں جھانک کے دیکھیئے کہ ان لوگوں نے علم کے لیئے کیا کیا اور ہم کیا کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیے

علم اور علم والوں سے محبت کرنے کی زیادہ سے زیادہ علم پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین ثم امین

بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسٓ ﷺ

امید وارِ شفاعت

محبوب کریم ﷺ

مہک بتول

حسن ترتیب

حسن ترتیب

حسن ترتیب

حسن ترتیب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لوگر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن